دعوتِ اسلامی
www.dawateislami.net

پیٹ کا قفلِ مدینہ

(بھوک کے فضائل)

شیطان روکنے کیلئے پورا زور لگائے گا مگر آپ اوّل تا آخر پڑھ کر حسبِ توفیق عمل کر کے شیطان کو ناکام بنائیے۔

دُرود شریف کی فضیلت:

بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر احسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔

(مصنَّف عبد الرزاق ج۲ص ۲۱٤ رقم الحدیث ۳۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

پیٹ کا قُفلِ مدینہ کیا ہے؟

اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگانا ہے۔ پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے کی تڑپ رکھنے والوں کیلئے حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی کا یہ ارشادِ صحّت بُنیاد بہترین رہنُما اصول ہے۔ چُنانچہ فرماتے ہیں، ''کھانے سے پہلے بھوک لگی ہونا ضروری ہے، جو کوئی کھانا شروع کرتے وقت بھی بھوکا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے وہ ہرگز طبیب کا مُحتاج نہ ہوگا۔''

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۵)

یا الٰہی ! پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا
از پئے غوث و رضا کر بھوک کا گوہر عطا

اختیاری بھوک :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ بھر کر کھانا مُباح یعنی جائز ہے مگر ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے یعنی اپنے پیٹ کو حرام اور شُبُہات سے بچاتے ہوئے حلال غذا بھی بھوک سے کم کھانے میں دین و دنیا کے بے شُمار فوائد ہیں۔ کھانا مُیسَّر نہ ہونے کی صورت میں مجبوراً بھوکا رہنا کوئی کمال نہیں، وافر مقدار میں کھانا موجود ہونے کے باوُجُود محض رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر بھوک برداشت کرنا یہ حقیقت میں کمال ہے۔ چُنانچہ روایت ہے، ''سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، دو جہاں کے مالِک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اختیاری طور پر بھوک برداشت فرماتے تھے۔'' (شُعَبُ الایمان ج ۵ ص۲٦ حدیث ۵٦٤۰)

لُوٹ لے رَحمت، لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا
پائے گا جنّت، لگا قفلِ مدینہ پیٹ کا

جنت میں آقا ﷺ کا پڑوس:

معلوم ہوا اختیاری طور پر بھوک برداشت کرنا ہمارے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّت ہے۔ اور سنّت کی عظمت کے تو کیا کہنے! خودصاحِبِ سنّت، سراپا رحمت، بِاِذنِ ربُّ العزّت مالکِ جنّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ''جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

(مِشکوٰۃ شریف ص ۳۰)

پارہ ۲٦ سورۃ الْاَحْقاف کی آیت نمبر ۲۰ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ج فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ .

(پ ۲٦ الاَحْقاف ۲۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنے حصّہ کی پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے تو آج تمہیں ذلّت کا عذاب بدلہ دیا جائے گا۔

سرکار ﷺ کی بھوک شریف:

خلیفۂ اعلیٰحضرت، مُفسّرِ قرآن، حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل علّامہ مولیٰنا مفتی سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الہادی خَزائِنُ الْعِرفان میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دُنیوی لَذّات اختیار کرنے پر کُفّار کو تَوبِیخ (تَو۔بِی۔خ، یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور حُضُور کے اَصحاب علیہم الرضوان نے لذّاتِ دُنیویّہ سے کَنارہ کشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے، حُضُور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی وفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار علیہم الرضوان نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عیش و راحت اپنی آخرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔

(خَزائِنُ العِرفان ص ۲۰۷)

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی، بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی
کون و مکاں کے آقا ہو کر، دونوں جہاں کے داتا ہو کر
وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صلی اللہ علیہ وسلم
فاقے سے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کئی کئی راتیں فاقہ:

حضرت سیّدُنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کئی راتیں مسلسل فاقہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے اہلِ خانہ کو نانِ شبینہ (یعنی رات کی روٹی) مُیَسّر نہ آتی اور اکثر جَو کی روٹی کھاتے۔

(جامع ترمذی ج ٤ ص ١٦٠ رقم الحدیث ٢٣٦٧)

اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ کا کھانا:

حضرتِ سیّدُنا انس فرماتے ہیں، سرکارِ مدینۂ منورہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جَو کے عِوض اپنی زِرہ رَہن (یعنی گِروی) رکھی۔ اور میں **جَو** کی روٹی اور پگھلی ہوئی مُتَغَیِّر شُدہ چربی لے کر نبیِ رَحمت، شفیعِ امّت، شہنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضِر ہوا، اور میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے سنا: "**محمّد** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی آل کو نہ کبھی صبح کو صاع بھر (یعنی تقریباً پونے تین کلو) کھانا مُیَسّر آیا اور نہ شام کو۔" اور **محمّدِ** مَدَنی، رسولِ عَرَبی، شہنشاہِ ذِی شان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آل نَو گھروں پر مشتمل تھی۔ (صحیح بخاری ج ۳ ص ۱۵۸ رقم الحدیث ۲۵۰۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اُس شاہِ خوش خِصال محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مبارَک حال ہے، جس کے ہاتھوں میں دونوں جہاں کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں۔

میرے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فقر اختیاری تھا۔ ورنہ خدا کی قسم! جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقے ہی میں ملتا ہے اور کائنات کی ہر ہر شے کو نورِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فیض پہنچتا ہے۔ چنانچہ

ایک صاحبِ نظر کی حکایت:

ایک ولیُّ اللہ نے روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کے لیے پکڑا پھر اِس میں روحانیت کی نظر سے غور کیا تو اس ٹکڑے میں ایک نُور کا تار نظر آیا پھر اس نُوری تار کے ذَرِیعے نظر جو اوپر کو دوڑائی تو دیکھا کہ وہ نُوری تار باعِثِ ایجادِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نور کی ایک شُعاع سے وابستہ ہے۔ شُروع میں وہ شُعاع ایک نظر آئی۔ پھر غور کرتے پر معلوم ہوا کہ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے نور کی شُعاعیں دنیا کی ہر نعمت تک پہنچ رہی ہیں۔ (اَلْاِبریز ص ۲۲۹)

کیا نورِ اَحمدی کا چمن میں ظُہور ہے
ہر گُل میں ہر شجر میں محمد کا نُور ہے

پیٹ پر دو پتّھر:

حضرت سیِّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے مکّے مدینے کے شہنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹوں پر ایک ایک پتّھر بندھا ہوا دِکھایا۔ سلطانِ بحروبر، مدینے کے تاجْوَر محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے شِکَمِ اَطہر سے کپڑا اٹھایا تو اُس پر **دو پتّھر** بندھے ہوئے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام تِرمِذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ پتّھر بھوک کی سختی اور کمزوری کی وجہ سے پیٹ پر باندھے جاتے تھے۔ (شمائل ترمذی ص ۱۶۹، رقم الحدیث ۳۷۲)

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پہ پتّھر باندھیں

ہم غلاموں کو ملیں خوان مدینے والے

سامانِ عزّت:

ابو بُجَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بھوک کی شدّت درپیش ہوئی تو ایک پتّھر لے کر شکمِ انور پر باندھ لیا اور فرمایا، خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو دنیا میں عمدہ خوراک کھانے والے اور آسُودہ زندگی گزارنے والے ہیں مگر قیامت کے روز بھوکے ننگے ہوں گے۔ خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو مُعزَّز (یعنی عزّت والا) بنانے کی کوشش میں ہیں حالانکہ وہ ذلّت کا سامان کر رہے ہیں۔ خبردار! کئی لوگ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو ذلیل کرتے نظر آتے ہیں مگر یہ اُن کیلئے سامانِ عزّت ہے۔ (المَواهِبُ اللَّدُنية ج ۲ ص ۱۲۳)

دیوانگی بھرے جذبات:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ رحمت، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شان وعظمت پر ہماری جان قربان! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بھوک سے والہانہ مَحَبَّت تھی اور آہ! ایک ہم جیسے عشقِ رسول کا دعویٰ کرنے والے بھی ہیں کہ اگر کھانا تیار ہونے میں ذرا تاخیر ہو جائے یا کھانا ہمارے نفسِ لذّت شناس کو نہ بھائے تو گھر والوں پر بگڑ جائیں۔ **کاش! ہمیں بھی قصداً بھوکا رہنے اور بھوک کی شدّت کے باعث بہ نیّت سنّت کبھی کبھی اپنے پیٹ پر پتّھر باندھنے کی سعادت بھی نصیب ہو جاتی۔** آہ! کاش! صد ہزار کاش!..........مدینہ انسان کے بجائے کوچۂ جاناں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا کوئی پتّھر ہوتا اور جانِ جاناں، سلطانِ کون ومکاں، رحمتِ عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم وہاں گزر فرماتے اور...... اور...... زہے قسمت! کبھی مبارک قدموں کے مقدّس تلووں کو چومنے کی سعادت پاتا۔ مجھ میں اتنی جُرأت تو نہیں کہ شکمِ اَطہر پر باندھے جانے کی تمنّا کو پروان چڑھاؤں، مگر کاش! کاش!

صد کروڑ کاش! کبھی ایسا بھی ہو جاتا کہ ''بے تاب بھوک'' کو حاضری کی اجازت دیکر مجھ غریب سے مُتّصِل کسی بامقدّر پتّھر کو شکمِ اَطہر کی خاص قُربت عنایت فرمانے کے قصد سے میرے مَدَنی محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اُس کی جانب اپنا دستِ انور بڑھاتے اور ضمناً مجھے **دست بوسی** کی خیرات سے نواز دیتے ...... آہ! آہ! آہ!

میں کہاں اور کہاں اُن کا وُجُودِ مسعود

میری اوقات ہی کیا اُن پہ ہوں سو لاکھ دُرُود

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھوک شریف:

حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب مَدْیَن کے کُنویں پر تشریف لائے تو کمزوری کے باعث ترکاری کی سبزی آپ علیہ السّلام کے پیٹ مبارک کے باہَر سے نظر آتی تھی۔ (شمائلِ رسول مُتَرجَم ص ۱۲۱) اور جن چالیس دنوں میں ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلام ہونے کا شَرَف پایا، آپ علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کچھ نہیں کھایا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج۳ ص ۹۱)

حضرت داؤد علیہ السلام کی بھوک شریف:

حضرت سیِّدُنا قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''حضرتِ سیِّدُنا داؤد علیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا لباس اُونی اور بچھونا بالوں سے بُنا ہوا تھا، **جو شریف** کی روٹی نمک کے ساتھ تناوُل فرماتے۔ (شمائلِ رسول مُتَرجَم ص ۱۲۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھوک شریف:

حضرت سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلام نے اپنے لئے کوئی گھر نہیں بنایا، جہاں نیند قدمبوسی کرتی آرام فرما لیتے، بالوں کا لباس زیبِ بَدَن کرتے اور **دَرَخت کے پتّے** تناوُل فرماتے۔" (اَیضاً)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بھوک شریف:

حضرت سیِّدُنا یَحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا کھانا **تر گھاس** تھا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے اس قَدَر روتے کہ مبارَک رُخساروں پر نشان پڑ گئے تھے۔ (اَیضاً)

فاقۂ انبیاء کے صَدْقے میں
لذّتِ نَفس سے بچا یارَبّ! عزوجل

آقا ﷺ کی بھوک یاد کرکے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رونا:

حضرت سیِّدُنا مَسرُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو اُنہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمانے لگیں، "میں جب کبھی پیٹ بھر کر کھالیتی ہوں تو میرا جی رونے کو چاہتا ہے، **پھر میں رونے لگتی ہوں**۔" میں نے عرض کیا، کیوں؟ فرمایا،" مجھے میرے سرتاج، صاحِبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی وہ حالت یاد آتی ہے، جس پر ہم سے مُفارَقَت (یعنی جُدائی) فرمائی کہ کبھی بھی دن میں دو مرتبہ روٹی یا گوشْت سے پیٹ بھرنے کی نوبت نہ آئی۔"

(جامع ترمذی ج ٤ ص ١٥٩ رقم الحدیث ٢٣٦٣)

عائشہ صِدّیقہ روتی تھیں نبی کی بھوک پر
ہائے! بھرتے ہیں غذائیں ہم شِکَم میں ٹھونس کر

عُشّاق غور کریں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے کہ اگر کبھی پیٹ بھر کر کھا بھی لیں تو غمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں روئیں اور آہ! دوسری طرف ہم گنہگاروں کا حال ہے کہ گلے تک خوب ڈٹ کر کھالیں اور پیٹ مکمّل بھر جائے مگر دل نہ بھرے۔ یاد رہے! جب بھی روایات میں اہلُ اللّٰہ کے پیٹ بھر کر کھانے کا تذکِرہ پائیں تو اس سے ایک تہائی پیٹ کا کھانا ہی مُراد لیں، ہمارے پیٹ بھر کر کھانے اور اُن کے پیٹ بھر کر کھانے میں فَرق ہوتا ہے۔

کارِ پاکاں را قیاس اَز خود مگیر

(یعنی پاک ہستیوں کے کاموں کو اپنے جیسے کام مت سمجھو)

ہماری **اسلامی بہنوں** کو بھی اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے درس حاصل کرنا چاہئے۔ اسلامی بہنیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گی اور اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار **دعوتِ اسلامی** کے اجتماع میں شرکت فرماتی رہیں گی اور **مَدَنی انعامات** پر عمل کرکے **فکرِ مدینہ** کرتے ہوئے روزانہ کارڈ پُر کرکے اپنی ذمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کرواتی رہیں گی تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہوگا۔ ایک دعوتِ اسلامی والی اسلامی بہن کی رقّت انگیز حکایت مُلاحَظہ فرمائیں۔ چنانچہ

اسلامی بہن کی حکایت:

سانگھڑ (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان ہے کہ میری بہن **بنتِ عبدالغفار عطاریہ** کو کینسر کے موذی مَرَض نے آلیا۔ آہستہ آہستہ حالت بگڑتی گئی۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپریشن کروایا، طبیعت کچھ سنبھلی مگر کم وبیش ایک سال بعد مَرَض نے دوبارہ زور پکڑا تو راجپوتانہ اسپتال (حیدرآباد بابُ الاسلام سندھ) میں داخل کر دیا گیا۔ ایک ہفتہ اسپتال میں رہیں مگر حالت مزید اَبتر ہوتی چلی گئی۔ اچانک انہوں نے باآواز کَلِمۂ طیِّبہ کا وِرد شروع کر دیا، کبھی کبھی درمیان میں **اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ**

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یا حبیبَ اللّٰہ بھی پڑھتیں۔ بُلند آواز سے لآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وِرد کرنے سے پورا کمرہ گونج اُٹھتا تھا، عجیب ایمان افروز منظر تھا، جو آتا مزاج پُرسی کرنے کے بجائے ان کے ساتھ ذِکْرُ اللّٰہ شروع کر دیتا۔ ڈاکٹرز اور اَسپتال کا عملہ حیرت زدہ تھا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کوئی مقبول بندی معلوم ہوتی ہے ورنہ ہم نے تو آج تک مریض کی چیخیں ہی سنی ہیں اور یہ مریضہ شکوہ کرنے کے بجائے مسلسل ذِکْرُاللّٰہ میں مصروف ہے۔ تقریباً 12 گھنٹے تک یہی کیفیت رہی، اذانِ مغرب کے وقت اسی طرح بلند آواز سے کَلِمَۂ طَیِّبہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مرحومہ کو راس آ گیا۔ ان کا اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کام بن گیا۔ خدا کی قسم! وہ خوش نصیب ہے جو اِس دنیا سے کلمہ پڑھتے ہوئے رُخصت ہو۔ نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، مالِکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی کَلِمَۂ طَیِّبہ) ہو وہ داخلِ جنّت ہوگا۔

(ابو داوٗد ج۳ ص ۱۳۲ رقم الحدیث ۳۱۱۶)

دو دن میں ایک بار کھانے کی پسند کا اظہار:

ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **بھوک شریف اختیاری** تھی، چُنانچِہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، "میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے میرے لیے یہ پیش فرمایا کہ میرے واسطے مکّۂ مُکرَّمہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا دیا جائے، مگر میں نے عرض کیا، یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے تو یہ پسند ہے کہ اگر ایک دن کھاؤں، تو دوسرے دن بھوکا رہوں، تاکہ جب بھوکا رہوں تو تیری طرف گریہ وزاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب کھاؤں تو تیرا شکر و حمد کروں۔"

(جامع ترمذی ج ٤ ص ٥٥ رقم الحدیث ٢٣٥٤)

سلام اُن پر شکم بھر کر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے
سلام اُن پر غمِ اُمّت میں جو آنسو بہاتے تھے

دن میں ایک بار کھانا:

روزانہ ایک مرتبہ **کھانا سنّت** ہے، چُنانچِہ **حضرت** سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب صُبح کھانا کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے اور اگر شام کو تناول فرما لیتے تو صُبح نہ کھاتے۔

(کنزالعُمّال ج۷ ص۳۹ رقم الحدیث ۱۸۱۷۳)

دن میں تین بار کھانا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں عُموماً دن میں تین بار کھانے کا معمول ہے۔ اگرچہ یہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں، کھانے پینے کے شوق نے یہ انداز دیا ہے۔ یہ بات ذِہن نشین فرما لیجئے کہ جو جتنا زیادہ کھائے گا قِیامت میں حساب اُس کے ذمّہ اُتنا ہی زیادہ آئیگا۔ روزانہ ایک بار کھانا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتِ عادِیہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سنّت پر عمل کرتے ہوئے کئی بُزرگانِ دین رحمہم اللہ تعالیٰ کا دن میں صِرف ایک بار کھانے کا معمول رہا ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص اِس سنّت پر عمل نہ کرے تو اُس کو ملامت نہیں کی جائے گی۔ وہ **عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم** جو سنّتوں کا بہُت درد رکھتے اور قدم قدم پر سنّت کی بات کرتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ جو دن میں چار یا پانچ بار کھاتے ہیں اُن کیلئے ضرور مقامِ افسوس ہے۔ ایسے لوگوں کا دُنیوی طور پر کم از کم یہ نقصان تو ضرور ہوتا ہے کہ وہ اکثر پیٹ کی خرابی کے شاکی رہتے ہیں۔ اُمّ **المؤمنین** حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد سب سے پہلی بِدعت، پیٹ بھر کر کھانے کی پیدا ہوئی جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نَفس دنیا کی طرف سرکش ہو جاتے ہیں۔" (اس قول میں بدعتِ مُباحہ یعنی جائز بدعت مُراد ہے)۔ (قُوتُ القُلوب ج ٢ ص ٣٢٧)

وَسْوَسہ: ایک طرف تو ایک بار کھانا سنّت ہے اور دوسری طرف سَحَری اور اِفطار بھی سنّت ہے جو کہ دو وَقت کے کھانے پر مشتمِل ہے۔ اس کا کیا حل؟

وَسْوَسہ کا علاج: بے شک سَحَری اور اِفطار سُنّت ہے۔ ''اِفطار'' کے لُغوی معنٰی ہیں، ''روزہ کھولنا'' لِھٰذا اگر ایک چنا بھی نگل گیا تو اِفطار ہو گیا، مگر ان دونوں اَوقات میں مُرَوَّجہ کھانا یعنی پیٹ بھر کر کھانا ہی سنّت نہیں۔ ایک آدھ کھجور یا پانی کے گھونٹ کے ذَرِیعے بھی سَحَری اور اِفطار کر سکتے ہیں۔ جس غذا کو عُرفاً ''کھانا'' کہتے ہیں، یعنی روٹی سالن وغیرہ، تو اگر اس کھانے کو کوئی شخص دن میں ایک بار کھالے اور اُسی روز مزید تین بار ایک ایک کھجور بھی کھائے یا ایک ایک کپ چائے پی لے اُس کے بارے میں یقیناً کوئی بھی یہ نہیں کہے گا کہ اِس نے چار بار کھانا کھایا بلکہ یہی کہا جائے گا کہ اِس نے صِرف ایکبار کھانا کھایا۔ لِھٰذا اِفطار میں ایک آدھ کھجور یا پانی پر گزارہ کر کے اور سَحَری میں مُرَوَّجہ کھانا کھا کر سَحَری اور اِفطاری کی سنّتوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ دن میں ایک بار کھانے کی سنّت کو بھی نبھایا جاسکتا ہے۔ ''اِفطار'' میں لوگ ڈٹ کر ''پھل پکوڑے'' کھا سکیں اِس کیلئے آجکل ماہِ رَمَضانُ المُبارَک میں عُموماً مساجِد میں مغرِب کی جماعت تاخیر سے ہوتی ہے تو اگر کسی نے اِفطار میں کئی کھجوریں، پھل، پکوڑے وغیرہ کھالئے تو یہ ایک وَقت کا کھانا ہو گیا کہ کھانا صِرف قورمہ روٹی اور بِریانی کو ہی نہیں کہتے! اب اگر سَحَری میں بھی کھانا کھایا تو یہ دو وَقت کھانا کھا کہلائے گا۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سَحَری واِفطار کا انداز مُلاحَظہ ہو۔ چُنانچِہ

روزہ میں ایک وقت کھانا:

حضرتِ مولیٰنا محمد حُسین صاحِب میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے **رَمَضانُ المبارَک** کی ۲۰ تاریخ سے اعتِکاف کیا۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں تشریف لائے تو فرمایا، ''جی تو چاہتا ہے کہ میں بھی اعتِکاف کروں، مگر (دینی مشاغل کے باعِث) فرصت نہیں ملتی۔'' آخِر ۲۶ **رَمَضانُ المبارَک** کو فرمایا، ''آج سے میں بھی مُعتَکِف ہی ہو جاؤں۔'' مولیٰنا محمد حُسین میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''شام کو (کھجور وغیرہ سے روزہ تو اِفطار فرمالیتے مگر) اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانا کھاتے میں نے کسی دن نہیں دیکھا۔ سَحَر کو صِرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرینی اور ایک پیالی میں چٹنی آیا کرتی تھی، وہ نوش فرمایا کرتے۔'' ایک دن میں نے دریافت کیا، ''حُضُور! فیرینی اور چٹنی کا کیا جوڑ؟'' فرمایا، ''نمک سے کھانا شُروع کرنا اور نمک ہی پر ختم کرنا سنّت ہے، اِس لئے چٹنی آتی ہے۔'' (حیاتِ اعلیحضرت ج ۱ ص ۴۱)
سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیکرِ سنّت، سیِّدی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ میٹھی فیرینی سے قبل اور بعد اس لئے نمکین چٹنی استِعمال فرماتے تھے کہ کھانے کے اوّل آخِر نمک استِعمال کرنے کی سُنّت ادا ہو جائے۔ کھانے کے اوّل آخِر نمک (یا نمکین) کھانے سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ۷۲ بیماریاں دُور ہوتی ہیں۔

یا الٰہی! مجھ کو بھی کم بھوک کی نعمت عطا
از طفیلِ سیِّدی و مُرشِدی احمد رضا

روزہ میں ایک بار کھانا:

مُنتَخب احادیث کا مجموعہ ''رِیاضُ الصّٰلحین'' کے مُؤَلِّف حضرتِ سیِّدُنا امام مُحیُ الدّین ابو زکریا یحییٰ بن شَرَف النَّوَوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی صائِمُ الدَّھر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے تھے) دن میں صِرف ایکبار یعنی بعد نمازِ عشاء کھانا تناوُل فرماتے اور صِرف پانی پی کر سَحَری کرتے تھے اور رات کو صِرف چند لمحے آرام فرماتے۔ (پیشِ لفظ رِیاضُ الصّٰلحین مترجم ص ۱۲)

خوب روزے رکھئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر دین و دنیا کے کاموں میں رُکاوٹ نہ پڑتی ہو، والِدَین وغیرہ بھی ناراض نہ ہوتے ہوں، تو خوب نَفل (نَفْ ۔ لْ) روزے رکھنے چاہئیں کہ اکثر بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ ایسا کرتے رہے ہیں۔ ایک ایک لمحہ اِنْ شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِبادت میں گزرے گا اور دن بھر کھانے پینے سے بھی بچے رہیں گے اور **پیٹ کا قُفلِ مدینہ** لگانے میں بھی سُہولت رہیگی۔ ہاں مگر سَحَری و اِفطار میں کم کھانے کی ترکیب رکھئے۔ اپنے اندر نَفل روزوں کا شوق پیدا کرنے کیلئے **فیضانِ رَمَضان** سے ''نَفل روزوں کا بیان'' پڑھئے یا سُنئے کیوں کہ گناھوں سے بچنے کیلئے ان کے عذاب اور نیک اعمال کا ذِہن بنانے کیلئے ان کے فضائل جاننا انتہائی مُفید ہوتا ہے۔ سرِ دست روزہ کی ایک فضیلت سنئے اور جھومئے، چُنانچِہ

زمین بھر سونا:

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ رَغبت نشان ہے، ''اگر کسی نے ایک دن نَفل روزہ رکھا اور زمین بھر سونا اُسے دیا جائے جب بھی اس کا ثواب پورا نہ ہوگا، اس کا ثواب تو قِیامت کے دن ہی ملے گا۔''

(مسند ابی یعلی ج ٥ ص ٢٥٣)

سونے کا دستر خوان:

حضرت سیِّدُنا ابُو الدَّرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے، ''بروزِ قِیامت روزہ داروں کیلئے عرش کے نیچے **سونے کے دستر خوان** بچھائے جائیں گے۔ جن میں موتی اور جَواہرات جُڑے ہوں گے، ان پر جنّتی پھل، جنّتی مَشروبات اور اَنواع واَقسام کے کھانے چُنے ہوئے ہوں گے، روزہ دار کھائیں گے اور مزے اُڑائیں گے جبکہ دوسرے لوگ سخت حساب وکتاب سے دوچار ہوں گے۔ (البُدُورُ السّافِرۃ ص ٢٦٠)

فضلِ ربّ سے رَاحتوں کا حَشر میں سامان ہے
روزہ داروں کیلئے سونے کا دستر خوان ہے

روزانہ تین بار کھانے والے کی مزمت:

حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے اِستِفسار (اِس۔تِف۔سار) کیا، دن میں ایک بار کھانا کیسا ہے؟ فرمایا، یہ صِدّیقین (جو اولیائے کرام کی سب سے اَفضل قسم ہے اُن) کا کھانا ہے۔ عرض کیا، دن میں دوبار کھانا کیسا ہے؟ فرمایا، یہ مؤمنین کا کھانا ہے۔ عرض کیا، اگر کوئی دن میں تین بار کھائے تو؟ فرمایا، ایسے شَخص کے گھر والوں کو چاہئے کہ اُس کو تھان (یعنی مَویشیوں کے طَوِیلے) میں رکھیں۔ (جہاں جانوروں کی طرح ہر وقت کھاتا پیتا رہے!) (رسالۃُ القُشَیرِیّہ ص ١٤٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اولیائے صِدّیقین میں سے تھے۔ خود بیس بیس دن تک کھانا نہیں کھاتے تھے مگر عام مسلمانوں کیلئے دو وقت کے کھانے کو اُنہوں نے مَعیوب نہیں رکھا کیوں کہ صِرف ایکبار کھا کر سارا دن گزارنا، کام دھندا اور محنت ومَشقّت کرنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں۔ البتّہ دن میں تین بار کھانا ان کو سخت ناپسند تھا جیسا کہ ان کے ارشاد سے ظاہر ہے۔

مجھ کو بھوک و پیاس سہنے کی خدا توفیق دے
غم تری یادوں میں رہنے کی سدا توفیق دے

کھجور اور پانی گزارہ:

حضرت سیِّدُنا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں۔ اے بھانجے! ہم ایک چاند کے بعد دوسرا چاند دیکھتے ہیں، دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اور حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، اے خالہ جان! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گزراوقات کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا، ہماری گزراوقات دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی پر ہوتی تھی۔ سوائے اس کے کچھ انصار علیہم الرضوان سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے پڑوسی تھے۔ اُنہوں نے کچھ دودھ والی اُونٹنیاں (یا بکریاں) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے مخصوص کر رکھی تھیں، اور وہ ان کا دودھ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں بھجوادیا کرتے تھے اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم وہ دودھ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ج٧ ص ٢٣٢ رقم الحدیث ٦٤٥٩)

ساری رات کی عبادت سے افضل:

حُجّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، مجھے رات کے کھانے میں سے ایک لُقمہ کم کردینا ساری رات کی عبادت سے زیادہ عزیز ہے۔ مزید فرماتے ہیں، بھوک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے اور یہ صِرف اپنے پسندیدہ بندوں ہی کو عطا فرماتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ٣ ص ٩٠)

دعا ہے کچھ نہ کچھ لقمے خدا کے واسطے چھوڑوں
رضائے حق کی خاطر لذّتِ دنیا سے منہ موڑوں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! ہمیں بھی اختیاری بھوک یعنی قصداً کم کھانے کا مدنی خزینہ اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نصیب ہوجاتا! سبحٰنَ اللّٰہ! اللہ والوں کے نزدیک بھوک رحمت کا خزانہ ہے اور یہ خزانہ صِرف نیک بندوں کو نصیب ہوتا ہے اور جس کو نصیب ہوتا ہے وہ اس خزانے کے شکرانے میں کیا کرتا ہے وہ اِس حکایت سے سمجھئے۔ چُنانچہ

بھوک کا خزانہ اور اس کا شکرانہ:

حضرت سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم علیہ رحمۃ اللّٰہِ المعظّم بلخ کے بادشاہ تھے، مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بادشاہی تَرک کر کے فقیری اختیار کر لی تھی۔ ایک روز آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کھانے کیلئے کچھ نہ ملا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِس کے شکرانے میں چار سو رَکعت نَفل ادا کیے۔ دوسرے روز بھی کھانا نہ پایا تو اِسی طرح چار سو رَکعت نمازِ شکرانہ ادا کی، سات روز تک یہی ہوا، کمزوری بڑھی تو بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، **یارَبُّ العزّت!** تیری عبادت پر قوت حاصِل کرنے کیلئے کچھ کھانے کیلئے عنایت ہوجائے تو کرم ہوگا۔ اُسی وقت ایک نوجوان نے حاضِر ہو کر عرض کیا، حُضُور! ہمارے گھر آپ کی دعوت ہے، قدم رنجہ فرما دیجئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ جب اُس نوجوان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بغور دیکھا تو بے ساختہ پکار اُٹھا، حُضُور! میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھاگا ہوا غلام ہوں اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، میں نے تم کو آزاد کیا اور جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب تم کو بخشا۔ اُس کی اجازت لیکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے رُخصت ہوئے اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، **یااللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ میں اب تیرے سوا کسی کو نہ چاہوں گا کہ میں نے تو تجھ سے صِرف روٹی کا ٹکڑا مانگا تھا مگر تو نے اتنی ساری دنیا میرے سامنے کر دی! (تذکرۃُ الاولیاء ص ۹۶)

کثرتِ دولت کی آفت سے بچانا یا خدا
دے مجھے عشقِ محمّد کا خزانہ یا خدا

ایک خراب لقمہ کی تباہ کاریاں:

جو ہاتھ میں آیا بے سوچے سمجھے پیٹ میں اُنڈیلتے، دھکیلتے رہنا تشویشناک ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا مَعروف کَرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، صِرف **ایک خراب لُقمہ** بعض اوقات دل کی کیفیت کو اس قَدَر تباہ کر دیتا ہے کہ پھر عُمر بھر دل راہِ راست پر نہیں آتا اور بعض اَوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ وُہی خراب لقمہ سال بھر تک تہجُّد کی نعمت سے آدمی کو محروم کر دیتا ہے۔ نیز بعض اوقات ایک بار بدنگاہی کرنے والا عرصہ تک تلاوتِ قراٰن کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (منہاجُ العابدین ص ۱۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

چالیس دن کی نمازیں نامقبول:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جن کو عبادت وتلاوت میں دل نہ لگنے، نعت شریف و دعاء میں سوز و رِقّت نہ ملنے اور ہزار جَتَن کے باوُجُود تہجُّد میں آنکھ نہ کھلنے جیسی شکایات ہیں اُن کیلئے حضرتِ سیِّدُنا مَعروف کَرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیان میں عبرت کا بَہُت کچھ سامان ہے۔ **رِزقِ حرام** سے ہر ایک کو بچنا لازم ہے ورنہ تباہی و بربادی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے، جس نے حرام کا ایک لقمہ کھایا اُس کی چالیس دن کی نَمازیں قَبول نہیں کی جائیں گی اور اس کی دعاء چالیس دن تک نامقبول ہوگی۔ (فردوس الاخبار ج ٤ ص ٢٤٣ رقم الحدیث ٦٢٦٣)

لقمہ حرام کی سزا:

منقول ہے، ''انسان کے پیٹ میں جب **حرام کا لُقمہ** پڑتا ہے، زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر اُس وقت تک لعنت کرتا ہے جب تک کہ وہ حرام لقمہ اُس کے پیٹ میں رہے اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس کا ٹھکانہ جہنّم ہوگا۔

(مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۱۰)

نور بھر پور سینہ:

سرکار مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے کا فرمان رغبت نشان ہے، ''جب بندہ اپنے کھانے میں کمی کرتا ہے تواسکاجوف (یعنی سینہ) نور سے معمور کر دیا جاتا ہے۔(الجامع الصغیر ص ۳۵ رقم الحدیث ٤٦٩)

چار نصیحتیں:

حضرت سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم علیہ رحمۃ اللہِ الاعظم فرماتے ہیں، میں کوہِ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کی صُحبت میں رہا۔ ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیّت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو ان چار باتوں کی نصیحت کرنا:

(١) جو **پیٹ بھر** کرکھائے گا اُسے عبادت کی لذّت نصیب نہیں ہوگی۔

(٢) جو **زیادہ سوئے** گا اُس کی عُمر میں بَرَکت نہ ہوگی۔

(٣) جو صِرف لوگوں کی خوشنودی چاہے وہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے مایوس ہو جائے گا۔

(٤) جو **غیبت** اور **فُضُول گوئی** زیادہ کرے گا وہ دینِ اسلام پر نہیں مرے گا۔ (مِنہاج العابدین ص ١٠٧)

بُرے خاتمے کا خوف:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ڈٹ کر کھانے سے پیٹ بھاری ہو جاتا، اَعضاء ڈھیلے پڑ جاتے اور بدن سُست ہو جاتا ہے اور عبادات میں دل جَمعی نصیب نہیں ہوتی، اس کا تجرِبہ (تَجْ۔رِ۔بہ) **رَمَضانُ الْمُبارَک کی تراویح** میں بہت سوں کو ہوتا ہوگا۔ کیوں کہ ''فُوڈ کلچر'' کا دَور ہے، دَسیوں قسم کی غذائیں ٹُھونس ٹُھونس کر پیٹ میں بھر دی جاتی ہیں، نتیجۃً پھر کباب سموسے اور پکوڑے وغیرہ پیٹ میں ''گُڑ گُوں'' کرتے، ٹھنڈے میں ٹھنڈا پانی، مزید ار شربت اور کھٹی چیزوں کے بے تحاشا استعمال کے سبب کھانسنے، کھنکارنے اور ڈکار نے سے آج کل مسجدیں گُونج رہی ہوتی ہیں! نیز اگر کسی ایک کو کھانسی آتی ہے تو غالباً نفسیاتی طور پر دوسرے کو بھی آنے لگتی ہے اور یوں کھانسی کے شور میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے! حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم اَدھم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاعظم کا چوتھا ارشاد بھی انتہائی تشویش ناک ہے کہ جو غیبت اور فُضُول گوئی زیادہ کریگا وہ دینِ اسلام پر نہیں مریگا۔ آہ! شاید لاکھوں مسلمانوں میں کوئی ہوگا جو آج غیبت و فُضُول گوئی سے بچنے کا ذِہن رکھتا ہو۔

یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ایمان سلامت رکھ۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم

مسلماں ہے عطّار تیری عطا سے

ہو ایمان پر خاتمہ یا اِلٰہی عزوجل

دین کا غلاف:

حضرت سیِّدُنا حامِد لَفّاف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نصیحت کا طالِب ہوا، فرمایا، دین کی حفاظت کیلئے قرانِ پاک کی طرح غِلاف بناؤ۔ عرض کیا، دین کا غِلاف کیا ہے؟ فرمایا، ضَرورت سے زیادہ باتیں کرنے سے بچنا، لوگوں سے بے ضَرورت میل جُول نہ رکھنا اور ضَرورت سے **زیادہ نہ کھانا**۔ مزید فرمایا، اگر تم لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کے ہاں شاہِ خیرُ الْاَنام اور صَحابہ کرام صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ والہٖ وسلّم وعلیھم الرضوان کے ساتھ اہلِ ایمان کی جنّت میں کیسی مہمانی ہوگی تو اس دنیا کی چند روزہ زندگی میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھاتے۔(تذکِرۃ الواعظین ص ٢٣٤)

عبادت کی مٹھاس:

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی حَلاوت مَفقُود (یعنی مٹھاس غائب) ہو جاتی ہے۔ امیرُ المؤمنین سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا، جب سے میں مسلمان ہوا ہوں کبھی **پیٹ بھر کر** نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی حَلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدارِ الٰہی **عَزَّوَجَلَّ** کے جام پینے کے شوق میں کبھی **سَیر ہو کر نہیں پیا**۔(مِنہاجُ العابدین ص ١٩٣)

بھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے

یا الٰہی ! حشر میں دیدار کی خیرات دے

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاارشاد ہے، عبادت ایک فَن ہے جس کے سیکھنے کی جگہ خَلوَت (یعنی تنہائی) ہے اور اس کا اَوزار **بھوک** ہے۔(اَیضاً)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

قیامت میں کون بھوکا ہوگا:

حضرت سیِّدُنا ابو بُجَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، میٹھے میٹھے مصطَفٰے، سلطانِ انبیاء، سرورِ ہر دو سرا، حبیبِ کبریا، عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، "بَہُت سے لوگ دنیا میں عمدہ خُوراک کھانے والے اور آسُودہ زندگی گزارنے والے ہیں مگر قیامت کے دن وہ بھوکے ننگے ہوں گے۔(شُعَبُ الایمان ج ۲ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۱٤٦۱)

بھوک کی نعمت بھی دے اور صَبْـــــــر کی توفیق دے
یا خدا ہر حال میں تو شُکْر کی توفیق دے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، **اللہ کے محبوب**، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کی ڈکار سُنی تو فرمایا، اپنی ڈکار کم کر، اِس لئے کہ قِیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (ترمذی ج ٤ ص ۲۱۷ رقم الحدیث ۲٤۸٦)

حضرتِ سیِّدُنا ابوطالِب المکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے ڈکار لی تھی وہ صَحابی (یعنی ابو جُحَیفَہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **اللہ** کی قسم! جس دن سرکارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے یہ بات ارشاد فرمائی، اُس روز سے لے کر آج تک میں نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا اور مجھے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے امید ہے کہ آئندہ بھی میری (پیٹ بھر کر کھانے سے) حفاظت فرمائے گا۔

(قُوتُ القُلُوب ج ۲ ص ۳۲۵)

مجھے بھوک کی دے سعادت الٰہی
پئے غوثِ دے استِقامت الٰہی

سبز کھال والے بزرگ :

حضرت سیِّدُنا ابوطالِب المکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پائے کے عالم، مُحَدِّث و مُفَکِّر بہُت بڑے ولیُّ اللہ اور تصوُّف کے زبردست امام گزرے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی نے تصوُّف میں ان کی کتاب "**قُوتُ ا لْقُلُوب**"(قُو۔تُل۔قُ۔لُوب) سے خوب اِستِفادہ فرمایا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقوٰی کا عالَم یہ تھا کہ ایک مدّت تک کھانا ہی چھوڑ دیا تھا فقط مُباح خودرو گھاس (یعنی قدرتی طور پر اُگ جانے والی گھاس) کھا کر گزارہ فرماتے رہے، **صرف سبز سبز گھاس کھاتے تھے اِس لئے آپ کی کھال سبز ہو گئی تھی!**

جنازہ پر شکر بادام لٹائے گئے :

بوقت وفات کسی نے حضرتِ سیِّدُنا ابوطالِب المکّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ سراپا عظمت میں عرض کیا، حُضُور مجھے کچھ وصیّت فرمایئے، فرمایا، اگر میرا خاتمہ بالخیر ہوجائے تو میرے جنازہ پر بادام و شکر لٹانا، عرض کیا، مجھے کیسے پتا چلے گا؟ فرمایا، میرے پاس بیٹھے رہو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدو۔ اگر میں نے تمہارا ہاتھ بقوّت دبالیا تو سمجھ لینا میرا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے۔ چُنانچہ ہاتھ میں ہاتھ دیدیا۔ جب وقتِ رخصت قریب آیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا ہاتھ زور سے دبالیا اور روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ **جب جنازۂ مبارکہ اٹھایا گیا تو اُس پر شکر و بادام لٹائے گئے**۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یومِ عُرس ٦ جمادِی الآخِرہ ۳۸٦ھ ہے۔

بغدادِ مُعلّٰی میں "مقبرہ مالِکِیَہ" میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ فائض الانوار زیارت گاہِ خواص وعوام ہے۔

(قُوتُ القلوب ج ۱ مُتَرجَم "احوالِ مصنّف" ص ۱۸ سے ۲۰ سے مختصراً)

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

دُنیا کی کُنجی:

حضرت سیِّدُنا ابوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی فرماتے ہیں، دنیا کی کُنجی شکم سیری اور آخِرت کی کُنجی بھوک ہے۔

(نُزھَۃُ الْمجالس ج اول ص ۱۷۷)

قیامت میں کون شکم سیر ہوگا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر وقت لذیذ اشیاء نگلتے رہنے والوں اور ذرا **بھوک** لگی نہ لگی کہ جَھٹ پَٹ ڈَٹ کر کھا ڈالنے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ خدا کی قسم! قیامت کی بھوک برداشت نہ ہوسکے گی، قِیامت کی سَیری کیلئے بہترین عمل دنیا میں بھوکا رہنا ہے چُنانچہ سلطانِ کریم وجُواد، راحتِ ہر قلب ناشاد، حبیبِ ربُّ العِباد عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، جو دنیا میں بھوک اپناتے ہیں وہ قیامت کے روز سَیر ہوں گے۔ (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۱۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، تاجدارِ رسالت، شفیعِ اُمّت، مالکِ کوثر وجنّت، سراپا رَحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے، (بروزِ قیامت) حساب کی شِدّت اُس بھوکے پر نہ ہوگی جس نے (دنیا میں) فاقہ اور بھوک پر صَبْر کیا ہوگا۔

(اَلبُدُور السّافِرۃ ص ۲۱۲)

یا الٰہی ! جب زَبانیں باہَر آئیں پیاس سے
ساقیِ کوثر شہِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

قیامت کی چلچلاتی دھوپ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو فرمایئے! قِیامت کا مُعامَلہ کس قدر سنگین ہے، دُنیا میں صِرف چند مِنَٹ (مِ۔نَٹ) کی لذّتِ نَفْس کی خاطر ڈَٹ کر کھانے پینے والوں کیلئے کس قَدَر کڑی آزمائش ہے۔ آہ! آہ! آہ! ایک تو قِیامت کی چلچلاتی دھوپ، اُوپر سے زمین بھی تانبے کی، پھر پاؤں بھی ننگے، مزید بھوک اور پیاس کی شِدّت اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔ نَفْس کی اطاعت میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے چُنانچِہ

نفس نے جہنم میں پہنچا دیا:

حضرت سیِّدُنا ابوالحسن رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والِد کو فوت ہونے کے دوسال کے بعد خواب میں قِیر (یعنی ڈامَر) کے لباس میں دیکھ کر پوچھا، یہ کیا! آپ کو جہنّمیوں کے لباس میں دیکھ رہا ہوں! والِد نے جواب دیا، پیارے بیٹے! میرا نفس مجھے جہنّم میں لے گیا تم نَفْس کے دھوکے سے بچ کر رہنا۔ (مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب ص ۲۰)

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس وشیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں نَفْس کی شرارتوں سے بچا اور فقط تیری رِضا کیلئے ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے بھوک و پیاس برداشت کرنے کا جذبہ نصیب فرما۔ اور ہمیں قِیامت کی شدید بھوک و پیاس اور ہر ہولناکی اور جہنّم کے عذاب سے امان دے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

یا الٰہی ! خوب ڈٹ کر کھانا پینا چھوڑ دوں
کر کرم کہ نفسِ اَمّارہ سے رِشتہ توڑ دوں

بھوک کے دس فوائد:

(۱) دل کی صفائی (۲) رِقّتِ قلبی (۳) مَساکین کی بھوک کا اِحساس (٤) آخِرت کی بھوک و پیاس کی یاد (۵) گناھوں کی رَغبت میں کمی (٦) نیند میں کمی (۷) عبادت میں آسانی (۸) تھوڑی روزی میں کِفایت (۹) تندُرستی (۱۰) بچا ہوا خیرات کرنے کا جذبہ۔

(اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۱ تا ۹٦ سے مختصراً)

حُجّۃُ الْاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین فرماتے ہیں، اَلْجُوْعُ رَاْسُ مَالِنَا یعنی بھوک ہمارا بہترین سرمایہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمیں جو وسعت، سلامتی، عبادت، حَلاوت اور علمِ نافع حاصِل ہوتا ہے یہ اللہ تبارک وتعالیٰ

کے لئے بھوک اوراس پر صَبْر کرنے کے سبب حاصِل ہوتا ہے۔ (منھاج العابدین ص ۱۰۸)

بھوک سرمایہ بنے میرا خدائے ذُوالجلال
از طُفیلِ مصطفٰے کر بھوک سے مجھ کو نِہال

بروزِ قیامت ضیافت:

مشہور تابِعی حضرتِ سیِّدُ نا کعبُ الْاَحْبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بروزِ قِیامت مُنادی ندا دے گا، اے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رضا کیلئے بھوکے پیاسے رہنے والو اُٹھو! یہ سن کر بھوک سہنے والے آ کر دسترخوان پر بیٹھ جائیں گے جبکہ دوسرے لوگوں کا ابھی حساب کتاب جاری ہوگا۔

(نُزہۃ المجالس ج اول ص۱۷۸)

گدا بھی مُنتَظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خُدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضِیافت کا

(حدائقِ بخشش شریف)

جنت ودوزخ کے دروازے:

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُ ناامام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، **پیٹ** اور **شَرْمگاہ** جہنَّم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اوراس کی اَصل پیٹ بھرکر کھانا ہے۔ اور **عاجزی** وانکساری جنّت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اوراس کی جڑ (یعنی بنیاد) **بھوک** ہے۔ اپنے اوپر جہنَّم کا دروازہ بند کرنے والا یقیناً اپنے لئے جنّت کا دروازہ کھولتا ہے کیوں کہ ان دونوں مُعامَلات کے اندر ایک دوسرے میں مشرِق و مغرِب کی طرح فَرق ہے، لِھٰذا ان میں سے ایک دروازے کے قریب ہونا یقیناً دوسرے سے دُور ہونا ہے۔ (یعنی جو بھوک کے ذَرِیعے عاجزی اپنا کر جنّت کے قریب ہوا وہ جہنَّم سے دُور ہوا اور جو ڈٹ کر کھانے کے ذَرِیعے پیٹ اور شَرْمگاہ کی آفتوں میں مبتَلا ہوا وہ جہنَّم سے قریب ہو کر جنّت سے دُور جا پڑا)۔ (احیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۲)

دور آفت ہو ڈٹ کے کھانے کی
کاش! صورت ہو، خُلد پانے کی

بدن کی اصلاح:

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "تم پیٹ بھر کر کھانے پینے سے بچو کیونکہ یہ جسم کو خراب کرتا، بیماریاں پیدا کرتا اور نماز میں سُستی لاتا ہے اور تم پر کھانے پینے میں مِیانہ رَوی لازِم ہے کیونکہ اس سے جسم کی اِصلاح ہوتی اور فضول خرچی سے نجات ملتی ہے۔ (کنزُالعُمّال ج ۱۵ ص ۱۸۳ رقم الحدیث ۴۱۷۰۶)

شکم سیری کی چھ آفتیں:

حضرت سیِّدُ نا ابوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، پیٹ بھر کر کھانے میں چھ آفتیں ہیں، (۱) مُناجاتِ خداوندی عزوجل سے محرومی (۲) علم وحکمت کی حفاظت میں مشکِلات (۳) مخلوق پر شفقت سے دوری۔ کیوں کہ شکم سیر سمجھتا ہے سبھی کا پیٹ بھرا ہوا ہے یوں مسکینوں اور بھوکوں کی ہمدردی کم ہو جاتی ہے۔ (٤) عبادت بوجھ محسوس ہونے لگتی ہے۔ (۵) خواہشات کا ہجوم ہوتا ہے (٦) نَمازی مساجد کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور زیادہ کھانے والے بیتُ الخَلا کے چکّر لگا رہے ہوتے ہیں۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۹۲)

خشک روٹی اورنمک:

حضرت سیِّدُ نا محمد بن واسع علیہ رَحْمَۃُ اللہِ النّافِع خشک روٹی نمک سے کھالیتے اور فرماتے، "جو دنیا میں اتنی مقدار میں راضی ہو جاتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص۱۲۲)

کھاناعقل کوکھاجاتاھے:

ابنِ نجیح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں، امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا، جب دُنیا کا کوئی اَہَم کام آ جائے تو اسے پورا

کرنے سے پہلے کھانا مت کھاؤ کیوں کہ **فَاِنَّ الْاَ کْلَ یُغَیِّرُ الْعَقْلَ** یعنی کھانا عَقل کو کھا جاتا ہے۔

(مناقِبِ ابی حنیفه لِلْکَرْدری ص ۳۵۱)

دل کی سختی کے اسباب:

حضرت سیِّدُ نا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دل کی سختی کے دو اسباب ہیں، (۱) پیٹ بھر کر کھانا (۲) زیادہ بولنا۔

یاوہ گوئی کی، ڈٹ کے کھانے کی

دُور عادت ہو یا خدا یا ربّ!

سات لقمے:

امیرُ الْمومنین حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات یا نو لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۹۷)

پیٹ بھرنے کی پریشانیاں:

پیٹ بھر کر کھانے کی آفتیں بیان کرتے ہوئے **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، (پیٹ بھر کر کھانے والے کی آنکھوں میں) اکثر اوقات نیند بھری رہتی ہے پھر اگر اس حالت میں اگر تہجُّد پڑھے بھی تو عبادت کی حَلاوت (یعنی مٹھاس) نہیں پاتا۔ پھر **مُجَرَّد** شخص جب پیٹ بھر کر سوتا ہے تو اُسے اِحتِلام ہو جاتا ہے اب اگر ٹھنڈے پانی سے غسل کرے تو یہ بھی تکلیف دِہ اَمر ہے اگر وِتر کو تہجُّد تک مُؤخّر کر رکھا ہو تو تہجُّد تو گئی، وِتر پڑھنے سے بھی محروم ہو جاتا ہے یہ سب پیٹ بھرنے کا وبال ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۹٤)

احتلام کا ایک سبب:

حضرتِ سیِّدُ نا ابو سُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، اِحتِلام ایک عُقُوبَت (مصیبت) ہے۔'' اور آپ **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** نے یہ اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ بے موقع غسل کی مُشکلات کی وجہ سے اس طرح بَہُت سی عبادات چھوٹ جاتی ہیں۔ پس نیند مَنبعِ آفات، پیٹ بھرنا اس کا سبب اور بُھوکا رَہنا ان (آفات) کو قَطع کرنا (یعنی کاٹنا) ہے (ایضاً)

شیطان خون میں گردش کرتا ہے:

ایک حدیثِ مُرسل میں ہے، بے شک شیطان انسان میں خون کی طرح گردِش کرتا ہے تو بھوک اور پیاس کے ذَرِیعے اس کے راستے تنگ کر دو۔

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۱۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روایت میں **حدیث مُرسل** کا ذِکر ہے، حدیثِ مرسل اُس حدیث کو کہتے ہیں، ''جس میں تابِعی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم سے رِوایت کرے اور صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھوڑ دے۔ (نُزْھَۃُ النَّظر فی توضیح نخبۃ الفکر ص ٦٣)

دو نہریں:

سَلَف صالحین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبین فرماتے ہیں، ''**شکم سیری** نَفْس میں ایک نَہر ہے جدھر شیطان پہنچ جاتا ہے اور **بھوک** روح میں ایک نَہر ہے جو فرشتوں کی گزرگاہ ہے۔'' (سبع سَنابِل مترجم ص ۲٤١)

ہمیں بارِ خدا یا پیٹ کا قفلِ مدینہ دے

وسیلہ مصطفےٰ کا پیٹ کا قفلِ مدینہ دے

چالیس دن کا فاقہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ الْمُبین **بھوک** اور **پیاس** کے ذَرِیعے شیطان کا راستہ تنگ کیا کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** چالیس دن بھوکے رہتے پھر کچھ کھاتے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۹۸)

انہیں سال بھر کے کھانے کیلئے صرف ایک دِرہم کافی ہو جاتا! (اَلرِّسالۃُ القُشَیرِیّۃ ص ٤٠١)

چھ مدنی پھول:

حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبدُاللہ تُستَری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھ فرامین مُلاحظہ ہوں، (۱) بروزِ قیامت کوئی عمل ضَرورت سے زیادہ کھانے کوترک کرنے سے افضل نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُنّتِ نَبَوی ہے (۲) سمجھدار لوگ دین و دنیا میں **بھوک** کو بَہُت زیادہ نفع بخش قرار دیتے ہیں (۳) آخرت کے طلبگاروں کیلئے کھانے سے زیادہ کسی چیز کو میں نقصان دہ نہیں سمجھتا (٤) علم و حکمت کو **بھوک** میں اور گناہ وجَہالت کو **شکم سیری** میں رکھا گیا ہے (۵) جو اپنے نفس کو بھوکا رکھتا ہے اُس سے وَسْوَسے ختم ہو جاتے ہیں (٦) بندہ جب بھوکا، بیمار اور امتحان میں مبتلا ہوتا ہے اُس وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اُس کی طرف مُتَوجِّہ ہوتی ہے مگر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۹۱)

یا الٰہی بھوک کی دولت سے مالا مال کر
دو جہاں میں اپنی رحمت سے مجھے خوشحال کر

پیٹو ذلیل ہے:

قُوتُ القُلُوب میں ہے، ''بھوک بادشاہ اور شکم سیری غلام ہے، بھوکا عزّت والا اور (زیادہ) پیٹ بھرا ذلیل ہے۔'' اور یہ بھی کہا گیا، ''بھوک سب کی سب عزّت ہے جبکہ پیٹ بھرنا سَراسَر ذِلّت ہے۔'' اور بعض اسلاف رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے، فرمایا، ''بھوک آخرت کی کُنجی اور زُہد (یعنی دُنیا سے بے رغبتی) کا دروازہ ہے جبکہ پیٹ بھرنا دُنیا کی کُنجی اور (دُنیا کی طرف) رَغْبت کا دروازہ ہے۔ (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۳۳۲)

بھوکا رہنے کی تاکید کیوں؟

حضرت سیِّدُنا بایزید علیہ رحمۃُ المجید کی خدمت میں عرض کیا گیا، آپ بھوکا رہنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا، اگر **فرعون** بھوکا ہوتا تو کبھی خُدائی کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر **قارون** بھوکا ہوتا تو کبھی بغاوت نہ کرتا۔ (مطلب کہ ان لوگوں پر مال کی فراوانی ہوئی تو سرکش ہوگئے)

(کَشفُ المَحجُوب مُتَرجَم ص ٦٤٧)

اللہ کی خُفیہ تدبیر سے بے خوف ہونا گناہ کبیرہ ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی صحت کی نعمت اور دولت کی کثرت اکثر مُبتَلائے مَعصِیَت کر دیتی ہے۔ لِہٰذا جو خوب جاندار یا مالدار یا صاحِبِ اقتِدار ہو اُس کو خدائے علیم وخبیر عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے بَہُت زیادہ ڈرنے کی ضَرورت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا حَسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''جس شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا میں (روزی میں خوب کثرت، فرمانبردار اولاد کی نعمت، مال ودولت، اچھی صحت، منصب وَ جاہت عہدۂ وزارت یا صدارت یا حکومت وغیرہ کے ذریعے) فراخی کرے مگر اسے یہ اندیشہ نہ ہو کہ کہیں یہ (آسائشیں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خُفیہ تدبیر تو نہیں ایسا شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے غافل ہے۔'' (تنبیہ المغترین ص ٥٤)

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن احمد ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف ''کتابُ الکبائر'' میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر سے نہ ڈرنے کو کبیرہ گناہوں کی فہرس میں شامل کیا ہے۔ لِہٰذا سرمایہ داروں وغیرہ کے ساتھ ساتھ ناداروں، بیماروں اور مُصیبت کے ماروں کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرنا لازِمی ہے کہ ہوسکتا ہے ان آفتوں کے ذَرِیعے آزمائش میں ڈالا گیا ہو اور ناجائز گلہ شکوہ، غیر شَرعی بے صبری اور غربت و مصیبت کو حرام ذرائع کے ذریعے ختم کرنے کی کوششیں آخرت کی تباہی کا سبب بن جائیں۔ راحتوں میں زندگی بسر کرنے والوں کو بھی ربِّ عزیز و قدیر عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے ڈرنا واجب ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ملی ہوئی دُنیوی نعمتوں کے ذَرِیعے تکبُّر، سرکشی اور طرح طرح کے گناہوں کا سلسلہ بڑھتا رہے اور گُستا یاسُڈَول بدن اور مال ودھن جہنّم کا ایندھن بننے کا سبب بن جائے۔ اس ضِمن میں حدیثِ نبوی اور فرمانِ خداوندی سنئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی **خُفیہ تدبیر** سے تھرّا ئیے:۔

حضرت سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ اکرم، نورِ مُجسَّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو عطا فرماتا ہے اور وہ اپنے گناہ پر قائم ہے تو یہ اُس کی طرف سے **ڈھیل** ہے۔ پھر یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۴۴

(پ ۷ اَلْاَنعام آیت ۴۴)

ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر جب انہوں نے بُھلا دیا جو نصیحتیں ان کو کی گئی تھیں ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب خوش ہوئے اس پر جو انہیں ملا تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اب وہ آس ٹُوٹے ہوئے رہ گئے۔

(مُسنَدِ امام احمد ج ٦ ص ١٢٢ رقم الحديث ١٧٣١٣)

گُناہوں کو اچھا سمجھنا کفر ھے :

مفسّر شہیر مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں، ''معلوم ہوا کہ تمام عذابوں میں سخت تر عذاب دل کی سختی ہے کہ جس کے سبب تعلیمِ نبی اثر نہ کرے۔ اِس آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ گناہ ومعاصی کے باوُجود دنیاوی راحتیں ملنا **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کا غضب اور عذاب ہے کہ اس سے انسان اور زیادہ غافل ہو کر گناہ پر دلیر (دِ۔لی۔ر) ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں یہ کُفر ہے۔ (یعنی گناہ کو گناہ تسلیم کرنا فرض ہے اِس کو جان بوجھ کر اچّھا کہنا یا اچّھا سمجھنا کُفر ہے۔) یہ بھی معلوم ہوا کہ نکوکار (یعنی نیک بندوں) پر تکالیف آنا رحمتِ الٰہی کا ذَرِیعہ ہے کہ اس سے اس صالح (یعنی نیک بندے) کے دَرَجات بُلند ہوتے ہیں۔'' (نورُ العرفان ص ۲۱۰)

دُعائے مصطفٰے ﷺ :

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر یہ دُعاء مانگا کرتے تھے،

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ .

یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔

(مُسنَدِ امام احمد ج ٤ ص ٥١٥ رقم الحديث ١٣٦٩٧)

یا خدا تُو مِرا ایمان سلامت رکھنا

از پئے غوث و رضا سایۂ رَحمت رکھنا

چالیس ھزار میں سے چار:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک حکیم (یعنی دانا) نے چالیس ہزار باتوں میں سے ان چار باتوں کا انتخاب کیا: (۱) ہر عورت پر ہر مُعامَلہ میں اعتماد مت رکھو۔ (۲) کبھی اپنی دولت پر بھروسہ مت کرو (۳) اپنے مِعدہ پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈالو (یعنی خوب ڈٹ کر مت کھایا کرو) (٤) ایسے علم (یعنی معلومات اور خبروں وغیرہ) کے پیچھے مت لگو جس سے تم نَفْع نہ اٹھا سکو۔

(المنبّهات للعسقلاني ص ٤٧)

سات آنت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **مومن** ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا **مُنافق** سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(صَحيح بخاري ج ٦ ص ٢٤٦ رقم الحديث ٥٣٩٤)

سات آنت کا مطلب:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک سے یہ مُراد نہیں کہ مسلمان کی ایک اور کافر کی سات آنت ہوں، ہر شخص کی سات ہی آنت ہوتی ہیں۔ یہاں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بَہُت زیادہ کھانا یہ کافر کا مَشغلہ ہے۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی اس حدیثِ مبارک کی شَرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یعنی **مومن** کے مقابلہ میں **مُنافق** سات گُنا زیادہ کھاتا ہے یا مُنافِق کی شَہوت مومن کی خواہش سے سات گُنا زائد ہوتی ہے، آنت کا ذِکر خواہش سے کِنایہ ہے کیوں کہ خواہش کھانے کو اس طرح قَبول کرتی ہے جس طرح آنت۔ یہ مطلب نہیں کہ منافق کی آنتیں مومن کی آنتوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ٣ ص ٨٩)

مومن اورمنافق کی خوراک میں فرق:

حضرت سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''مومن ایک ننھی سی بکری کی طرح ہے جس کو ایک ہتھیلی بھر گھاس، ایک مٹھی بھر جَو اور ایک گھونٹ پانی کافی ہے اور منافق ایک درندے کی طرح ہڑپ ہڑپ کھاتا اور نگلتا ہے۔ اس کا پیٹ اپنے پڑوسی کی خاطر نہیں سُکڑتا اور وہ اپنے بھائی پر اپنی کسی چیز کا ایثار نہیں کرتا۔'' (قُوتُ القُلوب ج ۲ ص ۳۲۴)

اعلیٰحضرت کی غذا:

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بہُت کم غذا استعمال فرمایا کرتے چنانچہ حضرت سیِّد ایُّوب علی شاہ صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غذا زیادہ سے زیادہ **ایک پیالی بکری کا شوربہ** بغیر مِرچ کا اور **ایک یا ڈیڑھ عدد سُوجی کا بِسکُٹ** اور وہ بھی روزانہ نہیں، بسا اوقات ناغہ بھی ہو جاتا۔

(حیاتِ اعلیٰحضرت ج ۱ ص ۲۷)

کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسَل ہمیں

میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا کے واسطے

سات مدنی پھول:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، عَقلمَند (عَق۔ ل۔ مَند) کو چاہئے کہ سات باتوں کو سات باتوں پر فوقیّت دے: (۱) غُربت کو مالداری پر (۲) ذلّت کو عزّت پر (۳) عاجزی کو خود پسندی پر (٤) **بھوک** کو شکم سیری پر (۵) غم کو خوشی پر (٦) خستہ حال نکوکاروں کو بُلند پایہ دنیاداروں پر اور (۷) موت کو زندگی پر۔ (اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسْقَلانی ص ۸۵)

بارہ دن میں ایک باروضو:

حضرت سیِّدُنا عبدُ الْوَھّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، ''میں نے کافی اہلُ اللہ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کو بھوک میں ثابت قدم دیکھا یہاں تک کہ ان میں بعض تو ہفتہ بھر میں صِرف ایک بار رَفعِ حاجت کیلئے جاتے کیوں کہ وہ بار بار بیتُ الخَلا میں جا کر بَرَہنہ (بَ۔رَہ۔نہ) ہونے میں اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ سے شرماتے تھے۔ سیِّدی شیخ تاجُ الدّین ذاکر علیہ رحمۃ القادِر تو اِس معاملے میں یہاں تک پہنچ گئے تھے کہ ان کو بارہ دن میں صِرف ایک بار وُضو کی حاجت پیش آتی۔'' (تَنبِیہُ المُغْتَرِّیْن ص ۳۶)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مدنی قافلہ کاایک مسافر:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے کم کھانے سے پیاس بھی کم لگتی ہے اور پانی کم پینے سے نیند بھی کم آتی ہے یعنی کم نیند سے گزارہ ہو جاتا اور آدمی تازہ دم ہو جاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اوائل میں ایک بار ہمارا **مَدَنی قافلہ** (بابُ المدینہ کراچی) سے پنجاب کے سفر پر تھا۔ قافلے میں شامل ایک سفید ریش بُزُرگ نے دورانِ سفر مجھے (یعنی راقم الحروف کو) بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دو دن ہو چکے ہیں میرا وُضو ابھی تک سلامت ہے۔ اور اپنے مرحوم پیر و مرشد کے بارے میں بتایا کہ ان کا **پندرہ دن تک وُضو باقی** رہتا تھا! یہ سب **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے یعنی کم کھانے کی بَرَکتیں ہیں کہ اِس سے نیند اور رَفعِ حاجت کی ضَرورت میں کمی آجاتی ہے اور یوں عبادت و دین کے مَدَنی کام کرنے کے لئے خوب وَقت مل جاتا ہے۔

میں کم بولوں کم سوؤں کم کھاؤں یا ربّ!

تِری بندگی کا مزا پاؤں یاربّ!

تین دن کا فاقہ:

حضرت سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، خاتونِ جنّت، سیِّدۃُ النِّساء، فاطِمۃُ الزَّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر ایک بار سرکارِ نامدار کے دربارِ دُربار میں حاضِر ہوئیں، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا، یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ عرض کیا، میں نے روٹی پکائی تھی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بِغیر کھانا پسند نہ کیا اِس لئے یہ ٹکڑا حاضِر کیا ہے۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، **تین دن کے بعد یہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے والد کے** (مبارک) **مُنہ میں داخل ہوا ہے۔**

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۲۵۹ رقم الحدیث ۷۵۰)

دونوں جہاں کے داتا ہو کر، کون مکاں کے آقا ہو کر

فاقہ سے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلَّم

اَللہُ اکبر! دونوں جہاں کے خزانے جن کے ہاتھوں میں ہیں اُن کی دنیا سے اِس قَدَر بے رغبتی! یہ محبوبِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِختیاری بھوک شریف تھی ورنہ دوسروں کو جھولیاں بھر بھر کر نوازتے تھے چُنانچہ

دُودھ کا ایک پیالہ اور ستر صحابہ:

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اُس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سِوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کے سبب پیٹ پر پتّھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہَر جاتے تھے۔ جانِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس سے گزرے تو مجھے دیکھ کر مُسکرائے اور میرا چہرہ دیکھ کر میری حالت سمجھ گئے۔ فرمایا، اے اَبُوہُریرہ! میں نے عرض کی، **لَبَّیْکَ یا رسولَ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرمایا، میرے ساتھ آجاؤ۔ میں پیچھے پیچھے چل دیا، جب شَہَنْشاہِ بَحْر و بَر، مدینے کے تاجْوَر، ساقیِ حوضِ کوثر حبیبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے مبارَک گھر پر جلوہ گر ہوئے تو اجازت لیکر میں بھی اندر داخل ہو گیا۔ سرورِ کائنات، شاہِ مَوجُودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا، ''یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اَہلِ خانہ نے عرض کی، فُلاں صَحابی یا صَحابِیہ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہَدِیَّۃً بھیجا ہے۔ فرمایا، ابوہُریرہ! میں نے عرض کی، **لَبَّیْکَ یا رسولَ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرمایا، جا کر اَہلِ صُفّہ کو بُلا لاؤ۔'' **حضرت** سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ اَہلِ صُفّہ اسلام کے مہمان ہیں، نہ اُن کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس صَدَقہ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہ مال ان (اَصحابِ صُفّہ) کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس کوئی ہَدِیَّہ آتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے پاس بھیجتے اس میں سے خود بھی استعمال کرتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات گِراں سی گزری اور دل میں خیال آیا، اَہلِ صُفّہ کا اِس دُودھ سے کیا بنے گا، میں اس کا زیادہ مُستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوّت حاصل کرتا۔ جب اَصحابِ صُفّہ آجائیں گے تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے، کہ ان کو دودھ پیش کرو۔ اِس صورت میں بَہُت مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھے مُیسَّر ہوں۔ لیکن **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کے بِغیر چارہ نہ تھا۔ میں اَصحابِ صُفّہ کے پاس گیا اور ان کو بُلا لایا۔ وہ آئے، انھوں نے شَہَنْشاہِ عرب، محبوبِ ربّ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اجازت طلب کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں حاضِر ہو کر بیٹھ گئے۔ میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ابوہُریرہ!'' میں نے عرض کی، **لَبَّیْکَ یا رسولَ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرمایا، پیالہ پکڑو اور ان کو دودھ پلاؤ۔'' حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے پیالہ پکڑا۔ میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سَیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتّٰی کہ میں پلاتا پلاتا آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچا۔ اور تمام لوگ سَیر ہو چکے تھے۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پیالہ لے کر اپنے **دستِ اقدس** پر رکھا۔ پھر میری طرف دیکھ کر تبسُّم فرمایا، اور فرمایا، ''**ابو ھُریرہ**'' میں نے عرض کی، **لَبَّیْکَ یا رسولَ اللہ** (عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں۔'' عرض کی، **یا رسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سچ فرمایا۔ فرمایا، ''بیٹھو اور پیو۔'' میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''پیو!'' میں نے پیا۔ آپ مسلسل فرماتے رہے، ''پیو!'' حتّٰی کہ میں نے عرض کی، نہیں، قسم اُس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اب مزید گنجائش نہیں۔ فرمایا، ''مجھے دکھاؤ۔'' میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، **بسم اللہ** پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمالیا۔ (صحیح بخاری ج ۷ ص ۲۳۰ رقم الحدیث ۶۴۵۲)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ سرکارِ مکّہ مکرّمہ، تاجدارِ مدینہ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کا عظیم مُعجِزہ ہے کہ تمام یعنی ستّر اہلِ صُفَّہ علیہم الرضوان مل کر بھی دودھ کا ایک پیالہ پورا نہ پی سکے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِسی ایمان افروز واقِعہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے عرض گزار ہیں ؎

کیوں جنابِ بُو ہُریرہ! تھا وہ کیسا جامِ شیر
جس سے ستّر صاحبوں کا دُودھ سے مُنہ پھر گیا

لوگوں سے بے نیازی:

حضرت سیِّدُنا ابو یَحیٰی مالِک بن دینار علیہ رَحْمَۃُ الغفّار فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُاللہ محمد بن واسِع علیہ رَحْمَۃُ النَّافِع سے کہا، اے ابوعبدُاللہ! خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے پاس تھوڑا سا غلّہ ہو اور وہ اُس کو کِفایت کرے اور یوں وہ لوگوں سے بے نیاز رہے۔ یہ سُن کر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا، اے ابو یحیٰی! اُس شخص کیلئے خوش خبری ہے جو صبح و شام **بھوکا** ہو اور **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اُس سے راضی ہو۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص ۹۰)

نصیحت بے اثر:

منقول ہے، ''شکم سیر کی نصیحت بے اثر ہوتی ہے اور جب اُس کو نصیحت کی جاتی ہے تو اُس کا ذہن قَبول نہیں کرتا۔''

(نُزہۃُ المجالس ج اول ص ۱۷۸)

موت کے وقت بدبو:

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اپنے آپ کو پیٹ بھر کر کھانے سے بچاؤ کہ یہ زندگی میں **بوجھ** اور موت کے وقت **بد بُو** ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص ۹۰)

کھانا زیادہ تو کمانا بھی زیادہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچ فرمایا سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، واقعی **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نہ لگانا اور خوب شکم سیر ہو کر کھانا زندگی میں بوجھ بنا رہتا ہے کہ زیادہ کھانا ہو تو اس کے لئے زیادہ کمانا پڑتا ہے، خوب محنت سے پکانا پڑتا ہے، پھر پیٹ میں دیر تک اُس کا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے، زیادہ کھانا نظامِ اِنہضام کو مُتَأَثِّر کرتا ہے، لہٰذا قبض، گیس اور نہ جانے پیٹ کی کتنی تکلیفیں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اَلْغَرَض زیادہ کھانے میں خریداری پر بھی خرچ زیادہ، لمحہ بھر زبان کے ذائقے کے بعد حلق سے نیچے اُترتے ہی لذّت کا خاتمہ اور دیر تک پیٹ میں ''گڑ بڑ'' کا بوجھ، مزید بوجھ بڑھنے پر ڈاکٹروں اور دواؤں وغیرہ کے اَخراجات کا بوجھ۔ تو یوں سب بوجھ بوجھ اور بوجھ ہی ہے۔ کاش! چند لمحات کی لذّات کی خاطر تاحیات بوجھ اور موت کے اَوقات کی بدبو جیسے خطرات سے بچنے کا ذِہن بنانے میں ہم کامیاب ہو جاتے!

عبادت کی لذت سے محرومی:

منقول ہے، اگر تُو پیٹ بھر کر کھانے کا عادی ہے تو لذّتِ عبادت کی اُمید نہ رکھ، اور عبادت کے بغیر دِل میں نور کیسے پیدا ہو سکتا ہے؟ اور اگر عبادت ہی بے لذّت ہو تو ایسی عبادت سے دل میں نور کس طرح آ ہو سکتا ہے؟ (مِنہاجُ العابِدین ص ۱۰۷)

بھوک سے بے ہوشی:

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجوَر، محبوبِ ربِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ وعلیہ والہ وسلّم کے منبرِ منوّر اور اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حجرۂ مُطَہَّرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنون کی کیفیت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔'' (صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۹۳ رقم الحدیث ۷۳۲۴)

بخش دے میری ہر خطا یا رب!
فاقہ مستوں کا واسطہ یا رب!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علمی ذوق تھا کہ سب کچھ چھوڑ کر سرورِ کونین، رحمتِ دارین، راحتِ قلبِ بے چین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدمَینِ شریفَین میں پڑے رہتے تھے۔ فاقوں پر فاقے سہتے اور علم حاصل کرتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سب سے زیادہ احادیثِ مبارکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہیں۔ خوب شکم سیری، خواہشِ ناموری، حرص وطمع اور حُبِّ جاہ کی نُحوستوں کی آلودگیوں کے ساتھ تعلیم وتعلّم میں روحانیّت کے مُتلاشیوں کو منزل ملنا ایک اَمرِ دشوار ہے۔ تحصیلِ علمِ دین میں سراپا اخلاص بن جائیے اور **اللہ عزَّوَجَلَّ** کی خوب رَحمتیں لوٹئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے ذَرِیعے بھی علم حاصل ہوتا اور بے شمار بَرَکتیں نصیب ہوتی ہیں، دعوتِ اسلامی کے **مدنی قافلے کی بہار** ملاحظہ فرمائیے۔

نامعلوم درد:

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں "تربیّتی کورس" کیلئے آیا ہوا تھا، اس دوران ایک دن جُمعرات کو صبح تقریباً چار بجے پیٹ کی بائیں جانب اچانک **درد** اُٹھا، درد اس قدر شدید تھا کہ **سات انجکشن** لگے تب آرام آیا، حسبِ معمول جُمعرات کو ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع کیلئے (مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں شام کو حاضر ہوا۔ رات دس بجے پھر **درد** شروع ہوا مگر اجتماع میں مانگی جانے والی اجتماعی دعاء کے وَقت ٹھیک ہوگیا، ایک گھنٹہ کے بعد پھر یہ بہت **شدید درد** اُٹھا۔ ڈاکٹر نے **تین انجکشن** لگائے پھر کچھ افاقہ ہوا۔ اب حالت یہ ہوگئی کہ جب بھی کھانا کھاتا **درد** شروع ہو جاتا۔ روزانہ تین چار ٹیکے لگتے۔ ڈرپ چڑھتی، الٹرا ساؤنڈ بھی کروایا، مگر ڈاکٹروں کو درد کا سبب سمجھ میں نہ آیا۔ میں اَسپتال میں پڑا تھا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ میرے ساتھ والے اسلامی بھائی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں **12** دن کیلئے سفر کی تیاری کر رہے ہیں، ڈاکٹر نے سفر سے بَہُتیرا روکا مگر مجھ سے نہ رہا گیا میں **ڈیرہ بُگٹی** (بلوچستان) جانے والے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ **ڈیرہ بُگٹی** جاتے ہوئے راستے میں تھوڑا سا درد ہوا، پھر وہاں سے ہم نے "سُوئی" آ کر جُمعرات کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور پھر **ڈیرہ بُگٹی** واپس آگئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے دَرد ایسا دُور ہوا گویا کبھی تھا ہی نہیں**۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تا حال مجھے دوبارہ وہ تکلیف نہیں ہوئی۔ **اور سب سے بڑی سعادت یہ ملی کہ مجھے مَدَنی قافلے میں خواب کے اندر مَدینے کے تاجدار** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کا دیدار ہو گیا**

لُوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو ۔۔۔ سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو

دردِ سر ہو اگر دُکھ رہی ہو کمر ۔۔۔ پاؤ گے صِحّتیں قافِلے میں چلو

ہے طلب دید کی، دید کی عید کی ۔۔۔ کیا عَجب وہ دِکھیں قافِلے میں چلو

کاش! بھوک خریدی جاسکتی!

حضرتِ سیِّدُنا یَحیٰی بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر **بھوک** بازار میں بِکتی ہوتی تو آخِرت کے طلب گار ضَرور اس کی خریداری کیا کرتے۔ (رسالۃ القُشَیرِیّہ ص ۱۴۱)

ہر طرف کھانا خریدا جارہا ہے!

اللہ! اللہ! اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے مَدَنی ذِہن کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ سیِّدُنا یَحیٰی بن مُعاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "بھوک" خریدنے کی بات فرما رہے ہیں، جبکہ نادان لوگوں میں زیادہ کھانے کے باقاعدہ مقابلے کیے جا رہے ہیں، جو سب سے زیادہ کھانا کھا لیتا ہے وہ بہت بڑا بہادُر تصوُّر کیا جاتا ہے! افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل لوگ پیسے دے دے کر کھانے کی بازاری اشیاء اور ان کے ساتھ ساتھ طرح طرح کے "اَمراض" خریدنے میں مصروف ہیں، ہر طرف کھانے پینے کی چیزوں کی خریداری کی دھوم ہے، **فوڈ کلچر** کا دَور دَورہ ہے، ایک ایک محلّہ میں کئی کئی رَیسٹوران کُھلے ہوئے ہیں، ہر سُو ہوٹلیں جگمگا رہی ہیں، چہار جانب کباب سَموسے کے پَتھّے، دہی بَھلّے اور آلو چھولے کے خوانچے مُسکراتے نظر آرہے ہیں، چاروں طرف سیخ کباب اور چکن تِکّوں کی خوشبوئیں پھیلی ہوئی ہیں، آئسکریم اور سوڈا لیمن کی بوتلوں کی دکانوں کی خوب بہاریں ہیں۔ ضَرورت مند خریداروں کے ساتھ ساتھ کئی لوگ فقط نَفس کی لذّت کی خاطر کھانے پینے کی چیزوں پر بے تابانہ منڈلا رہے ہیں، جو ہاتھ میں آیا پھانک رہے ہیں، جو ملا ہڑپ کر رہے ہیں، نہ کسی کو دُنیوی نقصان کی فکر، نہ بیماری کی پروا اور نہ ہی آخرت کے حساب کی پڑی ہے، ہر ایک کی آرزو

ہے کھاؤں، کھاؤں اور بس کھاؤں اور کھاتا ہی چلا جاؤں گویا ہر طرف سے صدائیں بُلند ہو رہی ہیں، ؎

ع **کھاؤ پیو، جان بناؤ!**

کاش! سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم، صَحابۂ کرام وشہیدانِ کربلا علیہم الرضوان اور اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی مبارک بھوک ہمیں یاد رہتی۔ آہ! آہ! آہ! ہم "کھاؤں کھاؤں" کے نعرے لگا رہے ہیں اور ان مقدّس ہستیوں کی طرف سے "بھوک بھوک" کے پیغامات مل رہے ہیں۔ ہم اگرچہ ہر دم کھانے پینے میں مشغول ہیں مگر کوئی تو بات ہے کہ تمام انبیاء، صَحابہ اور اولیاء علیہم السلام وعلیہم الرضوان کی جانب سے **کم کھانے** کا درس مل رہا ہے۔

شوق کھانے کا بڑھ چلا یا رب! نفس کا داؤ چل گیا یا ربّ!
خوب کھانے کی خُو مٹا یا ربّ! نیک بندہ مجھے بنا یا ربّ!

زیادہ کھانا کفار کی صفت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صِرف لذّتِ نَفس کیلئے کوئی چیز کھانا اچّھا نہیں۔ صَدرُ الشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مَوْلانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، قراٰنِ کریم میں **کُفّار کی صفت** یہ بیان کی گئی کہ کھانے سے اُن کا مقصود تَلَذُّذ و تَنَعُّم (یعنی صِرف لُطف ولذّت اٹھانا) ہوتا ہے اور حدیثِ پاک میں کثرتِ خوری (یعنی زیادہ کھانا) کُفّار کی صِفَت بتائی گئی ہے۔

(ماخوذ از بہار شریعت حصّہ ۱۶ ص ۳۰)

کھاؤں کھاؤں کی خُو نکل جائے
نَقلِ کُفّار سے بچا یا ربّ

بھوک میں طاقت:

حضرت سیِّدُنا سَہل بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت یہ تھی جب بھوکے ہوتے تو **طاقتور** ہوتے مگر جب کچھ کھالیتے تو **کمزور** ہو جاتے! (رسالۃُ القُشیریہ ص ۱۴۲)

کسی فارسی شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے ؎

اگر لذّتِ تَرکِ لذّت بدانی
دِگر لذّتِ نَفس، لذّت نخوانی

(یعنی اگر تُو لذتوں کو چھوڑنے کی لذّت جان لے تو پھر نَفس کی لذّت کو کبھی لذّت نہ جانے۔)

حُصُولِ تصوُّف:

حضرت سیِّدُنا جُنَید بغدادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں، ہم نے تصوُّف کو قیل وقال (یعنی بَحث ومُباحثہ) سے نہیں بلکہ **بھوک**، دنیا سے دُوری اور لذّتِ نفسانی کو ترک کر کے حاصِل کیا ہے۔ (سبع سَنابِل مترجم ص ۲۴۱)

میں سب سے بُرا ہوں:

حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نیک بندہ کی پانچ نشانیاں ہیں: (۱) اچّھی صُحبت میں رہتا ہے (۲) زبان وشَرمگاہ کی حِفاظت کرتا ہے (۳) دنیا کی نعمت کو وَبال اور دینی نعمت کو فضلِ ربِّ ذُوالجلال تصوُّر کرتا ہے (٤) حلال کھانا بھی اس خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھاتا کہ اس میں کہیں حرام نہ ملا ہوا ہو۔ (۵) اپنے علاوہ سب مسلمانوں کو نَجات یافتہ تصوُّر کرتا اور خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے اپنی ہلاکت کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔ (اَلْمُنبِّھات لِلْعَسقلانی بابُ الخُماسی ۵۹)

ہائے! حُسنِ عمل نہیں پلّے حشر میں ہوگا کیا مِرا یا ربّ!
خوف آتا ہے نارِ دوزخ سے ہو کرم بہرِ مصطفٰے یا ربّ!

بھوک سے گر پڑتے :

حضرت سیِّدُ نافَضالَہ بن عُبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دوسرا، امامُ الأنبیاء عزوجل وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم جب لوگوں کو نَماز پڑھاتے تو کچھ صَحابہ نَماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے، اور یہ اَصحابِ صُفّہ ہوتے۔ حتّٰی کہ اَعرابی کہنے لگتے، یہ لوگ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نَماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا (اجر وثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ

(جامع ترمذی ج ٤ ص ١٦٢ رقم الحدیث ٢٣٧٥)

فاقہ مستی کی دُھن ملے یا ربّ
دل کا مُرجھایا گُل کِھلے یا ربّ

کئی کئی روز کا فاقہ :

صَحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ میں سے بعض کئی کئی روز تک نہیں کھاتے تھے چُنانچہ حُجَّۃُ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سَیِّدُنا صدِّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ دن تک کچھ تَناوُل نہ فرماتے، حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات دن تک نہ کھاتے، حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شاگردِ رشید حضرتِ ابوالجوزاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات دن بھوکے رہتے، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم اور حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری رحمہما اللہ تعالیٰ ہر تین دن کے بعد کھانا تناوُل فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذَرِیعے آخِرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصِل کرتے تھے۔ (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٣ ص ٩٨)

فاقہ مستوں کا واسِطہ مولیٰ بخش دے میری ہر خطا مولیٰ

سال بھر کا فاقہ :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی کئی روز تک بھوکا رہنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں، یہ انہیں حضرات کا حِصّہ، اور ان کی کرامت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں رُوحانی غذا حاصِل تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بعض اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ چالیس چالیس دن تک نہیں کھاتے تھے بلکہ ہمارے غوثُ الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض اوقات ایک ایک سال بغیر کھائے پیئے گزارا ہے۔ شَہَنشاہِ بغداد ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ خود کِھلاتا پلاتا تھا۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مبارک شِعر ہے ؎

قسمیں دے دے کے کِھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

بغیر کھائے پئے آدمی کتنے دن زندہ رہتا ہے ؟

طویل عرصے تک نہ کھانے پینے کے باوُجود جینے اور زندگی کے معمولات میں فرق نہ آنے کے مُعامَلات ''خواص'' کے ہیں انہیں روحانی غذائیں ملتی ہیں۔ ''عوام'' اِن طویل فاقوں کے مُتَحَمِّل نہیں ہوسکتے، اگر کوئی جذبات میں آکر فاقہ شروع کر بھی دے تو چند روز کے بعد حوصلہ ہار جائے اور پھر شاید آئندہ ہمت بھی نہ کر سکے۔ ایک ڈاکٹر کی تحقیق کے مطابق بغیر کچھ کھائے 18 دن اور اگر بَہُت طاقتور ہو تو زیادہ سے زیادہ 25 دن نیز بغیر پانی پیئے تین دن اور آکسیجن کے بغیر ایک مِنَٹ سے لیکر زیادہ سے زیادہ پانچ مِنَٹ تک انسان زندہ رہ سکتا ہے۔

عوام کتنا کھائے ؟

عام آدمی کیلئے اتنا بھی خوب ہے کہ وہ اگر زیادہ کھانے کا عادی ہے تو رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ حاصِل کرنے کیلئے ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے بتدریج کم کرتے کرتے ایک تہائی پیٹ بھر جائے اتنی خوراک پر کفایت کرنا سیکھ لے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بھوک کی بَرَکتیں بھی حاصِل ہوں گی، کمزوری بھی نہیں ہوگی اور حیرت انگیز طور پر صحت بھی بہتر ہو جائے گی نیز ڈاکٹروں کی بڑی بڑی فیسوں اور دواؤں کے خرچوں سے بھی تقریباً جان چھوٹ جائیگی۔ یقین نہ آتا ہو تو تجرِبہ کر کے دیکھ لیجئے۔

بری ڈٹ کے کھانے کی عادت مٹا دے
مجھے متّقی تُو بنا یا الٰہی عزوجل

بیمار دل کی دوائیں:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، **بیمار دل** کی پانچ دوائیں ہیں:(۱) نیکوں کی صُحبت (۲) تِلاوت قران (۳) کم کھانا (٤) تہجُّد کی پابندی (۵) رات کے آخِری حصہ میں گِریہ وزاری۔ (اَلْمُنَبِّهَات لِلْعَسْقَلَانی بابُ الخماسی ص ٦٠)

ایک ہزار سال جینے والا پرندہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس! بعض لوگ اتنا زیادہ کھا ڈالتے ہیں کہ پیٹ بھی اَلْاَمان اَلْاَمان پکار اُٹھتا ہے اور ہاتھوں ہاتھ سُستی آجاتی ہے، چلنا تو ایک طرف رہا اُٹھنا تک دشوار ہوجاتا ہے۔ یہاں شاید **گِدھ** کی مثال دی جاسکتی ہے کہ گدھ جب کسی **مُردار** کو کھانے کیلئے اُترتا ہے تو اُس کی ہیبت سے دوسرا کوئی پرندہ قریب بھی نہیں پھٹکتا مگر اتنا زیادہ کھالیتا ہے کہ اُس کیلئے اُڑنا مشکِل ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اگر اِس حالت میں اسے کوئی کمزور شخص (بلکہ بچّہ) بھی پکڑنا چاہے تو پکڑ سکتا ہے! دیکھا آپ نے! **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نہ لگانا یعنی بہت زیادہ کھا ڈالنا مُردار خور گدھ کی صفت ہے۔ **گِدھ ایک ہزار سال تک زندہ رَہ جاتا ھے**، بدبو سے بَہُت پسند ہے، خوشبو سے سخت نفرت کرتا ہے اگر خوشبو سونگھ لے تو مرجاتا ہے۔ حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے، گِدھ جب بولتا ہے تو کہتا ہے، ''اے آدمی! جتنا چاہے جی لے آخِر ایک دن موت آکر رہے گی۔'' (حیاۃُ الحیوان الکُبریٰ ج ۲ ص ٤٧٤)

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ جان جا کر ہی رہے گی یاد رکھ
قبر میں میّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

مچھر اُونٹ کو قتل کردیتاھے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لذّت کی حِرص باعِثِ ہلاکت ہوتی ہے، **مچھر** انسانی خون کا حریص ہوتا ہے، یہ خون کی رگ کی اُوپری جِلد پر جو کہ نسبتاً نرم ہوتی ہے بیٹھ کر اپنی خُرطوم (یعنی کھوکھلی سُونڈ) گاڑ کر خون چُوسنے میں مشغول ہوجاتا ہے، بعض اوقات اِتنا زیادہ پی لیتا ہے کہ اُڑنے سے معذور ہوجاتا ہے یا اُس کا پیٹ ہی پھٹ جاتا اور مَر جاتا ہے! **مچھر** میں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے یہ قوّت رکھی ہے کہ بسا اوقات **اُونٹ** کو قتل کردیتا ہے، بلکہ ہر چوپائے کو قتل کرنے کی صلاحیّت رکھتا ہے۔ **مچھر** کے ڈنک سے ہلاک شُدہ جانور کو جو بھی درندہ یا پرندہ کھالیتا ہے وہ بھی فوراً مرجاتا ہے۔ قدیم زمانے میں شاہانِ عراق کے یہاں **سزائے موت** کا انتہائی اذیّت ناک طریقہ تھا اور وہ یہ کہ مجرم کو بَرَہنہ باندھ کر **مچھر** کی نالیوں کے پاس ڈال دیتے اور وہ مچھروں کے بار بار ڈسنے کے باعث پچھاڑیں کھا کھا کر بالآخر دم توڑ دیتا۔ (نمرود کو بھی مچھر ہی نے ہلاک کیا تھا۔) (حیاۃُ الحیوانُ الکُبریٰ ج اول ص ۱۸٤)

مَوٹا مچھر:

حضرت سیِّدُنا رَبیع بن اَنَس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''مچھر جب تک بھوکا رہے زندہ رَہتا ہے اور جب کھا پی کر سیر ہوجائے تو **موٹا** ہوجاتا ہے اور جب موٹا ہوجاتا ہے تو مرجاتا ہے۔ یہی حال آدمی کا ہے کہ جب وہ دُنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے تو اُس کا دل مُردہ ہوجاتا ہے۔'' (تَنبِیْہُ الْمُغْتَرِیْن ص ٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مچھر تو **موٹا** ہوتے ہی موت کے گھاٹ اُتر جاتا اور خاک میں مِل جاتا ہے مگر آہ! انسان جب **جاندار** ہوجاتا ہے تو بعض اوقات طرح طرح کی آفتوں سے دنیا ہی میں دوچار ہوتا اور طرح طرح کے گناھوں میں پڑ کر **اللہ** ورسول **عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ وعلیہ والہٖ وسلّم کی ناراضگی کی صورت میں نَزع و **قبر** و حشر کی ہولناکیوں اور جہنّم کے دَردناک عذابوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔ چُنانچہ

جاندار بدن کی آفتیں:

حضرت سیِّدُنا یَحیٰی مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو **پیٹ بھر کر کھانے کا عادی** ہوجاتا ہے اُس کے بدن پر

گوشت بڑھ جاتا ہے اور جس کے بدن پر گوشت بڑھ جاتا ہے وہ **شَہوت** پرست ہوجاتا ہے اور جو شَہوت پرست ہوجاتا ہے اُس کے **گناہ** بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اُس کا **دل** سخت ہوجاتا ہے اور جس کا دل سخت ہوجاتا ہے وہ **دُنیا** کی آفتوں اور رنگینیوں میں غَرق ہوجاتا ہے۔ (اَلْمُنَبِّہات لِلْعَسقَلانی بابُ الخَماسی ۵۹)

کھانے کی حِرص سے تُو یا ربّ نَجات دیدے
اچّھا بنا دے مجھ کو اچھی صِفات دیدے

پیٹو پر گناہوں کی یلغار:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واللہ عَزَّوَجَلَّ تشویش سخت تشویش کی بات ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا گناہوں میں انسان کو غَرق کردیتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃُ الوالی ارشاد فرماتے ہیں، زیادہ کھانے سے اَعضاء میں فتنہ پیدا ہوتا اور فساد برپا کرنے اور بیہودہ کام کرگزرنے کی رغبت جنم لیتی ہے، کیونکہ جب انسان خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو اس کے جسم میں تکبُّر اور آنکھوں میں **بد نِگاہی** کی خواہش پیدا ہوتی ہے، کان بُری باتیں سننے کے مُشتاق رہتے ہیں۔ زَبان **فُحش گوئی** پر آمادہ ہوتی ہے، شَرمگاہ شَہوت رانی کا تقاضا کرتی ہے، پاؤں ناجائز مقامات کی طرف چل پڑنے کیلئے بے قرار ہوتے ہیں۔ اس کے بَرعکس اگر انسان بھوکا ہو تو تمام اَعضائے بَدَن پُر سکون رہیں گے۔ نہ تو کسی بُرائی کا لالچ کریں گے اور نہ بُرائی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ **حضرت** اُستاذ ابوجعفر **علیہ رحمۃُ اللہِ الاکبر** کا ارشادِ گرامی ہے، ''پیٹ اگر بھوکا ہو تو جسم کے باقی اَعضاء سَیر یعنی پُرسکون ہوتے ہیں، کسی شے کا مطالبہ نہیں کرتے۔ اور اگر پیٹ بھرا ہوا ہو تو دوسرے اَعضاء بھوکے رہ جانے کے باعِث مختلف بُرائیوں کیطرف رُجوع کرتے ہیں۔'' (مِنھاجُ العابِدین ص ۹۲)

ہلکے بدن کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم **علیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَالتَّسلیم** نے ارشاد فرمایا، ''**اللہ عَزَّوَجَلَّ** کو تم میں سب سے زیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خَفیف (یعنی ہلکے) بدن والا ہے۔''
(الجامِعُ الصَّغیر ص ۲۰ رقم الحدیث ۲۲۱)

زیادہ کھانے کی ایک آفت جسم کا وَزن بڑھ جانا اور تُوند نکل آنا بھی ہے اور آج ایک تعداد اِس مَرَض میں مُبتَلا ہے۔ وَزن کی مقدار اپنے اپنے قد کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ اَوسط قد (ساڑھے پانچ فٹ یعنی 66 انچ) والے مرد کا وزن 150 پاؤنڈ (68.kg.) اور اَوسط عورت (سوا پانچ فٹ یعنی 63 انچ) کا 130 پاؤنڈ (یعنی 59.kg) سے ہرگز بڑھنا نہیں چاہئے۔ اپنا قد ناپ کر دیئے ہوئے اندازے کے مطابق جو کوئی چاہے اپنے وزن کا حِساب لگاسکتا ہے۔

سیِّدُنا یُوسف علیہ السلام کا وزن:

جو جتنا دراز قد ہو اُس حساب سے اُس کا وَزن بھی زیادہ ہونا ضَروری ہے، پہلے کے دَور میں قد بہت بڑا ہوا کرتا تھا اِسی حساب سے وَزن بھی زیادہ ہوتا تھا، چُنانچِہ مُفَسِّرِ شہیر مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، عزیزِ مِصر نے بازارِ مِصر میں حضرتِ سیِّدُنا یُوسف **عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام** کو اِس طرح خریدا کہ آپ **علیہ السَّلام** کے وَزن کے برابر سونا، اُتنی ہی چاندی، اُتنا ہی تاری مُشک، اُتنے ہی موتی اور اُتنا ہی ریشمی کپڑا دیا۔ اُس وقت آپ **علیہ السَّلام** کا وزن چار سو رَطل (ایک رَطل آدھے سیر کے برابر ہوتا ہے اِس حساب سے) **پانچ مَن** تھا اور عمر شریف **بارہ برس** تھی (نورُ العرفان ص ۳۷۸) آپ **علیہ السَّلام** سُڈول اور انتہائی حَسین تھے اور آپ **علیہ السَّلام** اپنے وَزن کے مطابق یقیناً قد آور بھی تھے۔

یاد رہے! جو بے چارہ اِس مَرَض میں مُبتَلا ہو اُس پر ہنسنا، طنز کرنا یا بلا اجازتِ شَرعی کسی طرح بھی دل آزاری کا باعث بننا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ نیز یہ ضَروری بھی نہیں کہ صِرف کھانے پینے کی کثرت کے سبب پیٹ نکلا ہو۔ کئی ٹھونس کر کھانے والے بھی دُبلے پتلے ہوتے ہیں! بہر کیف بیٹھ کر دیر تک لکھنے پڑھنے یا دفتری کام کاج کرنے، پیدل چلنے کے بجائے صِرف اسکوٹر یا کار وغیرہ میں سفر کرنے، چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھ کر کھانے، میز کرسی پر پاؤں لٹکا کر کھانے، زیادہ گرم کھانے، بدن کا وَزن اکثر بائیں طرف ڈالنے مَثَلاً بیٹھے ہوئے یا کھانا کھاتے ہوئے بایاں ہاتھ زمین پر ٹیکنے، دیوار وغیرہ پر بائیں طرف سہارا لینے کی عادت وغیرہ سے بھی پیٹ اور وزن بڑھ سکتے ہیں۔ جو **پیٹ کا قفلِ مدینہ** نہیں لگاتا یعنی خوب پیٹ بھر کر کھاتا ہے، پزا (PIZZA) پراٹھا اور ہر طرح کی مُرَغّن (یعنی تیل گھی سے تر بتر) غذائیں ہڑپ کر

جاتا ہے، آئسکریم اور ٹھنڈے مشروبات بھی پیٹ میں اُنڈیلتا رہتا ہے اور اُس کا وزن بھی زیادہ اور پیٹ بھی نکلا ہوا ہے تو اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ میں نے خود ہی اپنا وزن بڑھا رکھا ہے۔ لوگ شاید ٹھنڈی بوتلوں کو بے ضرر سمجھتے ہوں گے حالانکہ 250 ملی لیٹر کی ایک **ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات چمچ چینی ہوتی ھے** ،اور آئسکریم تو اچھا خاصہ " **شوگر بم** " ہے وزن دار آدمی کو **ٹھنڈی بوتل** اور **آئسکریم** کی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہئے کہ یہ اس کے حق میں میٹھا زہر ہے! خصوصاً تین چیزیں بدن کا وزن بڑھاتی ہیں، (۱) مَیدہ (۲) چکناہٹ (۳) مٹھاس۔ ہماری تقریباً ہر غذا میں یہ تینوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک حد تک جسمِ انسانی کیلئے اِن کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جس کے خون میں شوگر بڑھ جائے وہ بھی مریض، اور جس کے خون میں شوگر ضرورت سے کم ہو جائے وہ بھی مریض ہوتا ہے۔ تو جو ڈٹ کر کھانے والا ہوگا اُس کے پیٹ میں اِن تینوں چیزوں کے اَجزاء ضرورت سے زیادہ مقدار میں جائیں گے اور ہوسکتا ہے یوں بدن کا وزن بھی بڑھتا چلا جائے اور اس وجہ سے کئی بیماریاں بھی دستک دیتی رہیں۔ بعض لوگوں کی قُدرتی طور پر ساخت اس طرح ہوتی ہے کہ وہ جتنا بھی کھائیں بدن نہیں بڑھتا، دُبلے پتلے ہی رہتے ہیں، اِس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ ان کو زیادہ کھانا نقصان نہیں کرتا۔ ان کو بھی زیادہ کھانے سے پیٹ کی خرابی اور دل کی بیماری وغیرہ کی شکایت ہوسکتی ہے۔ دل کے اَمراض کا تعلّق اگرچہ زیادہ کھانے سے ہے مگر **تفکرات** (TENSION) کے سبب بھی دل کا دورہ پڑسکتا اور انسان کا ہارٹ فیل ہوسکتا ہے۔ اگر **جوانی** ہی سے مَیدہ، چکناہٹ اور مٹھاس والی چیزوں کا استعمال کم کر دیا جائے تو زندہ بچ جانے کی صورت میں **بڑھاپے** میں سُہولت ہوسکتی ہے۔

جوانی کی تعریف:

لغات کی کتب کے مطابق بالغ سے لیکر 30 یا 40 برس تک آدمی **جوان** رہتا ہے، 30 یا 50 برس جوانی اور بڑھاپے کا درمیانی وقفہ یعنی **ادھیڑ** اور اس کے بعد **بُڑھاپا** جاتا ہے۔ بہتر تو یہی ہے کہ ایک دن کے بچّے کی غذا میں بھی احتیاط ہو نیز بالغ ہوتے ہی پرہیزی کی طرف توجّہ بڑھا دی جائے۔ اگر 30 برس کا ہو جانے کے باوُجود جو ہاتھ میں آیا وہ کھاتا رہا تو اُس کا نقصان خود ہی دیکھنا شروع کر دیگا۔ اب جُوں جُوں عُمر بڑھتی جائے گی بیماریاں جڑ پکڑنا شروع کر دینگی۔ اگر کوئی 50 سال کا ہو جائے پھر بھی ہر چیز کھائے تو وہ ایسا ہے گویا کہہ رہا ہے، " آبیل مجھے مار"۔ ایسوں کا شُوگر، کولیسٹرول وغیرہ سے بچنا بہُت مُشکل ہوتا ہے۔ 30 برس کی عُمر کے بعد عمُوماً خون میں اَمراض پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں لہٰذا ہر چھ ماہ بعد مختلف ٹیسٹ کرواتے رہنا مفید ہے، اور اگر کچھ مرض نکل آئے تو علاج کے ساتھ ساتھ ہر ڈیڑھ ماہ بعد اُس کا ٹیسٹ ہو جانا چاہئے۔ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا بہُت بڑی بھول ہے کہ کچھ نکلا تو ٹینشن ہوگا۔ یہ ذہن میں رکھئے کہ مرض کی طرف سے لاپرواہی برتنا مرض کا علاج نہیں۔ یہ لاپرواہی آگے چل کر سخت نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ باقی بے چارے کئی اِس عمر کے لوگوں کا آئے دن اچانک ہارٹ فیل ہو رہا ہے۔ لقوہ اور فالج کی شکایات بھی عام ہیں۔ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈالے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

پِزّا کے نقصانات:

پزّے اور تیل گھی والے دیگر بازاری کھانے (FAST FOOD) تیزی سے موٹاپا لاتے ہیں، یہ صحت کیلئے انتہائی مُضر ہیں، بازاری کھانوں میں عمُوماً گھٹیا اور کئی کئی روز کی باسی اشیاء بھی استعمال کر لی جاتی ہیں، بالخصوص موسمِ گرما میں پکی پکائی باسی اشیاء کو جلد **پھپھوندی** یعنی FUNGUS نامی جراثیم کی تہ لگ جاتی ہے۔ جس کے سبب فوڈ پوائزن کا شکار ہو کر بیمار یا موت سے ہمکنار ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ **عرب امارات** جہاں ہوٹلوں کے کھانوں کا معیار کافی بلند مانا جاتا ہے، وہیں کے انگلش اخبار "خلیج ٹائمز" کے 4 اگست 2004 کے شُمارہ میں ایک تنقیدی مضمون شائع ہوا جس میں مُتّحِدہ عرب امارات کے دارُالخلافہ **ابو ظہبی** کے ہوٹلوں کے فاسٹ فوڈ یعنی تیل گھی والے تیار کھانوں اور بالخصوص پزّہ PIZZA کی کافی مذمّت کی گئی تھی۔ اخباری بیان (کا خلاصہ ہے) ابوظہبی کے اکثر اسپتال اور دواخانوں میں ہفتے کے تین یا چار مریض ایسے آرہے ہیں جن کو پزّا وغیرہ کھانے کی وجہ سے فوڈ پوائزن ہوا ہوتا ہے! ان کے اَمراض میں **اُلٹیاں** ، **دست** ، **بدھضمی** ، **بُخار** ، **کمزوری** اور **بہُت زیادہ سُستی** وغیرہ شامل ہیں۔ ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے، پچھلے ہفتے میرے پاس تین مریض آئے تینوں نے پزّا کھایا تھا، ان میں سے ایک مریض دو دن تک داخل رہا۔ اِس مضمون میں اور بھی ڈاکٹروں کے بیانات شامل تھے، سبھی کی رائے کا خلاصہ یہی سامنے آیا کہ **بازاری غذائیں اور پزّا وغیرہ کھانا بیماری کو ہاتھوں ہاتھ گلے لگانا ھے۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پزّا، فاسٹ فوڈ اور مُرغّن غذائیں کھانے سے خون میں کولیسٹرول کی مقدار بڑھتی ہے، کولیسٹرول کے اثرات شَریانوں (یعنی خون کی چھوٹی چھوٹی رگوں) کو سخت اور تنگ بھی کرتے ہیں، جس سے براہِ راست دل کو نقصان پہنچنے کا ہر وقت اِمکان

رَہتا ہے۔ اگر مریض کو ساتھ میں شوگر بھی ہو اور وہ سگریٹ کا بھی عادی ہو تو **STROKE** یعنی چکرا کر گرنے یا ہارٹ اٹیک کا خطرہ مزید بڑھ جاتا ہے۔ جسمانی صحت کیلئے سادہ اور تازہ خوراک اور وزن کا تناسب صحیح رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اس سے موٹاپا اور غیر ضروری کولیسٹرول کو روکنے میں مدد ملتی ہے۔

ایک پزّا خور کی حکایت:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں دُبلا پتلا تھا، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں حاصل ہونے سے قبل ماڈرن دوستوں کی صُحبت تھی، ہمارے فرینڈ سرکل میں ''کھانے'' کے مقابلے ہوتے تھے اور میں اکثر سب سے زیادہ مقدار کے اندر کھانے میں کامیاب ہو جاتا تھا مگر بدن پھر بھی پتلا ہی تھا۔ آخر کار کسی نے **پِزّا** اور **پیپسی کولا** کی عادت ڈلوادی میں نے پہلی بار **پِزّا** کھایا اُس وَقت شاید میرا وزن **60** تا **62k.g.** تھا۔ ابتِداءً مہینے دو مہینے میں ایک بار کھاتا پھر چسکا بڑھا تو ہفتہ کے اندر ایک بار کبھی دو بار کھالیتا، ساتھ پیپسی (یا کوئی کولا ڈرنک یعنی کالا مشروب مَثَلاً کوکا کولا وغیرہ) اور مایونیز **MAYONNAISE** (ایک طرح کی مخصوص چکناہٹ) والے سَلاد کا لُطف اُٹھاتا، بَتَدرِیج میرا وزن بڑھنا شروع ہوا، میں خوش فَہمی میں پڑا کہ ''واہ! اپنی تو جان بن رہی ہے!'' مجھے کیا معلوم تھا کہ جان بننے کے بجائے برباد ہو رہی تھی، مجھے کیا خبر تھی کہ یہ بازاری **پزّا** خون کے اندر کولیسٹرول **CHOLESTEROL** گھول گھول کر میرے دل کو نقصان پہنچانے پر تُلا ہوا ہے! آہ! **60.k.g** سے بڑھتے بڑھتے میرا وزن **95k.g** ہو گیا! میں موٹا ہو گیا اور میرا پیٹ پھول کر ڈھول بن گیا، خون میں کولیسٹرول بڑھ گیا اور بعض اَمراض مُستَقِلاً گلے پڑ گئے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے **پیٹ کے قفلِ مدینہ** کے فضائل سُن کر میرا ذِہن بنا اور میں نے کم کھانا شروع کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تھوڑے ہی دنوں میں (تادمِ بیان) میرا **5k.g** وزن کم ہو گیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** میں اپنے اندر چُستی اور ہلکا پن محسوس کر رہا ہوں مجھے سفر بہت کرنے ہوتے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اب اس میں بھی کافی آسانی ہو گئی ہے۔ چونکہ پیٹ کا قفلِ مدینہ معدہ کو حیرت انگیز طور پر دُرُست کر کے قَبض وغیرہ کو جڑ سے اُکھاڑ ڈالتا ہے لہٰذا سب سے عظیم فائدہ یہ ہوا ہے کہ ہر وقت باوُضو رہنے والے ''مَدَنی انعام'' پر عمل ہونا شُروع ہو چکا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** گھر میں **جو شریف** کی روٹی پکانے کی بھی ترکیب بن گئی ہے۔ دعاء کیجئے کہ مجھے اِستِقامت مل جائے اور ہر مسلمان کو پیٹ کے قفلِ مدینہ کی معرفت نصیب ہو جائے۔ اب **پِزّا** وغیرہ کے بارے میں میرے یہ جذبات ہیں کہ ''کسی کو پزّا، پیپسی کولا اور کوکا کولا وغیرہ ڈرنکس کی عادت ڈلوانا دوستی کے پردے میں دشمنی ہے۔''

موٹاپے سے بچنے کی تدبیر:

رضائے ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کے لئے **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے کھانا کم کھانے کی عادت ڈالنے سے ضمناً وزن داریوں اور کئی بیماریوں سے حِفاظت ہو سکتی ہے۔ اَسپتال کے بستر پر جا کر ڈاکٹروں کے مشورہ پر پرہیز کرنے کے بجائے کیا ہی اچّھا ہوتا کہ طبیبوں کے طبیب، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے حبیب، حبیبِ لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے اس حکم کی روشنی میں ہم ابھی سے پرہیز شروع کر دیں۔ چُنانچِہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ صحت نِشان ہے، ''آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں، اگر ایسا نہ کر سکے تو تہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔''

(سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ٤٨، رقم الحدیث ٣٣٤٩)

پہلے خون ٹیسٹ کروالیجئے:

جن کا وزن زیادہ ہے اُن کی خدمت میں مشورۃً عرض ہے کہ کسی لیبارٹری میں جا کر **اَمراضِ قلب** سے مُتعلِّق خون کے چار ٹیسٹ جن کے مجموعہ کو ''لِپِڈ پُرو فائل'' (**LIPID PROFILE**) کہتے ہیں وہ کروائیے۔ اس میں **کولیسٹرول** کا ٹیسٹ بھی شامل ہے، **14** گھنٹے خالی پیٹ ہو تو کولیسٹرول کے ٹیسٹ کا نتیجہ زیادہ دُرُست آتا ہے۔ **شوگر** بھی ٹیسٹ کروالیجئے۔ زہے نصیب! رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے **روزہ** رکھ کر غروبِ آفتاب سے قبل یہ سارے ٹیسٹ کروالئے جائیں۔ پھر اپنے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اپنا وزن کم کرنے کی کوشش کیجئے۔ ہر صحت مند کو بھی ہر چھ ماہ کے بعد یہ ٹیسٹ کرواتے رہنا مُفید ہے تا کہ بیماری جڑ پکڑے اس سے قَبل ہی روک تھام کی ترکیب کی جا سکے۔

موٹاپے کا علاج:

وَزن کم کرنے کیلئے **سبزیاں** (آلو، وغیرہ بادی اشیاء کے علاوہ) بہترین نعمت ہیں۔ مگر صِرف پانی میں اُبلی ہوئی ہوں یا ایک فرد کیلئے صِرف چائے کی ایک **چمچ** ''زمّت'' یعنی **زیتون شریف** کا تیل ڈال کر پکائی گئی ہوں۔ مِرچ مَصالحہ اور ہلدی ڈالنے میں حَرَج نہیں۔ روزانہ ایک

گرام (یعنی چٹکی بھر) **ہلدی** سبھی کے پیٹ میں جانی چاہئے ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کینسر** سے حفاظت ہوگی۔ ہر وقت کے کھانے میں مذکورہ طریقے پر بنی ہوئی سبزی کی کم از کم ایک پوری رکابی کھا لیجئے۔ اگر روٹی اور چاول وغیرہ کھانا ضروری ہو تو صِرف آدھی چپاتی، پانی میں اُبلے ہوئے چاول صِرف آدھا کپ، چھوٹی سی ایک بوٹی، آم کھانا ضروری ہو تو دن بھر میں صِرف آدھا آم، چائے پینا چاہیں تو ''اسکمڈ مِلک'' کی پھیکی ہی پی لیجئے اگر نہ پی سکیں تو ڈاکٹر کے مشورہ سے چائے کے کپ میں **CANDEREL** کی ایک گولی ڈال لیا کریں۔ اگر شُوگر کا مرض نہ ہو تو چینی کی جگہ چائے میں شہد ڈال لیجئے۔ سلاد، ککڑی، کھیرا وغیرہ بھی بکثرت استعمال کیجئے۔ ہر طرح کے کھانے اور سالن وغیرہ میں زیتون شریف کا تیل بہترین رہے گا ورنہ کارن آئل **CORN OIL** وہ بھی کم سے کم مقدار میں استعمال کیجئے، کھانے سے قبل سالن کے پیالے کے اوپر سے چمچ کے ذریعے گھی یا تیل اس طرح سے نکال دیجئے کہ ایک قطرہ بھی نظر نہ آئے۔ ہاں بے اجازتِ شَرعی یہ تیل پھینک دینا **اسراف** و گناہ ہے دوبارہ پکانے میں استعمال فرما لیجئے۔ چاول، گائے اور بکرے کے گوشت، گھی، مکّھن، انڈہ کی زردی، کیک پیسٹریاں، کوکو چاکلیٹ اور ٹافیوں، نمکو والوں کی تلی ہوئی، چیزوں **CREAM** لگی ہوئی یا میٹھی غذاؤں، مٹھائیوں، آئسکریم، ٹھنڈے مشروبات، پکوڑے، کباب، سَمو سے وغیرہ ہر وہ چیز جس میں **مَیدہ** ، **چکناہٹ** یا **مٹھاس** شامل ہو ان سے بچئے۔ ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وزن میں کمی آئے گی۔ اور آپ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوش اَندام (**SMART**) ہو جائیں گے۔ ڈاکٹروں کے پاس کھانے کا ''چارٹ'' ملتا ہے اُن کے ذریعے بھی وزن کا تناسُب برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے وزن کم کرنا زیادہ مناسب ہے۔ حتی الامکان ایک ہی ڈاکٹر سے علاج کا سلسلہ رکھنا چاہئے۔ اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ وہ ڈاکٹر آپ کی جسمانی کیفیت سے واقف ہو جائے گا لہٰذا علاج بہتر طریقے پر ہو سکے گا۔ ورنہ ڈاکٹر بدلتے رہیں گے تو ہر نیا ڈاکٹر ''ایک اِکائی'' سے علاج شروع کریگا اور آپ ہر ایک کا تختۂ مشق بنتے رہیں گے۔

قبض کے چار علاج:

قُوتُ القُلُوب ج۲ص۳۶۵ پر نقل ہے کہ ''6 گھنٹے سے قبل اگر کھانا نکل جائے تب بھی **معدہ** بیمار اور اگر **24** گھنٹے سے زیادہ وقت تک خارج نہ ہو تب بھی سمجھ لیجئے کہ **معدہ** بیمار ہے۔ **جوڑوں کا دَرد** پیٹ کی ہوا روکنے کا نتیجہ ہے۔ جس طرح نہر کا چلتا پانی اگر روک دیا جائے تو نہر کے کناروں کو نقصان ہوتا اور کنارے ٹوٹ کر پانی بہنے لگتا ہے۔ اسی طرح **پیشاب** روکنے سے جسم کو نقصان ہوتا ہے۔'' اپنا ہاضمہ دُرست رکھئے، ورنہ موٹاپے کا علاج مشکل ہے، **سبزیوں** اور **پھلوں** کا استعمال کیجئے۔ اگر قبض رہتی ہو تو (۱) چار، پانچ عدد بیج سمیت **پکّے امرود** یا (۲) مناسب مقدار میں **پپیتا** کھا لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پیٹ** صاف ہو جائیگا۔ (۳) ہر چوتھے دن تین چار **چمچ** اسپغول کی بھوسی یا ایک چمچ کوئی سا بھی ہاضم چورن پانی کے ساتھ نگل لیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پیٹ کی صفائی** ہوتی رہے گی۔ روز روز اگر اسپغول یا ہاضم چورن استعمال کیا جائے تو اکثر بے اثر ہو جاتا ہے نیز (٤) اگر آپ کا **ڈاکٹر اجازت دے** تو ہر دو یا تین ماہ بعد پانچ دن تک صبح وشام ایک ایک ٹکیہ گرامیکس ٤٠٠ ملی گرام (**GRAMEX 400m.g Metronidazole**) استعمال کیجئے۔ اسے قبض، بدہضمی وغیرہ اَمراض اور پیٹ کی اصلاح کیلئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہترین دواء پائینگے۔ مگر جب بھی یہ ٹکیہ لینا شروع کریں تو مسلسل پانچ دن پورے کرنا ضروری ہے۔ خالی پیٹ میں بھی لے سکتے ہیں، بدہضمی کا سب سے بہترین علاج **پیٹ کا قفل مدینہ** ہے۔

بے وقت نیند چڑھنے کا علاج:

ایک گلاس پانی (نیم گرم ہو تو زیادہ بہتر) میں ایک **چمچ** شہد ملا کر نہار مُنہ (یعنی کچھ کھانے سے قبل) اور روزہ ہو تو افطار کے وقت بِلا ناغہ مستقل استعمال کیجئے موٹاپا اور بہت سی بیماریوں بالخصوص پیٹ کے اَمراض سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حفاظت ہوگی، بہتر یہ ہے کہ اس میں ایک ورنہ آدھا لیموں بھی نچوڑ لیا کریں تو ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فوائد زائد ہو جائیں گے۔ اگر مُطالَعۃ (مُطا۔لَ۔عَہ) کرتے کرتے یا اجتماع وغیرہ میں بیٹھے بیٹھے بے وقت نیند چڑھتی ہو گی تو ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی نجات ملیگی۔

موٹاپے کا سب سے بہترین علاج:

سب سے بہترین علاج **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تجویز فرمودہ ہے، ''بھوک کے تین حصّے کرلئے جائیں ایک حصّہ غذا ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ ہوا۔'' اگر کھانے میں **یہ طریقہ** اپنا لیا جائے تو ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہ بھی بدن موٹا ہوگا نہ کبھی گیس، بادی، پیٹ میں گڑبڑ، قبض وغیرہ کا عارِضہ۔ مگر ہائے لذّت خورنفس کی حیلہ بازیاں۔

آئینِ نَو سے ڈرنا طرزِ کُہَن پہ اَڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

زیادہ کھانے سے ہونے والے امراض:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگانے کے بجائے زیادہ کھانے سے پیٹ خراب ہوتا ہے، اکثر قبض بھی ہو جاتی ہے اور مَقُولہ ہے، **اَلْقَبْضُ اُمُّ الْاَمْرَاض** یعنی ''قبض بیماریوں کی ماں ہے۔'' بقولِ اَطِبّاء (اَ۔طِب۔با) **80** فیصد اَمراض پیٹ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں، ان میں سے امراض کی **12** قسمیں یہ ہیں، (۱) دِماغی اَمراض (۲) آنکھوں کی بیماریاں (۳) زبان اور گلے کی بیماریاں (٤) سینے اور پھیپھڑے کے امراض (۵) فالج اور لَقوہ (۶) جسم کے نچلے حصّے کا سُن ہو جانا (۷) شُوگر (۸) ہائی بلڈ پریشر (9) دِماغی شِریان (یعنی مغز کی نَس) پھٹ جانا۔ (۱۰) نفسیاتی اَمراض (یعنی پاگل ہو جانا وغیرہ) (۱۱) جگر اور پِتّے کے اَمراض اور (۱۲) ڈِپریشن۔

تندُرُست رہنے کا نسخہ:

حضرت سیِّدُنا ابنِ سالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اگر کوئی شخص گندم کی سوکھی روٹی اَدب کے مطابق کھالے اُس کو موت کے سوا کوئی بیماری نہیں آسکتی یعنی وہ کبھی بیمار نہ ہو۔ پوچھا گیا، اَدب کیا؟ فرمایا، **بھوک لگنے پر کھائے اور سَیر ہونے سے پہلے ہاتھ اُٹھا لے۔** (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۹۵)

ناسمجھ بیمار کو اَمرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سو دواء کی اِک دوا پرہیز ہے

بھوک کی پہچان:

سنّت یہی ہے کہ جب تک بھوک نہ لگے اُس وَقت تک نہ کھایا جائے۔ صِرف کھانے کی خواہش پر کھا ڈالنا یا بھوک نہ ہونے کے باوُجُود لگے بندھے وَقت پر لازِماً کھانا مُفید نہیں، بھوک کی تعریف بیان کرتے ہوئے **حُجَّۃُ الْاِسلام** امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں، ''**بھوک** کی علامت یہ ہے، خالی روٹی ہاتھ میں آجائے تو بغیر سالن کے رَغبت کے ساتھ کھانے لگ پڑے، الغرض جو بھی روٹی ہاتھ میں لگے شوق سے کھالے اور اگر نفس صِرف روٹی ہی طلب کرے یا روٹی کے ساتھ سالن کی حاجت ہو تو سمجھیں کہ ابھی خوب چمک کر **بھوک** نہیں لگی۔''

(اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۹۷)

بھوک سے زیادہ کھانا:

بھوک سے زیادہ کھانا **حرام** ہے۔ زیادہ کا مطلب یہ ہے کہ اتنا کھالیا کہ **پیٹ خراب** ہونے کا گمان ہے مَثَلاً دَست آئینگے اور طبیعت بدمزہ ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۳۰)

ہر ایک کی خوراک یکساں نہیں ہوتی:

کسی کو زیادہ کھاتا دیکھ کر حقیر جاننا یا بدگمانی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اوّل تو پیٹ بھر کر کھانا گناہ نہیں اور دوسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کی خوراک ہی زیادہ ہو۔ جی ہاں جس طرح ہر ایک کی نیند یکساں نہیں ہوتی، یعنی کوئی تو دو گھنٹے آرام کر لے تو دن بھر چُست اور اگر کوئی دس گھنٹے پڑا سوتا رہے تب بھی سُست کا سُست ہی رہتا ہے۔ اِسی طرح خوراک میں بھی ہے یعنی کسی کا صِرف ایک روٹی میں پیٹ بھر جاتا ہے اور کوئی کوئی تو چار یا پانچ روٹیاں کھا جائے تب بھی سیر نہیں ہوتا! تو اب پانچ روٹیوں والا اگر تین روٹیاں کھائے تو یقیناً اِس نے بھوک سے کم کھایا اور ایک روٹی والے کے مقابلے میں قربانی دینے میں بڑھ گیا۔ بَہر حال دوسروں کی ٹوہ میں پڑنے کے بجائے اپنے اعمال کی جانچ پڑتال کرنے ہی میں دنیا و آخرت کا بھلا ہے۔ کہ جب کسی کی طرف ایک اُنگلی سے اشارہ کرتے ہیں تو تین اُنگلیوں کا رُخ خود بخود اپنی طرف ہو جاتا ہے گویا اس میں اشارہ ہے کہ دوسرے پر تنقید کرنے کے بجائے اپنے آپ کو دیکھ!

حرص کھانے کی دور کر یاربّ! قلب کو نور نور کر یاربّ!
بد گمانی کی خُو نکل جائے دُور دل سے غُرور کر یا ربّ!

زیادہ کھانے والے کادل کھاناحرام ہے:

بسیار خور یعنی زیادہ کھانے والے مُعَیَّن شخص پر بلا اجازتِ شَرعی ملامت کر کے اُس کادِل دُکھانا کبیرہ گناہ، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، بعض اوقات زیادہ کھانے میں مجبوری بھی ہوتی ہے مَثَلاً **جوعُ البَقَر** (یعنی گائے جیسی بھوک) نامی بیماری میں مریض کواتنی سخت بھوک لگتی ہے کہ کتنا ہی کھالے مگر بھوک کا اِحساس جاتا ہی نہیں! نَفس نہیں چاہتا پھر بھی بار بار کھانا پڑتا ہے اسی طرح مِعدے میں **اَلسَر** ہو تو خالی پیٹ میں تکلیف بڑھتی ہے لہٰذا کچھ نہ کچھ کھاتے رہنا پڑتا ہے۔ بہر حال اگر کوئی زیادہ کھاتا ہو اُس کے بارے میں بھی اچھّا گمان کرنا ضروری ہے کہ کم کھانا مستحب ہے جبکہ مسلمان پر بدگمانی حرام۔

ڈٹ کر پانی پینا:

سخت گرمی کا موسِم ہو، روزہ ہو، شدّت کی پیاس لگی ہو اور افطار کے وقت ٹھنڈا پانی اور میٹھا شربت موجود ہو ایسے موقع پر محض رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے شربت کو ترک کر کے پانی بھی اتنا کم پینا کہ پیاس نہ بُجھے یہ افضل عمل اور اہلِ تقویٰ کا طریقہ ہے۔ اور اگر کوئی اتنا پانی و شربت پئے کہ پیاس بجھ جائے تو اِس میں کسی قسم کا گناہ نہیں۔ گُردے کی پتھری وغیرہ کے علاج کیلئے مجبوراً پانی بکثرت پینا پڑتا ہے۔ اور یوں بھی سیرابی (یعنی اِتنا پانی پی لینا کہ پیاس بجھ جائے) کے بعد جبراً مزید پینا نفس پر شاق ہوتا ہے۔ **آبِ زم زم** کی تو بات ہی کچھ اور ہے۔" اس کو بہ نیّتِ عبادت دیکھنے سے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے، اس کو پی کر جو بھی دعا مانگی جائے وہ قُبول ہوتی ہے۔"

(المسلك المُتقسِّط المعروف مناسك الملاّ علي قاري ص ٤٩٥)

حُصولِ ثواب کی نیّت سے اِس کو پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔ **مُحسنِ اہلسنّت، صَدرُالشَّرِیعَہ، بَدرُ الطَّرِیقہ** حضرتِ علّامہ مَولانا مُفتی محمد امجد علی اَعظمی **رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ** فرماتے ہیں، وہاں جب پیو پیٹ بھر کر پیو۔ حدیث پاک میں ہے، ہم میں اور مُنافِقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کوکھ (یعنی پیٹ) بھر کر نہیں پیتے۔

(بهارِ شريعت حصّه ٦ ص ٤٧، المستدرك للحاكم ج ١ ص ٦٤٦ رقم الحديث ١٧٣٨)

یہ زم زم اُس لئے ہے جس لئے اس کو پئے کوئی
اِسی زم زم میں جنّت ہے اِسی زم زم میں کوثر ہے

پیدل چلنے:

فزیو تھراپسٹ سے مشورہ کر کے اپنی عمر کے حساب سے روزانہ ہلکی پُھلکی ورزش کرتے رہنا چاہئے۔ نیز رات کھانے کے بعد بقولِ اَطِبّاء کم از کم ڈیڑھ سو قدم پیدل چلنا چاہئے۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ چلتے چلتے کم از کم چالیس بار یہ دُرُود شریف: **صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد** پڑھنے کا معمول بنالیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 150 سے زائد قدم چلنا ہو جائے گا۔ ہر ایک کو روزانہ ایک گھنٹہ پیدل چلنا چاہئے۔ جس کی بالکل عادت نہیں ہے وہ ابتِداءً صِرف 12 مِنَٹ چلے یا چلتے چلتے **صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد** 313 بار پڑھے اور آخِر میں ایک بار **وعلیٰ اٰلِہٖ وَ اَصحٰبِہٖ وَ بارِك وسلِّم** کہہ لے، ذرا اطمینان سے پڑھنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک کلو میٹر ہو جائیگا۔ یوں بتدریج بڑھاتے بڑھاتے تیس دن کے اندر اندر روزانہ 5 کلو میٹر تک چلنے کی ترکیب بنالے۔ اسلامی بہنیں گھر کی چار دیواری میں ٹہلیں، اپنے اَوراد بیٹھ کر پڑھنے کے بجائے چلتے پھرتے پڑھنے کی عادت بنائیں۔ میری درخواست قبول کرتے ہوئے پیدل چل لیجئے ورنہ خدانخواستہ ڈاکٹر کے کہنے پر کہیں ندامت و ٹینشن کا بوجھ اٹھائے "دوڑنا" نہ پڑے!

طاقت سے زِیادہ بوجھ:

پارہ تیسرا، **سورۃُ البقرہ** کی آخری آیتِ کریمہ میں خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے،

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اُس کی طاقت بھر۔

(پ ٣ البقرة ٢٨٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! اُس حَریص بندہ پر جو لذّتِ نَفس کیلئے ایک تو کھانا خوب ڈٹ کر کھاتا ہے اوپر سے فَقَط برائے لذّات دن رات کے مختلف اوقات میں بھی کچھ نہ کچھ کھا کر اپنے **معدہ** پر اُس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالتا چلا جاتا ہے۔ ظاہر ہے جو شخص ایک مَن اٹھا سکتا ہو اُس پر ڈھائی مَن کا وزن لاد دیا جائے تو لڑکھڑا کر گر پڑیگا۔ اسی طرح **معدہ** کے کام کرنے کی بھی ایک حد ہے تو اگر اچھی طرح چبائے بغیر یا ضرورت سے زیادہ غذائیں اس میں ڈالی جائیں گی تو بے چارہ آخر کس کس چیز کو کس طرح ہَضم کرسکے گا؟ نتیجۃً نظامِ اِنہضام دَرہَم بَرہَم ہوجائیگا، **معدہ** بیمار پڑ جائیگا اور پھر سارے جسم کو اَمراض فَراہم (SUPPLY) کرنے لگے گا۔ جیسا کہ طبیبوں کے طبیب، محبوبِ ربِّ مُجیب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے، مِعدہ بدن میں حَوض کی مانِند ہے اور (بدن کی) نالیاں (یعنی رَگیں) مِعدہ کی طرف آنے والی ہیں اگر مِعدہ صحت مند ہو تو رَگیں (مِعدہ میں سے) صحت لیکر پلٹتی ہیں اور اگر مِعدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لیکر واپس جاتی ہیں۔ (شُعَبُ الایمان ج ۵ ص ۶۶ رقم الحدیث ۵۷۹۶)

مَرضِ عِصیاں کی ترقّی سے ہُوا ہوں جاں بَلَب

مجھ کو اچّھا کیجئے حالت بُری اچّھی نہیں

میں کھانا بَہُت کم کھاتا ہوں:

بعض ایسے اسلامی بھائی جو کہ یا تو وَزن دار ہوتے ہیں یا پیٹ کی بیماریوں کا شکار، وہ کہتے سنائی دیتے ہیں، ''میں کھانا بَہُت کم کھاتا ہوں۔'' ان میں بعض تو سخت دِلی کی وجہ سے جھوٹ بولنے میں بے باک ہوتے ہیں اور بعض افراد غلط فہمی کی وجہ سے ایسا کہہ دیتے ہیں۔ مگر ان کے دن بھر کے غذائی معمولات پر نظر ڈالیں تو پتا چلتا ہے کہ یہ جس کو ''کم کھانا'' کہہ رہے ہیں اُس میں ناشتہ میں انڈہ پراٹھہ، مَسکہ بن ملائی، حلوہ، چھولے پوری پھر دن بھر کی اِضافی غذا دو ایک ٹھنڈی بوتلیں ایک آدھ آئس کریم، تین چار بار چائے بسکٹ، برگر، آلو چھولے، کیک پیس، تھوڑی سی مٹھائی وغیرہ بھی شامل ہے اور یوں معدہ کی تباہی، وَزنداری یا بیماری کا راز فاش ہوجاتا ہے! اگر کسی کا واقعی تھوڑا سا کھانے میں پیٹ بھر جاتا ہے اُس کو بھی چاہئے کہ مزید کم کرے یہاں تک کہ بھوک باقی رہے۔ گویا چیونٹی اپنے ''کن'' میں سے کم کرے اور ہاتھی اپنے ''مَن'' میں سے۔

خدا ہم کو سچ بولنے کی دے توفیق

تو مُنہ سوچ کر کھولنے کی دے توفیق

کم خوری کی احتیاطیں

(۱) **والد** یا والِدہ حُکم دے کہ پیٹ بھر کے کھالو تو اُن کی اطاعت کرے۔

(۲) **اگر** مُلازَمت کرتے ہیں اور کم کھانے سے کمزوری آتی اور کام میں کوتاہی ہوتی ہے تو کم کھانے کیلئے سیٹھ کی اجازت ضَروری ہے۔

(۳) **اسی** طرح اسلامی تعلیم و تَعلُّم میں رُکاوٹ ہوتی ہے تو حسبِ ضَرورت کھالیجئے۔

(۴) **آپ** کا مہمان ساتھ کھا رہا ہو اور امکان ہے کہ آپ کے کم کھانے کے باعِث وہ بھی شرمندہ ہو کر ہاتھ روک لے گا تو اُس کا ساتھ دیجئے۔

(۵) اگر میزبان اِصرار کرے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو بھوک باقی ہونے کی صورت میں تھوڑا مزید کھالیجئے کہ مسلمان کا دل خوش کرنا ثواب ہے۔ **اللہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مسرّت نشان ہے، جو شخص مسلمان کے گھر والوں میں خوشی داخل کرے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنّت کے علاوہ کسی شئے کو پسند نہیں کرتا۔ (طبرانی صغیر ج ۲ ص ۵۱)

کم کھانا افضل مگر جھوٹ بولنا حرام:

دعوت میں جب **میزبان** کہے، اور لیجئے! تو اگر آپ فارغ ہو چکے ہیں اور بھوک باقی ہونے کے باوُجود مزید کھانا نہیں چاہتے تو بَہُت سنبھل کر جواب دیجئے، مَثَلاً کہئے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے، **جَزاکَ اللّٰہُ خیراً**۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** میں اپنے حساب سے کھا چکا وغیرہ۔ ہرگز ہرگز جھوٹے فقرے مت کہئے۔ کم کھانے کے باوُجود بولے جانے والے جھوٹے جُملوں کی مِثالیں یہ ہیں: **میں** نے پیٹ بھر کر کھالیا ہے، **میرا** پیٹ فُل ہوگیا ہے، نہیں **نہیں** اب پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں، **سچ** کہتا ہوں بالکل بھوک باقی نہیں وغیرہ وغیرہ۔ **یاد رکھئے! جھوٹ بولنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے**۔ راہِ تقویٰ پر بَہُت سنبھل کر چلنا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ بھوک سے کم کھانے کا مُستَحَب و افضل کام کرنے جائیں اور نَفس اُٹھا کر ریاکاری، جھوٹ، تکبُّر، ماں باپ کی نافرمانی اور مسلمان کی تحقیر و بدگمانی وغیرہ وغیرہ حرام کاموں میں ڈال کر جہنّم کا حقدار بنادے۔ کیوں کہ **نفس** کا کام ہی بُرائیوں پر اُبھارنا ہے۔ چُنانچہ قراٰنِ پاک میں ارشاد

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ (پ۱۳یوسف آیت ۵۳)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔

نفس کی چال سے بچا یا ربّ
اس کے بَجنجال سے بچا یا ربّ

نفس کو مارنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ جو نفس کو مارنے اور اُس کو بُری خواہشات سے روکنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اُس کیلئے جنّت کی بشارت ہے چُنانچِہ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ جنّت نشان ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ۙ (پ ۳۰ النّٰزعٰت آیت ۴۰،۴۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حُضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنّت ہی ٹھکانہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نفس کسے کہتے ہیں؟

اگر رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگا کر بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے کا آپ کا ذہن بن گیا ہے تو یہ دھیان میں رکھئے کہ نفس کے ساتھ سخت مقابلہ رہے گا۔ نفس آسانی سے قابو میں آنے والا نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا بایزید علیہ رحمۃ المجید فرماتے ہیں: "**نفس** ایک ایسی صِفَت ہے جس کی باطل کے سوا تسکین ہوتی ہی نہیں۔" (یعنی نفس بُرائیوں ہی سے خوش رہتا ہے) حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، **نفس کی مخالفت افضل ترین عمل ہے**۔

(کشفُ المَحجوب ص ۳۹۵،۳۹۶)

اللہ ، اللہ کے نبی سے فریاد ہے نفس کی بدی سے
ایماں پہ بہتر موت اونفس تیری ناپاک زندگی سے

دل کے لئے سال بھر کی عبادت سے بہتر

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، "نفس کی خواہشوں میں سے کسی ایک خواہش کو تَرک کر دینا دل کے لئے ایک سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کے قِیام سے بھی زیادہ فائدہ مند ہے۔" (جذب القلوب ج ۲ ص ۳۳۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

لُومڑی کا بچہ:

بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کا بعض اوقات نفس کو مثالی صورت میں دیکھنا ثابت ہے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا محمد علیان نَسَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ابتِدائے حال میں جب **نفس** کی ہلاکت خیزیوں کے بارے میں معلومات ہوئیں تو مجھے اِس سے سخت دشمنی ہو گئی۔ ایک دن **لُومڑی کے بچے** کی طرح کا کوئی جانور یکایک میرے حَلْق سے نکل پڑا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اُس کی پہچان کروا دی اور میں سمجھ گیا کہ یہ میرا **نفس** ہے میں فوراً اُس پر پل پڑا اور اپنے پاؤں سے اُسے کچلنے اور رَوندنے لگا مگر یا لَلْعَجَب! میں جُوں جُوں اُس پر ضَرب لگاتا وہ قد آور ہوتا چلا جاتا! میں نے کہا، اے **نفس**! ہر چیز تکلیف اور زخموں سے ہلاک ہوتی ہے مگر تو ہے کہ اُلٹا بڑھتا چلا جا رہا ہے! اُس نے جواب دیا، **میرا** مُعامَلہ ہی اُلٹا ہے، جن چیزوں سے اَوروں کو تکلیف ہوتی ہے مجھے اُن سے راحت ملتی ہے اور جن چیزوں سے دوسروں کو راحت ہوتی ہے مجھے اُن سے تکلیف پہنچتی ہے! (کشف المحجوب مترجم، باب مجاهداتِ نفس ، ص ۴۰۷)

نہنگ و اَژدہا مارا اگر چہ شیرِ نَر مارا
بڑے مُوذی کو مارا نفسِ امّارہ کو گر مارا

کھانے کیلئے جینا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **نفس** کو مارنا بَہُت ہی مشکِل اَمر ہے۔ بس کسی طرح اِس کوقابو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اوراِس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ **نفس** جو کہے اُس کا اُلٹ کیا جائے۔ مَثَلًا وہ اچھے اچھے کھانوں، **چٹپٹے چٹخاروں** کا مشورہ دے یاڈٹ کرکھانے کی ترغیب دلائے اُس وقت اِس کی نہ مانے، بِصرف حسبِ ضَرورت ہی کھائے۔ حُضُوردا تا صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بھوک، صِدّیقین کی غذا اور مریدوں کی راہ سلوک ہے۔ ''پہلے لوگ زندہ رہنے کے لئے کھاتے تھے مگر تم کھانے کیلئے زندہ ہو۔''

(کشف المحجوب مترجم ص ٦٠٥)

مریض خود طبیب بن گیا:

منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا شیخ خواجہ محبوبِ الٰہی نظام الدّین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سخت بیمار ہوگئے۔ مُریدین نے عرض کیا، حُضُور یہاں ایک پنڈت ''جھاڑ پھونک'' کرتا ہے اوراس کا علاج بہُت چلتا ہے اگر حُکم ہو تو اس کے پاس لے چلیں۔ فرمایا، میں علاج کیلئے کافر کے پاس نہیں جاؤں گا۔ مرض نے مزید شِدّت اختیار کی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے ہوش ہوگئے۔ مُریدین اٹھا کر اُسی ''پنڈت'' کے پاس لے گئے اُس نے پھونک ماری تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آگیا اور صِحّت یاب ہوگئے۔ آپ نے اپنے آپ کو صحت مند پایا، پنڈت کو دیکھ کر اِستفسار فرمایا، تمہیں عِلاج میں یہ مَلَکہ (م۔ لَ۔ کَہ) کیسے حاصل ہوا؟ کہا، میرے گرو (یعنی اُستاد) نے مجھ سے بچپن (یعنی عہد) لیا ہے **کہ نفس جو کچھ کہے اُس کا اُلٹ کرنا**۔ لہٰذا جب ٹھنڈا پانی پینے کو خواہش ہوتی ہے تو **گرم** پیتا ہوں، **چاول** کھانے کو جی چاہتا ہے تو **روٹی** کھا یتا ہوں اس طرح **نفس** کے کہنے کا **اُلٹا** کرتے رہنے سے مجھ میں یہ **قُوّت** پیدا ہوچکی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، یہ بتاؤ تمہارا **نفس** مسلمان ہونے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ کہا، منع کرتا ہے، فرمایا، یہ مسلمان ہونے سے منع کرتا ہے تو تمہارے اُصول کے مطابق تمہیں اس کے کہنے کا اُلٹ کرتے ہوئے **مُسلمان** ہوجانا چاہئے۔ یہ بات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ اس دِلنشین انداز میں ارشاد فرمائی کہ تاثیر کا تیر بن کر اُس کے دل میں پیوَست ہوگئی اور وہ بے ساختہ پکار اُٹھا، میں اپنے **کُفر** سے توبہ کرکے **مُسلمان** ہوتا ہوں اور پڑھا، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔

سبحٰن اللہ! اُس نے حضرتِ خواجہ نظام الدّین رحمۃ اللہ المبین کے ظاہر کا علاج کیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا اِحسان چُکاتے ہوئے اُس کے **باطن** کا علاج کردیا، اُس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **جسم** کا عِلاج کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی **روح** کا علاج کردیا، اُس نے **ظاہِری** مرض دُور کیا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے باطنی یعنی **کُفر** کے مرض کو دور کردیا!

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

مسوڑھوں کا کینسر:

چائے پان کے عادی غِذا کے ساتھ ساتھ چائے اور پان میں بھی کمی کا ذہن بنائیں یہ نہ ہو کہ آپ غِذا میں کمی کرنے جائیں اور نفسِ مکّار آپ کو بھوک مِٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی کثرت کی آفت میں پھنسا دے۔ چائے گُردوں کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے۔ پان، گُٹکا، مَین پوری اور خوشبودار سونف سُپاری وغیرہ کی عادت نکالدینے میں ہی عافیّت ہے۔ جو لوگ ان کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان کو **مَسوڑھوں، مُنہ اور گلے کے کینسر کا اندیشہ رَہتا ھے**۔ زیادہ پان کھانے والوں کا مُنہ اندر سے لال ہوجاتا ہے، اگر مسوڑھوں میں خون یا پیپ ہوگیا تو ان کو نظر نہیں آئے گا اور پیٹ میں جاتا رہے گا۔ شاید ان کو معلوم بھی اُس وقت ہوگا جب خُدانخواستہ کسی **خطرناک بیماری** نے جڑ پکڑلی ہوگی!

نقلی کتّھے کی تباہ کاریاں:

پاکستان میں غالِباً **کتّھے** کی پیداوار نہیں ہوتی لہٰذا دولت کے حَریص اَفراد جنھیں دنیا وآخرت کے **برباد** ہونے کی کوئی فِکر نہیں ہوتی وہ **مٹّی** میں چمڑا رنگنے کا **رنگ** ملاکر ''**کتّھا** بنا بنا'' کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے **پان خور** طرح طرح کے اَمراض کا شکار ہوکر تباہ و برباد ہوتے رہتے ہیں۔

کھانے کامزہ صرف حلق تک ہوتاہے :

جَو کی سُوکھی روٹی ہو یا گھی سے تربتر پراٹھہ ، پیٹ میں جانے کے بعد دونوں ایک ہوجاتے ہیں یُوں ۔ ہی نوالہ **حلق** سے **نیچے** اُترا اُس کا ذائِقہ ختم ۔ جو ہاتھ میں آیا وہ پیٹ میں ڈالتے چلے جانے اور ڈٹ کر کھانے میں زَبان کا مزا تو صِرف چند لمحوں کیلئے ہی ہوتا ہے مگر اس کے دینی و دُنیوی نقصانات دیرپا ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ٹھنڈے دل سے غور کرے تو اُس پر آشکار (آش ۔کار) ہوجائے گا کہ **دو منٹ** کی لذّت کی خاطر آخِرت کا طویل حساب سر لینا نیز برسوں تک چلنے والی بلکہ **قبر** تک پیچھا کرنے والی بیماریوں کو گلے لگالینا ہرگز دانشمندی نہیں لھذا '' پیٹ کا قفلِ مدینہ'' لگاتے ہوئے کم کھانے ہی میں عافِیَّت ہے ۔حضرتِ سیِّدُ نا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،'' **گھڑی** بھر کیلئے خواہش کی پَیروی طویل غم کا باعِث ہوتی ہے۔''

یا وہ گوئی ، ڈٹ کے کھانا خوب سونا چھوٹ جائے
دُنیوی لذّات سے دل کاش میرا ٹوٹ جائے

لذیذ لُقمے کی عجیب حقیقت:

غور کیجئے اُمنہ میں پانی لانے والا،خوشبو سے معطّر، گھی میں تر بتر،لذیذ ترین چٹپٹا **نوالہ** بڑے شوق سے اگر کوئی مُنہ میں ڈالے اور چپڑ چپڑ کر کے چبا کر یُوں ہی حَلق سے نیچے اتارے کہ اُچھالا آئے اور قے باہر نکل پڑے تو اب اُس کی طرف دیکھنے کو بھی اُس کا جی نہیں چاہے گا۔ یہ ہے اُس **لقمۂ تر کی حقیقت**۔مزید اس لذیذ کھانے کی حیثیت کو اس حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔

دل جلانے والی حکایت:

ایک مَحلّے میں **بیتُ الخَلاء** کی صفائی کی جارہی تھی ،اورفُضلہ (یعنی پاخانہ) بکھرا ہوا تھا،لوگ ناک پر رومال رکھے وہاں سے تیزی کے ساتھ گزر رہے تھے کہ فُضلے نے (بزبانِ حال) پکار کر کہا، **اے بھاگنے والو** ! ذرا ٹھہرو! مجھے پہچانو میں کون ہوں! میں وُہی ہوں جسے تم نے خوب مشقّت سے کمایا، بڑی محنت سے پکایا اور مزے لے لیکر کھایا ،اور اپنے مِعدہ میں چُھپایا۔ افسوس! تمھاری تھوڑی دیر کی صُحبت نے میرا یہ حال بنایا! مجھ سے کیوں بھاگتے ہو! میں تو تمہاری لذیذ **بریانی** ہوں۔۔۔۔ میں تو تمہارا گھی سے تربتر **پراٹھہ** ہوں،۔۔۔۔ میں تو تمھارا چٹپٹا **قورمہ** ہوں۔

ع دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو

اپنی اوقات یاد دلانے والے تازیانے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عبرت ہی عبرت ہے کھانا جتنا **اچھا** ہوتا ہے اُس کا **انجام** اُتنا ہی بُرا ہوتا ہے۔انسان جتنا زیادہ لذیذ اور چکنا پکوان کھاتا ہے اُس کا بَراز بھی اُتنا ہی زیادہ گندا اور بدبودار ہوتا ہے۔ جبکہ گھاس چارہ کھانے والے جانوروں کا گوبر انسان کے براز کے مقابلہ میں نہایت ہی کم گندا ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے ان باتوں کو پڑھ یا سُن کر کسی کا جی متلانے لگے اور نَفس غصہ دلانے لگے تو ایسوں کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ آپ کا خفا ہونا بیکار ہے، آپ کی یہ خفگی بھی سراسر عبرت ہے، **غور کیجئے** کہ ہم جیسا گنہگار انسان خوب اکڑتا اور اینٹھتا ہے اور اتنا نہیں سوچتا کہ میری اوقات ہی کیا! میں تو وہ نا کارہ ہوں کہ بہترین غِذائیں بھی میرے ساتھ تھوڑی سی دیر رہنے کے بعد اس قَدَر تباہ و مَسخ ہوجاتی ہیں کہ اب ان کا تذکرہ سننا خود مجھے گوارا نہیں! حضرتِ سیِّدُ نا طاؤس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی کو اکڑ کر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا، یہ اُس کی چال نہیں جس کے پیٹ میں گندگی بھری ہو! حضرتِ سیِّدُ نا مُطَرِّف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حَجّاج بن یوسف کے لشکر کے سِپہ سالار مُہلّب کو رَیشمی لباس پہنے اکڑتے ہوئے چلتے دیکھا تو ٹوکا۔ وہ کہنے لگا، مجھے جانتے نہیں میں کون ہوں! فرمایا،'' میں تجھے اچھی طرح جانتا ہوں کہ شروع میں تو ایک گندہ قَطرہ تھا اور آخِر میں سڑا ہوا مُردہ ہوگا اور یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ تو پیٹ میں نَجاست اٹھائے پھرتا ہے!'' یہ کھری کھری سُن کر وہ شرما گیا اور اکڑی والی چال سے باز آگیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا مُصعَب بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،'' تعجُّب ہے، انسان **تکبُّر** کرتا ہے حالانکہ وہ دو بار پیشاب گاہ سے نکلا ہے!

کیاآپ کم کھانے کی عادت بناناچاہتے ہیں:

اگر آپ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانا اوراس پر استِقامت پانا چاہتے ہیں تو **میرے** ان **مَدَنی** مشوروں پر عمل کیجئے ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بہت فائدہ ہوگا۔ اپنا ذِہن اس طرح بنائیے جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، ''آخِرت میں حساب وکتاب کی ہولناکیوں اور سکراتِ موت کی شدّت کا ایک باعِث پیٹ بھر کر کھانا بھی ہے، حُجَّۃُ الْاِسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی مزید فرماتے ہیں، زیادہ کھانے سے آخِرت کے ثواب میں کمی واقع ہوتی ہے۔ لِہٰذا تم جس قدر لذّتیں دنیا کے اندر حاصل کرلوگے اُتنا حصّہ آخِرت میں کم ہوجائے گا۔ (مِنہاجُ العابِدین، ص ۹۴)

ڈٹ کے کھانے کی مَحَبَّت قلب سے میرے نکال
نَزع میں دے مجھ کو راحت اے خدائے ذُوالجلال

جہنّمیوں کاکھاناپینا:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زبان کے چند منٹ کے لئے ذائقے کی خاطر اس قدر خوفناک مُعاملات کی پرواہ نہ کرنا عقلمندی نہیں، **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے کم، اور کم کھانے ہی میں عافیت ہے۔ شکم سیری یا لذیذ اشیاء کھانے اور ٹھنڈے مشروبات پینے کو جی للچائے تو جہنّمیوں کے دل ہلا دینے والے کھانے پینے کو یاد کیجئے۔ جنھیں کُفّار کیلئے تیّار کیا گیا ہے۔ چنانچہ پارہ ۲۵ **سورۃُ الدُّخان** کی آیت نمبر **۴۳ تا ۴۶** میں دوزخیوں کے ہوشرُبا کھانے کا تذکرہ کرتے ہوئے خدائے قہار وجبار ارشاد فرماتا ہے:۔

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ ۚ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝

(پ ۲۵ الدُّخان ۴۳ تا ۴۶)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے۔ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔

جہنّمیوں کے تباہ کُن **مشروب** کے بارے میں پارہ ۲۶ **سورۃ محمّد** کی ۱۵ ویں آیت میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝

ترجَمۂ کنزالایمان: اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

سانپوں کے زِہر کاپیالہ:

مُغیث بن سُمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب کسی کو دوزخ میں لایا جائے گا تو اُس سے کہا جائیگا، اِنتِظار کرو ہم تمھیں ایک تُحفہ دیتے ہیں، پھر **سانپوں کے زِہر کا پیالہ** اُس کو دیا جائے گا، جب وہ اُسے اپنے مُنہ کے قریب کریگا تو اُس کے چہرے کا گوشت اور ہڈیاں کٹ کر گر پڑیں گے۔ (البُدُور السّافِرۃ ص ۴۴۲)

کرم از پئے مصطفٰے یاالٰہی
جہنّم سے مجھ کو بچا یاالٰہی

بڑی نعمت کاحساب بھی بڑا:

گھر کے تمام اَفراد مُتّفِق ہوں تو کھانے سالن وغیرہ میں جو تیل مَصالحہ ڈالتے ہیں اُس کی مقدار آدھی کردیجئے۔ ہوسکتا ہے کھانے کی لذّت کم ہو جائے، جب لذّت میں کمی آئیگی تو رغبت میں بھی کمی آئیگی اور ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے یعنی کھانا کم کھانے میں آسانی ہوجائیگی۔ **روٹی** کا معمولی سا ٹکڑا جس سے پیٹ میں بوجھ ڈالا گیا یعنی بھوک مٹائی گئی اس کا قیامت میں حساب نہ ہوگا۔ ورنہ یاد رکھئے! دنیا میں غذا جس قدر عمدہ اور لذیذ کھائیں گے اُتنا ہی قیامت میں حساب بھی سخت سے سخت ہوگا، مَثَلاً **کھچڑی** کا حساب نسبتاً ہلکا ہوگا جبکہ **بریانی** کا اِس سے سخت۔ اِس میں بھی ترکیب یہ ہوگی کہ جس شخص کو جو چیز زیادہ پسند ہوگی وہ اُس کیلئے بڑی نعمت شُمار ہوگی مَثَلاً جس کو بریانی کے مقابلے میں کھچڑی زیادہ مرغوب ہو اُس کیلئے کھچڑی بڑی نعمت اور اب بریانی کے مقابلے میں کھچڑی کا حساب سخت۔ **سادہ** پانی کے مقابلے میں **ٹھنڈے** پانی کا، سادہ کھانوں کے مقابلے میں لذیذ کھانوں کا حساب زیادہ سخت ہوگا۔ پلاؤ یا قورمہ روٹی وغیرہ **گرما گرم** ہوں تو حساب زیادہ

اور اگر **بالکل ٹھنڈے** اور بے مزہ ہو گئے ہوں، چُونکہ یہ نفس کو مَرغوب نہیں ہوتے اِس لئے حساب بھی کم۔ آہ! آہ! ہر نعمت کے بارے میں قیامت کے روز پوچھا جائے گا۔

ہر نعمت کے بارے میں تین سوال:

حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، بروزِ قیامت ہر شے کے بارے یہ تین سُوالات ہوں گے! (۱) تم نے یہ چیز کس طرح حاصل کی؟ (۲) اسے کہاں خرچ کیا اور (۳) کس نیّت سے خرچ کیا؟ (مِنہاجُ العابِدین ص ۱۰۰)

پارہ ۳۰ سورۃُ التّکاثُر کی آخری آیت میں ارشادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہے،

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۠ ○ ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسش ہو گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! دنیا کی رنگینیوں میں گم مالدار و صاحبِ اقتِدار کے مقابلے میں سنّتوں کا پابند غریب و نادار خوش نصیب و بخت بیدار ہے، اور وہ آخرت میں کامیاب ہے جو غُربت، امراض و آفات میں مبتلا ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا اطاعت گزار ہے۔ ایک **عبرتناک روایت** سنئے اور عبرت سے سر دُھنئے! چنانچہ

جہنّم کا غوطہ:

حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، فرماتے ہیں، کہ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن کُفّار میں سے اُس شخص کو لایا جائے گا جو دُنیا میں بہت زیادہ نعمتوں سے مالا مال ہوا ہو گا۔ کہا جائیگا، اسے آگ میں غوطہ دو۔ لہٰذا اسے آگ میں غوطہ دیا جائے گا، پھر اُس سے کہا جائے گا، اے فُلاں! کیا کبھی تو نعمت سے مالا مال ہوا؟ تو وہ کہے گا۔ ''نہیں، میں نے کوئی نعمت نہیں پائی۔'' اور مسلمانوں میں سے اُس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت زدہ اور بدحال تھا، کہا جائیگا اسے جنّت میں ایک غوطہ دو لہٰذا اسے جنّت میں ایک **غوطہ** دیا جائے گا پھر اُس سے پوچھا جائے گا، اے فُلاں! کیا تُو نے کبھی سختی دیکھی، کیا تو کبھی مصیبت سے دوچار ہوا؟ تو وہ کہے گا، ''نہیں، میں نے کبھی سختی نہیں دیکھی اور نہ ہی میں کبھی مصیبت میں مُبتَلا ہوا۔'' (ابنِ ماجہ ج ٤ ص ٥٣٠ رقم الحدیث ٤٣٢١)

معلوم ہوا جہنّم اِس قدَر ہولناک ہے کہ اُس کا صِرف ایک غوطہ دنیا کی ساری رنگینیاں، عیش کوشیاں اور راحت سامانیاں بُھلا دے گا اور اُس کا یہ ذِہن بن جائے گا کہ میں تو ہمیشہ پریشان ہی رہا ہوں نیز جنّت کا ایک غوطہ اس قدَر فرحت بخش ہے کہ دنیا میں کنگال اور طرح طرح کی مصیبتوں کے باعِث بدحال رہنے والا صِرف ایک غوطۂ جنّت کے سبب سارے غم بھول جائے گا اور اُس کا یہ ذِہن بن جائے گا کہ میں نے تو کبھی تکلیف دیکھی بھی نہیں کہ کیسی ہوتی ہے!

میزاں پہ سب کھڑے ہیں، اَعمال تُل رہے ہیں
رکھ لو بھرم خدارا عطّارِ قادری کا

کم کھانے کی عادت بنانے کا طریقہ:

زیادہ کھانے کی عادت والا **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاتے ہوئے اگر جذبات میں آکر ایک دم کھانا کم کر دیگا تو قَوی امکان ہے کہ کمزور ہو جائے اور اُس کا حوصلہ بھی پست ہونے لگے، لہٰذا تھوڑا تھوڑا کم کرے۔ مَثَلاً ایک دن میں 12 روٹیاں کھاتا ہے اور اپنے آپ کو 6 روٹیوں پر لانا چاہتا ہے تو ان 12 روٹیوں کو 60 حصّوں میں تقسیم کرلے اور روزانہ ایک حصّہ کم کرتا جائے یعنی پہلے دن 59 ٹکڑے کھائے، دوسرے دن 58، اس طرح ایک ماہ میں 30 ٹکڑوں یعنی 6 روٹیوں تک پہنچ جائیگا اور اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کمزوری وغیرہ بھی نہیں ہوگی۔ اگر صِرف چاول کھاتا ہے تو اس کی بھی اِسی طرح ترکیب کی جاسکتی ہے، مَثَلاً روزانہ ایک لُقمہ کم کرتا رہے اور اس طرح مطلوبہ مقدار پر پہنچے اور دل مضبوط رکھے، یہ نہ ہو کہ لذیذ غذا سامنے آگئی یا دعوت میں پہنچے اور نفس نے کہا کہ آج زیادہ کھالے کل پھر اپنے معمول پر آجانا تو اگر نفس کی باتوں میں آگئے پھر استِقامت مُشکل ہے، چاہے کتنا ہی لذیذ ترین کھانا سامنے آجائے جو اپنے معمول پر ڈٹا رہے وُہی کامیاب ہے۔ ہاں جب کم کھانے کی عادت میں پکّا ہو گیا اب اگر کبھی دعوت وغیرہ میں معمول سے ہٹ کر کچھ زائد کھالیا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ رُکاوٹ نہیں ہوگی۔

بھائیو بہنو سبھی عادت بناؤ بھوک کی
پاؤ گے رَحمت ذرا زحمت اُٹھاؤ بھوک کی

کھانے کی مقدار مُقرّر فرمالیجئے:

اپنے لئے کھانے کی مقدار (مَثَلاً آدھی روٹی، ایک چمچ چاول، سات قُتلے کدّو شریف، بڑی ہو تو ایک ورنہ دو بوٹیاں، ایک ٹکڑا آلو، تین چمچ شوربہ وغیرہ) مقرّر فرمالیجئے کہ اتنا کھانے کے بعد چاہے کتنی ہی بھوک باقی رہ جائے مزید نہیں کھاؤں گا۔ چُنانچہ جب بھی کھانے بیٹھیں تو ممکنہ صورت میں طے شدہ مقدار میں کھانا پہلے ہی سے اپنی رکابی میں الگ کرلیجئے کہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے کے خواہش مند کیلئے شاید اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔ ہاں اگر نفس نے اپنی رکابی میں زیادہ ڈلوا بھی دیا تو کم کردیجئے۔ ایک بار لے چُکیں پھر چاہے لاکھ خواہش ہو مزید کھانا مت لیجئے ورنہ نفس مُطالبات بڑھاتا چلا جائیگا! کبھی کہے گا، ایک بوٹی اور اُٹھالو، کبھی کہے گا آلو لے لو، ایک چمچ دال مزید ڈال لو وغیرہ۔ دعوتوں میں بھی اس انداز کو ملحوظ رکھئے۔ کیوں کہ "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگانے یعنی بھوک سے کم کھانے کی ابھی تک جس کی عادت نہیں بنی وہ اگر عام رَواج کے مطابق بڑے برتن سے بار بار تھوڑا تھوڑا نکالتا رہے گا تو اندیشہ ہے کہ نفس اُس کو بُھلاوے میں ڈال کر زیادہ کھلادے۔ اگر تھال میں سب ملکر کھا رہے ہوں اور اپنائیت کی فضاء ہو مَثَلاً سنّتوں کی تربیت کا مَدَنی قافلہ ہو یا **دعوتِ اسلامی** کے جامعۃُ المدینہ کا مدنی ماحول۔ تو جو اسلامی بھائی یا طالبِ علم "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگانا چاہے وہ "مَدَنی انعامات" کے مطابق تھال میں سے اپنے **مٹی کے برتن** میں ضَرورت کا کھانا نکال لے مگر تھال کے قریب بیٹھ کر مل کر ہی کھائے۔ ایسے موقع پر اگر ساتھ والوں کو ناگوار ہو تو سب کے ساتھ مل کر تھال ہی میں کھائے۔ لہٰذا سب سے محفوظ طریقہ بھی یہی ہے کہ کھانے کے نوالے مخصوص کرلے مَثَلاً 12 نوالوں کی عادت بنائی ہے تو سب کے ساتھ مل کر کھانے میں **ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ** کوئی دشواری نہ ہوگی کہ تصوُّر میں گن کر نوالے پورے کئے جاسکتے ہیں۔

بھوک کا یا الٰہی قرینہ ملے　　پیٹ کا مجھ کو قفلِ مدینہ ملے
استقامت کا مَدَنی خزینہ ملے　　حرصِ لذّاتِ دنیا کبھی نا ملے

خلط (MIX) کرکے بھی کھانا کھاسکتے ہیں:

اگر گھر میں کئی قسم کے کھانے ہیں مَثَلاً روٹی، چاول، سالن، سموسے مٹھائی وغیرہ۔ تو یوں بھی ہوسکتا ہے کہ حسبِ ضَرورت سب میں سے تھوڑا تھوڑا ایک ہی برتن میں نکال لیجئے اور ان سب کو آپس میں خَلط مَلط کرلیجئے اس طرح اگر لذّت کم بھی ہوجائے تو حَرَج نہیں کہ **ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ** اس سے نفس کچھ نہ کچھ دبے گا۔ مگر عام دعوت میں احتیاط فرمایئے۔ ہاں اگر **مَدَنی ماحول** ہی میں دعوت ہے اور آپ جانتے ہیں کہ میزبان کو بُرا محسوس نہیں ہوگا اور ریاکاری میں پڑنے کا بھی خطرہ نہیں تو ملادینے میں مُضایقہ نہیں۔ بہتر ہے کہ کوئی ایک اسلامی بھائی میزبان سے یہ کہہ دے، "**جو** جس طرح کھانا چاہے اُسے اُس طرح کھانے کی اجازت دے دیجئے۔" اب اگر وہ ہاں کہہ دے تو سب کیلئے اجازت ہوگی۔ کسی نے مدینہ کو بتایا تھا کہ میں نے ایک صاحِب کو دیکھا کہ جب دسترخوان پر اَنواع واَقسام کے کھانے آئے تو انہوں نے سب میں سے تھوڑا تھوڑا لیکر اپنی رکابی میں ڈال کر مِلادیا! کسی نے اظہارِ تعجب کیا، تو کہنے لگے "**پیٹ** میں جاکر سارے کھانے مل ہی جاتے ہیں میں نے پہلے ہی سے مِلالئے۔"

نفس کی چال میں نہ آئیں کاش!
ڈٹ کے کھانا کبھی نہ کھائیں کاش!

دُوسروں موجودگی میں کم کھانے کا طریقے:

دُوسروں کی موجودگی میں ریاکاری یا میزبان وغیرہ کے اِصرار سے بچنے کیلئے ایک طریقہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ **تین انگلیوں** سے چھوٹے چھوٹے نوالے لیکر خوب چبا کر کھایئے اور ہمیشہ ان **سُنّتوں** کا خیال رکھئے۔ بالخصوص دعوتوں میں اکثر لوگ جلد جلد کھاتے ہیں لہٰذا ہوسکتا ہے کھانے کی مشغولیت انہیں آپ سے بے توجّہ رکھے۔ اگر پھر بھی آپ خود کو جلد فارغ ہوتا محسوس فرمائیں تو اطمینان سے ہڈیاں چُوستے رہئے۔ اُمید ہے اس طرح آپ سب کے ساتھ فراغت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ سب کے سامنے جلدی جلدی ہاتھ کھینچ لینا اگر **دِیا** یعنی دکھاوے کی خاطِر ہو کہ لوگ سمجھیں کہ نیک آدمی ہے اور تقوے کی وجہ سے کم کھاتا ہے تو ایسا کرنا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ریاکاری سے اپنے آپ کو بچانا بہت ضَروری ہے۔ **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** اُس عمل کو قبول نہیں فرماتا جس میں ایک ذرّہ کے برابر بھی ریاء (یعنی دِکھاوا) ہو۔ (التّرغیب وَالتّرھیب ج ۱ ص ۸۷)
اگر کوئی تحدیثِ نعمت کیلئے یا پیشوا اپنے ماتحتوں، استاذ اپنے شاگردوں اور پیر اپنے مریدوں کی ترغیب کیلئے اپنا عمل ظاہر کرے تو مُضایقہ نہیں۔ مگر یہاں اچھی طرح غور کرنا ہوگا کہ واقعی تحدیثِ نعمت یا ترغیب مقصود ہے یا نہیں۔ **اگر دل کی گہرائی میں بھی اپنی پارسائی کا سکّہ بٹھانے کی نیّت چُھپی ہوئی ہو تو پھر ریاکاری اور جہنّم کی حقداری ہے۔**

اِخلاص قبولیّت کُنجی ہے :

بے شک عمر بھر ڈَٹ کر کھائے تب بھی گنہگار نہیں اور اگر زندگی میں ایک بار بھی ریا کار بنا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ اسلامی بھائیوں کے سامنے تو سنبھل کر تھوڑا سا کھائے تا کہ یہ تأثُّر قائم ہو کہ واہ بھئی! اِس نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہوا ہے اور پھر ''کھاؤں کھاؤں'' کرتا ہوا گھر پہنچے اور بھوکے شیر کی طرح غذاؤں پر ٹوٹ پڑے ایسا شخص پکّا ریا کار اور دوزخ کا حقدار ہے۔ بے شک وہ اسلامی بھائی بَہُت عقلمند ہے جو دوسروں کے سامنے اس طرح کھائے کہ اُس کی کم خوری کا کسی کو اندازہ نہ ہو سکے اور گھر وغیرہ میں خوب اچّھی طرح **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگائے رکھے۔ عمل صِرف وصِرف **اللّٰہ** عزّوجلّ کی رِضا کیلئے ہونا چاہئے کہ **اخلاص قبولیّت کی کُنجی ہے۔**

ریا کاریوں سے بچا یا الٰہی
کر اخلاص مجھ کو عطا یا الٰہی

کم کھانے والے کا امتحان :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے یعنی کم کھانے کی عادت بنانے کے لئے رِیاضت کا آغاز کرے اُس کا امتحان یوں بھی ہوسکتا ہے کہ اِبتِداءً نقاہت محسوس ہو، مزاج چِڑچڑا ہونے لگے، بعض ہمدرد بھی سمجھانے لگیں، کمزوری سے ڈرانے لگیں اور اس طرح نفسیاتی دباؤ بڑھے۔ پھر کم کھانے کی بَرَکت سے نظامِ اِنْہِضام (اِن۔ہِ۔ضام) میں بہتری آنے کے سبب ہوسکتا ہے کھانا جلد ہَضم ہو اور جلدی جلدی بھوک لگنے لگے اور اس طرح کھانے کی رغبت مزید بڑھنے لگے۔ نیز جب بھی کہیں کھانا پک رہا ہوگا تو اُس کی خوشبو سے مَشامِ دماغ معطّر ہو جائیگے اور منہ سے رال ٹپک پڑے گی، جی چاہے گا بس آج تو ڈٹ کر کھا ہی ڈالوں۔ اِسی طرح گھر میں انواع واقسام کی غذائیں، اُن کی خوشبوئیں بالخصوص **رَمَضانُ المُبارَک** میں بوقتِ افطار شدید بھوک پیاس اور سامنے لذیذ کھانوں کا طباق اور بقرہ عید میں گوشت کے انبار، سیخ پر چڑھی ہوئی بوٹیوں کے بُھوننے کی بھوک بھڑکانے والی خوشبو میں بسے ہوئے دھوئیں اور قسم قسم کے پکوان آپ کا امتحان لیتے رہیں گے، مگر آپ ہمّت نہ ہاریئے، اِس فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو یاد کرتے رہئے، **اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ اَحْمَزُ ھَا** یعنی عبادتوں میں افضل عبادت وہ ہے جس میں زَحمت (یعنی تکلیف) زیادہ ہے۔ (کشفُ الخفاء ج ۱ ص ۱۷۵)

مسلسل چالیس دن تک کم کھالیجئے :

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ چندروز پیٹ کا قفلِ مدینہ لگا رہے اور پھر اِستقامت نہ رہے اور خوب کھانے پینے کا سلسلہ شروع ہو جائے مگر آپ ہمّت مت ہاریئے، جِدّ وجُہد جاری رکھئے، بار بار نئے سرے سے ترکیب بناتے رہئے۔ مَثَلاً کبھی نیّت کر لیجئے کہ **بسم اللّٰہ** کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات دن **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگاؤں گا۔ اِس طرح ربیعُ النُّور شریف کے **12** دن، شَعبانُ المُعَظَّم کے **15** دن، رَمَضانُ المُبارَک کا آخری عشرہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگایئے۔ کوشش کیجئے کہ کبھی مسلسل **40** دن تک کم کھانے کی بھی سعادت مل جائے۔ ان شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے اِستِقامت بھی مل جائے گی۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا وَھب بن مُنَبِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **''بندہ جس کسی چیز کو چالیس دن تک اپنی عادت بنا لے تو اللّٰہ تبارک وتعالیٰ اسے** (یعنی اُس چیز کو) **اس کی طبیعت بنا دیتا ہے۔** (رسالۃ القُشیریّہ ص ۲۴۳)

میں کم کھانا کھانے کی عادت بناؤں
خدایا کرم! اِستِقامت بھی پاؤں

پیٹ کا قفلِ مدینہ لگ جائے اور بھوک سے کم کھانے کی عادت پڑ جائے اِس نیّت سے کبھی کبھی دو رکعت صلوٰۃُ الحاجت (عام نوافِل کی طرح) ادا کر کے اور کبھی یوں ہی پیٹ کا قفلِ مدینہ پر اِستِقامت اور کھانے کی حِرص ورغبت دور ہونے کیلئے دعا کر لیجئے۔ نیز **فیضانِ سنّت** کا بھی باب یعنی **پیٹ کا قفلِ مدینہ** ''ہر ماہ یا جب کھانے کی حِرص پھر اُبھرنے لگے تو کم از کم ایک بار پڑھ یا سُن لیجئے نیز **اِحیاءُ العُلوم** ج ۳ سے بھی شِکم سیری کی آفتوں والا مضمون پڑھ لیجئے۔ تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت فائدہ ہوگا۔ اور یہ بات اچّھی طرح ذِہن نشین کر لیجئے کہ **پیٹ کا قفلِ مدینہ** یعنی بھوک سے کم کھانا آپ کو صِرف چند روز دشوار معلوم ہوگا، وہ بھی زیادہ تر اُس وقت جب تک کہ **دسترخوان** پر بیٹھے رہیں گے، دسترخوان بڑھا لینے کے بعد اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توجُّہ ہٹ جائے گی۔ اِس کے بعد جب **پیٹ کے قفلِ مدینہ** کی عادت پڑ جائے گی اور اس کی بَرَکتوں کا مشاہدہ فرمالیں گے تو زیادہ کھانے کو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جی بھی نہیں چاہے گا۔ آپ ہمّت کیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دشواری کے بعد **آسانی** ہو ہی جائے گی۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:-

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ (پ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت ۶،۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک دُشواری کے ساتھ آسانی ہے بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

کڑوی نصیحت:

اگر **بھوک** سے کم کھانے کی ابھی تک ترکیب نہیں بھی تھی تو جس کا **مدنی ذہن** ہوگا وہ خود ہی اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ترکیب بنالے گا اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگالیگا اور اگر عزمِ مُصَمَّم ہوا تو اس کا طریق کار بھی خود ہی وَضع کرلے گا۔ اور جو بے چارہ **"جُوعُ الْکَلب"** کا مریض اور زیادہ کھانے پر حریص ہوگا اُس کیلئے ڈھیروں تحریرات اور مُتَعَدَّد بیانات بھی ناکافی ہیں۔ شاید یہ تحریر بھی اُس کے سر کے اوپر سے گزر جائے گی، سُنی ان سُنی کردے گا، ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی زحمت تک گوارا نہیں کرے گا۔ بلکہ عین ممکن ہے کہ **مَعَاذَاللّٰہ** "پیٹ کا قفلِ مدینہ" پر تنقید پر اُتر آئے۔ ایسے شخص کے بارے میں ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بالکل سچ فرمایا: "**شکم سیر** کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو اُس کا ذہن قبول ہی نہیں کرتا۔" (نُزْھَۃُ الْمَجالِس ج۱ ص ۱۷۸) تو ایسا شخص نفس و شیطان کے مشورے کے مطابق رات نئی لذّتوں کیلئے راہیں ہموار کرتا رہے گا اور انواع و اقسام کے کھانے بنانے کے طریقے معلوم کرنے کیلئے بازار سے کتابیں لاتا اور مختلف حیلے بہانے سے لذیذ غذائیں منگاتا، بار بار کھاتا، بیت الخلاء کے خوب پھیرے لگاتا، جسم پر چربی چڑھاتا، بدن بڑھاتا، ڈاکٹروں کو اپنا بگڑا ہوا پیٹ دکھاتا اور علاج پر پانی کی طرح پیسے بہاتا رہے گا۔ حالانکہ اِس کی بیماریوں کا علاج خود اِس کے پاس موجود ہے، اگر **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگالے تو اَمراض و مُعالجات اور ڈاکٹروں کے اَخراجات سے نَجات پاسکتا ہے۔ مگر جس نے اپنی زندگی کا اُصول "خُوردَن برائے زِیستَن" یعنی "جینے کیلئے کھانا" کے بجائے "زِیستَن برائے خُوردَن" یعنی "کھانے کیلئے جینا" کو بنایا ہے۔ وہ نادان صحت مند زندگی گزار ہی نہیں سکتا۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تجھے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مبارک بھوک اور اس کی وجہ سے شکمِ اَطہر پر بندھے ہوئے بامقدّ س **پتھر مُنَوَّر** کا واسِطہ ہمیں کم کھانے، کم سونے اور کم بولنے کی نعمتوں سے نواز دے۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان اور اولیائے عظام کی بھوک شریف کا صَدَقہ ہم سب کو بھی عاقبت والی بھوک اور **پیٹ کا قفلِ مدینہ** لگانے کی سعادت عطا فرما۔

الٰہی! پیٹ کا قفلِ مدینہ کر عطا ہم کو
کرم سے استقامت کا خزینہ کر عطا ہم کو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

۵۲ حکایات

(۱) سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دعوت:

مشھور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **غزوۂ خندق** کے موقع پر ہم خَنْدَق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان سامنے آگئی۔ صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ خَیرُ الْاَنام صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوکر عرض کی، خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آگئی ہے۔ فرمایا، ''میں اُتر کر آتا ہوں۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُٹھے اور **آپ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کے شِکَمِ اَطہر پر پتّھر بندھے ہوئے تھے اور ہم نے بھی تین دن سے کچھ نہیں چکھا** (کھایا) تھا۔ مَدَنی لَجپال، سیِّدہ آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہانے کُدال لی اور ضَرب لگائی تو چٹان ٹوٹ پھوٹ کر ریتی کا ڈھیر بن گئی۔ میں نے عرض کی، **یارسولَ اللہ** !عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے گھر جانے کی اِجازت مَرحمت فرمایئے۔ (اجازت ملنے پر گھر آکر) میں نے اپنی اَہلیہ سے کہا، میں نے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِس حالت میں دیکھا ہے کہ صَبْر نہیں کرسکتا۔ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ جواب دیا، **جَو** اور ایک **بکری** ہے۔ میں نے بکری کو ذَبح کیا اور جَو کو پیسا حتّٰی کہ ہم دونوں نے گوشت ہَنڈیا میں ڈال دیا۔ میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوا اُس وقت آٹا نَرم ہوکر روٹی پکنے کے قابل ہوگیا تھا اور ہَنڈیا چُولہے پر پکنے کے قریب تھی۔ (میں نے عرض کی) **یارسولَ اللہ** !عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے چلئے اور ایک یا دو آدمیوں کو ہمراہ لے لیجئے۔ فرمایا، ''کھانا کتنا ہے؟'' میں نے مقدار بتائی تو فرمایا، ''کھانا بَہُت ہے اور عُمدہ ہے۔'' (اُن سے) کہو کہ میرے آنے سے پہلے نہ چولھے سے ہنڈیا اُتاریں اور نہ ہی **تَنُّور** سے رَوٹیاں نکالیں۔'' (پھر) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (صَحابۂ کرام سے) فرمایا: ''اُٹھو!'' تو مُہاجِرین اور اَنصار اُٹھ کھڑے ہوئے۔ (سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں ''اپنی اَہلیہ'' کے پاس گیا اور کہا، تمہارا بھلا ہو، سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، مُہاجِرین، اَنصار اور جو لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے تشریف لاچکے ہیں۔ کہنے لگیں، کیا سرکارِ عالی وقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے پوچھا تھا؟ میں نے کہا، ہاں۔ (اتنے میں) رحمتِ عالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے) فرمایا، ''اندر داخِل ہوجاؤ اور بِھیڑ نہ کرو۔ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، نَیِّرِ اعظم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (اپنے دستِ مبارک سے) **روٹی توڑنا اور اُس پر گوشت رکھنا شروع کیا جب آپ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **روٹی اور گوشت نکال لیتے تو ھنڈیا اور تنُّور کو ڈھانپ دیتے** ۔ اور کھانا صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کوعطا فرماتے اور پھر ڈھکنا اُتارتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی طرح روٹی توڑتے اور ہنڈیا سے گوشت نکالتے رہے یہاں تک کہ تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سَیر ہوگئے اور کھانا بچ گیا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (اُن سے) فرمایا، ''تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو تُحفۃً دو، کیونکہ لوگ **بُھوک** میں مُبتَلا ہیں۔''

(صحیح بخاری ج ۵ ص ۵۵ رقم الحدیث ۴۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس **مَدَنی حکایت** سے دَرْس مِلا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھوک اختیاری تھی جبھی تو ایک طرف بھوک سے شِکَمِ اطہر پر پتّھر باندھ رکھا ہے اور دوسری طرف ایک ہی ہنڈیا سے ڈھیروں ڈھیر صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو شکم سَیر فرمارہے ہیں۔ اِس **مُعجِزہ** میں حکمت کے ہزار ہامَدَنی پھول ہیں اِن میں ایک یہ بھی **مَدَنی پھول** ہے کہ ہمارے مَدَنی مَنصُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لاچار و مجبور نہیں ہیں، اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے دونوں جہاں کے خزانوں کے مالِک ومُختار ہیں۔ اِس مَدَنی حکایت سے یہ بھی **درس** ملا کہ شاہِ **خَیرُ الْاَنام** اور صَحابۂ کرام صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وَعلیہم الرضوان نے خوب تکالیف برداشت کرکے، بھوکے رَہ کر اور اپنے مبارک پیٹ پر پتّھر باندھ کر نیکی کی دعوت عام فرمائی، اور آہ! ایک ہم لوگ بھی ہیں کہ ہر طرح کی آسائشیں موجود ہونے کے باوُجُود راہِ خدا **عَزَّوَجَلَّ** میں معمولی سی تکلیف اُٹھانے کیلئے بھی تیار نہیں ہوتے۔ یقیناً اب کوئی نبی نہیں آئے گا، مسلمانوں ہی کو **نیکی کی دعوت** کاعظیم فریضہ انجام دینا ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آج مسلمانوں کی حالت بَہُت خستہ ہوچکی ہے، مسجِدوں کی ویرانی دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، ایک عبرت انگیز واقِعہ سَماعت فرمایئے:

(۲) مَدَنی قافلے نے مسجِد آباد کی:

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، سُنّتوں کی تربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول کا ۱۲ دن کا **مَدَنی قافلہ** بابُ المدینہ (کراچی) سے پنجاب کے ایک شہر **سوھاوا** کی ایک مسجِد پر پہنچا۔ دروازے پر تالا تھا، جُوں تُوں چابی حاصِل کی، دروازہ کھولا تو ہر چیز مٹّی سے اَٹی ہوئی تھی، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کافی عرصہ سے مسجِد بند پڑی ہے۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ہم نے مل جُل کر صفائی کی، **علاقائی دورہ** کرکے شہر کے لوگوں کو **نیکی کی دعوت** پیش کرکے مسجِد میں آنے کی اِلتجاء کی۔ افسوس! ہمارے اِخلاص کی کمی کے باعِث ایک شخص بھی ساتھ نہ آیا، مگر ہم نے ہمّت نہ ہاری، **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کا نام لیکر قریبی کھیل کے میدان میں داخِل ہوگئے اور ڈرتے ڈرتے کھیلنے میں مشغول نوجوانوں کی خدمت میں **نیکی کی دعوت** پیش کی، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اُن کے دل پسیج گئے، کئی نوجوان **ھاتھوں ھاتھ** ہمارے ساتھ چل پڑے، مسجِد میں آکر ہمارے ساتھ نَمازیں پڑھنے اور سُنّتوں بھرے بیانات سُننے کی سعادت حاصِل کی، ہماری درخواست پر اُنہوں نے اِس مسجِد کو آباد کرنے کی نیّت کی۔ یہ منظر دیکھ کر وہاں موجود تقریباً **70** سالہ ایک بُزُرگ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے، میں تو لوگوں سے مسجِد آباد کرنے کیلئے کہتا رہتا تھا مگر میری سنتے کون؟ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** آج **عاشقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم **کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے ہماری مسجِد آباد ہوگئی ہے۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ!اَسۡتَغۡفِرُاللّٰہ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳)80 صَحابہ اور تھوڑا سا کھانا:

حضرت سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا **ابو طَلْحہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (گھر تشریف لاکر) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، میں نے حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی کمزور آواز کو سنا جس سے مجھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بھوک کا عِلم ہوا۔ کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، جی ہاں۔ پھر اُنہوں نے جَو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے، اپنا دوپٹّہ لیا، اس کے ایک حصّے میں روٹی کو لپیٹا اور اسے میرے کپڑوں کے نیچے چھپادیا اور دُوپٹّے کا باقی حصّہ میرے (یعنی سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے) اوپر اُوڑھا دیا اور پھر مجھے تاجدارِ رسالت، **ماہِ نُبُوَّت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں بھیجا۔ میں وہ روٹی لے کر حاضِر ہوا۔ تو دیکھا کہ راحتِ ہر قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ العباد **عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم بمع کثیر افرادِ مسجِد میں تشریف فرما ہیں۔ میں وہاں کھڑا ہوگیا تو **اللّٰہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب **عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا، کیا تمہیں **ابو طلحہ** نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں یارسول اللہ **عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم۔ فرمایا، ''آیا کھانے کے لیے؟'' میں نے عرض کی، جی سرکار۔ شاہِ **خَیرُ الْاَنام** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، ''چلو۔ سب حَضرات چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے چل دیا۔ حتّٰی کہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انھیں صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اے اُمِّ سُلَیم! مدینے کے شہنشاہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لوگوں کے ہمراہ تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس کچھ نہیں جوان سب کو کھلائیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، **اَللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم** یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول **عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیے یہاں تک کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضِر ہوگئے۔ شہنشاہِ کونین، رَحمتِ دارین، دُکھی دلوں کے چین، نانائے حَسَنَین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما ان کے ساتھ گھر میں تشریف لائے۔ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے اُمِّ سُلَیم! (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وُہی روٹی (کے ٹکڑے) لے آئیں۔ مدینے والے آقا، **میٹھے میٹھے مصطَفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے حُکْم سے روٹی کو توڑا گیا۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سُلَیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اُس پر گھی کا برتن نچوڑا۔ اور اسے بطورِ سالن استِعمال کیا۔ پھر سرکارِ نامدار، بِاِذنِ پروردگار دوعالَم کے مالِک ومختار، شہنشاہِ اَبرار **عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے جو کچھ **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** کو منظور تھا وہ اس پر پڑھا۔ پھر فرمایا، ''**دس** کو اندر آنے کی اجازت دو۔'' انھوں نے دس آدمیوں کو بلایا۔ اُنھوں نے کھایا حتّٰی کہ سَیر ہوگئے پھر باہر نکل گئے۔ پھر فرمایا، ''مزید **دس** کو بلاؤ۔'' اُنھوں نے دس کو بلایا۔ اُنھوں نے کھانا کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر فرمایا، ''مزید **دس** کو بلاؤ۔'' یہاں تک کے ساری قوم نے کھانا کھایا اور سب آسُودہ (یعنی سَیر) ہوگئے۔ وہ قوم **ستّر یا اسّی** صَحابہ پر مشتمل تھی۔

(مسلم ج ۲ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۰۴۰) **ایک** روایت میں ہے، مسلسل دس دس آدمی اندر داخل ہوتے رہے اور دس آدمی باہر نکلتے

رہے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہا جس نے اندر جا کر کھانا نہ کھایا ہو اور سب سَیر ہو گئے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اُس کھانے کو اکٹھا کیا تو وہ اُتنا ہی تھا جتنا کھانے سے پہلے تھا۔ **ایک** اور روایت میں ہے، دس دس صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کھانا تناوُل فرماتے رہے یہاں تک کہ **اسّی** صحابۂ علیہم الرضوان نے کھانا کھایا۔ اس کے بعد شَہَنشاہِ زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور اہلِ خانہ نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا باقی **بچ** گیا۔ **مزید** ایک روایت میں یہ بھی ہے، "جو کھانا بچ گیا وہ انھوں نے پڑوسیوں کو دیا۔"

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۷۸ رقم الحدیث ۲۰۴۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا **مُعجِزہ** تھا کہ بظاہر مختصر سا کھانا **80** صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے کھانے کے باوُجُود اُتنے کا اُتنا ہی رہا۔ سبحٰن اللہ! تاجدارِ رسالت، قاسمِ نعمت، سراپا رحمت، مالکِ جنّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بھی کیا شان وعظمت ہے کہ خود بھوکے رہیں اور اپنے غلاموں کو خوب خوب نعمتیں کھلائیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باعثِ تازگیٔ ایمان ہے، **اِنَّمَا اَنَاقَاسِمٌ وَّاللّٰہُ یُعْطِی.** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

(بخاری ج۱ ص ۳۰ رقم الحدیث ۷۱)

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم رِزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں
اُس کی بخشش اِن کا صدقہ دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں
اِنَّـا اَعْـطَیْنٰکَ الْـکَـوْثَر ساری کثرت پاتے یہ ہیں
کہہ دو رضا سے خوش ہو خوش رہ
مُژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

(٤) قد آور مچھلی:

حضرت سیِّدُنا ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، امامُ المُبَلِّغِین، سرورِ دُنیا و دین، محبوبِ ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہم (تین سو افراد) کو قُریش کے مقابلہ پر بھیجا اور حضرتِ سیِّدُنا **ابو عُبَید ہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا سپہ سالار **مقرّر** فرمایا اور ہمیں کھجوروں کی ایک بوری بطورِ زادِ راہ عنایت فرمائی۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک ایک **کھجور** عطا فرماتے۔ پوچھا گیا، آپ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک کھجور سے کیسے گزارہ کرتے تھے؟ تو فرمایا، ہم اس کو چُوستے جس طرح بچہ چُوستا ہے اور اُوپر سے پانی پی لیتے۔ تو وہ اُس روز رات تک ہمیں کافی ہوجاتی۔ ہم اپنے نیزوں سے دَرَخت کے پتے (جنھیں اُونٹ کھایا کرتے ہیں) گراتے اور انھیں پانی میں بھگو کر کھالیتے۔ فرماتے ہیں، ہم **ساحلِ سمندر** سے گزر رہے تھے کہ (دُور سے) ساحل پر ریت کے بڑے ٹیلے کی طرح کوئی چیز نظر آئی۔ ہم قریب پہنچے تو دیکھا کہ وہ جاندار (کا مُردہ) ہے جسے عنبر (مچھلی) کہا جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، یہ مُردار ہے۔ پھر خود ہی فرمایا، نہیں بلکہ ہم رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں (گھروں سے نکلے) ہیں اور آپ حضرات اِضطِراری حالت میں ہیں اِس لیے (اسے) کھالیجئے۔ ہم نے ایک مہینہ اس پر گُزارہ کیا اور ہم تین سو (آدمی) تھے حتّٰی کہ ہم فربہ ہوگئے۔ مجھے یاد ہے کہ ہم اُس کی آنکھ کے گڑھے سے مٹکے بھر بھر کر چربی نکالتے۔ اور ہم اُس (مچھلی) سے بیل جتنے بڑے بڑے ٹکڑے کاٹتے۔ (اس مچھلی کی آنکھ کا حلقہ اتنا بڑا تھا کہ) حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھادیا (تو سب سما گئے)۔ اس کی ایک **پسلی** کو پکڑ کر (کمان کی طرح) کھڑا کیا پھر ایک بڑے **اُونٹ** پر کجاوہ کسا اور وہ اس (پسلی کی کمان) کے نیچے سے گزر گیا۔ اور ہم نے اس کے خشک گوشت کے ٹکڑے بطورِ زادِ راہ ساتھ رکھ لئے۔ جب ہم **مدینۂ منوّرہ** پہنچے تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اس کا ذِکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اُس گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہو تو) ہمیں بھی کھلاؤ۔

ہم نے حضورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خدمت میں اس (مچھلی) کا **گوشت** بھیجا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے تناوُل فرمایا۔(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۷ رقم الحدیث ۱۹۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۵) اَمینُ الاُمّۃ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے جذبے اورولولے کے قُربان! ایسی تنگی اور عُسرت کہ روزانہ صِرف ایک کھجور اور دَرختوں کے پتّے کھا کر بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دشمنوں سے لڑتے اور اپنی جانیں قربان کرتے تھے۔ ابھی جو حکایت آپ نے مُلاحظہ فرمائی اس مُہم کا نام **سَیفُ البَحر** ہے، اس کو ''جَیشُ العُسرۃ'' بھی کہتے ہیں۔ تین سو جانبازوں کی فوج کے سِپہ سالار حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''عَشرہ مُبَشَّرہ'' سے تھے۔ بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے ان کو ''اَمینُ الاُمّۃ'' (یعنی اُمّت کا امانت دار) کا پیارا لقب عطا ہوا تھا۔ ابتدائے اسلام میں حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں مسلمان ہوئے تھے۔ نہایت ہی دلیر (دِ۔لی۔رَ)، شیر دل، بُلند قامت تھے اور چہرۂ مبارکہ پر گوشت کم تھا، غَزوۂ اُحُد کے موقَع پر مدینے کے تاجدار، شہنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے رخسارۂ انوار میں لوہے کے خَود کی دو کَڑیاں پَیوَست ہوگئی تھیں، اُنہوں نے اپنے دانتوں سے اُن کو کھینچ کر نکالا اس وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو اگلے دانت شہید ہوگئے تھے۔

(الاصابہ ج ۳ ص ۴۷۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جَیشُ العُسرۃ کے موقَع پر **قد آور مچھلی** کا مِل جانا، ایک ماہ تک صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا اس کو تناوُل فرمانا، اونٹوں پر لاد کر ساتھ لانا، **مدینۂ منوّرہ** بھی ساتھ لے آنا، **مچھلی کے گوشت** کے ذائقے میں تغیُّر (تَ۔غَی۔یُر۔) نہ آنا یہ سب **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رَحمت سے سیِّدُنا ابوعُبیدہ بن جرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی بَرَکتیں اور کرامتیں تھیں۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں جو بھی سفر کرتا ہے، **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی اس پر خوب رَحمتیں ہوتی ہیں، مصیبتوں میں بھی عظمتیں حاصِل ہوتی ہیں، اور راحتیں تو پھر ہیں ہی راحتیں۔ ہر مسلمان کو صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی ان عظیم قربانیوں سے **دَرس** حاصل کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کیلئے کمربستہ رہنا چاہئے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ہر فرد کا یہ مَدَنی مقصد ہے، **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے''** اس مَدَنی مقصد کے حُصول کیلئے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے **مَدَنی قافلے سُنّتوں** کی تربیت کیلئے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، ہر مسلمان کو مَدَنی قافلے کا مسافر بن کر اس کی بَرَکتیں لُوٹنا چاہئے۔ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر نکلے ہوئے مقدّس افراد کی **قد آور مچھلی** کے ذَرِیعے غیبی امداد کی حکایت آپ نے ابھی مُلاحظہ فرمائی۔ اَلحَمدُ لِلّٰہ آج بھی جو اِخلاص کے ساتھ اسلام کی خدمت کی تڑپ لیکر گھروں سے نکلتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے۔

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلہ کی بہار** ملاحظہ فرمایئے۔

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَستَغفِرُاللّٰہ

(۶) دل کا مریض ٹھیک ہو گیا:

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کو دل کی تکلیف ہوئی، ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کے دل کی دو نالیاں بند ہیں، **اینجیوگرافی** (ANGIOGRAPHY) کروالیجئے۔ علاج پر ہزار ہا روپے کا خرچ آتا تھا، یہ بے چارے غریب گھبرائے ہوئے تھے، ایک اسلامی بھائی

نے ان پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں سفر کر کے وہاں دعا مانگنے کی ترغیب دلائی، چنانچہ وہ تین دن کیلئے مَدَنی قافلے کے مسافر بنے، واپسی پر طبیعت کو بہتر پایا۔ جب ٹیسٹ کروائے تو تمام رپورٹیں دُرست تھیں، **ڈاکٹر** نے حیرت سے پوچھا کہ تمہارے دل کی دونوں بند نالیاں کُھل چکی ہیں، آخر یہ کیسے ہوا؟ جواب دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے میں سفر کر کے دعا کرنے کی بَرَکت سے مجھے دل کے مُہلک (مُہ۔لِک) مرض سے نَجات مل گئی ہے۔**

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
دل میں گر دَرد ہو ڈر سے رُخ زَرد ہو
پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۷) یَحییٰ علیہ السلام اور شیطان:

مَنقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا یَحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ایک بار شیطان کے پاس بُہت سے جال دیکھ کر اِستِفسار فرمایا، یہ کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا، یہ **شَہوات کے جال** ہیں جن سے میں آدمیوں کا شِکار کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا، کیا مجھے پھانسنے کے لیے بھی ان میں سے کوئی جال ہے؟ اُس نے کہا، "نہیں، مگر صِرف ایک رات آپ (علیہ السلام) نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا، تو میں نے اُس رات آپ (علیہ السلام) پر نَماز کو بھاری کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا یَحییٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے یہ سُن کر فرمایا، **خدا کی قسم!** آیَندہ میں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھاؤں گا۔" شیطان بولا، "میں بھی آیَندہ کبھی کسی کو ایسی (فائدے والی) بات نہیں بتاؤں گا۔" (مِنہاجُ العابِدین ص ۹۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عبادت میں کب لذت آتی ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ حکایت نَقل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، "یہ اُس معصوم ہستی کا حال ہے، جس نے ساری عُمر میں ایک بار سَیر ہو کر کھایا، تو اُس کا کیا حال ہو گا جس نے ساری عمر میں صِرف ایک بار (وہ بھی کسی مجبوری کے تحت) پیٹ کو بھوکا رکھا ہو؟ کیا ایسا شخص لذّتِ عبادت کی اُمید کر سکتا ہے؟ **پیٹ** بھر کر کھانے سے عبادت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان جب خوب سَیر ہو کر کھا لیتا ہے تو اس کا بدن بوجھل ہو جاتا، آنکھوں میں نیند بھر جاتی، اور اَعضاء سُست پڑ جاتے ہیں، کوشش کے باوُجُود کوئی کام نہیں کر سکتا، ہر وقت زمین پر مُردہ کی طرح پڑا رہتا ہے، کہا گیا ہے، "جب تُو **پیٹو** بن جائے تو پھر اپنے آپ کو زنجیر میں جکڑا ہوا سمجھ۔" حضرتِ سیِّدُنا **ابو سُلیمان** دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، "میں عبادت میں سب سے زیادہ حَلاوت (یعنی مٹھاس) اُس وقت محسوس کرتا ہوں جب بھوک کی وجہ سے میرا پیٹ پیٹھ سے لگا ہُوا ہو۔" (ازمنہاجُ العابِدین ص ۹۳)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(۸) دودھ اُگل دیا!

ایک بار امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا غلام آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی خدمت میں **دودھ** لایا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسے پی لیا۔ غلام نے عرض کی، میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس کے مُتَعلّق دریافت فرماتے تھے لیکن اِس **دودھ** کے مُتَعلّق کوئی اِستِفسار نہیں فرمایا؟ یہ سُن کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پوچھا، یہ دودھ کیسا ہے؟ غلام نے جواب دیا کہ میں نے زمانۂ جاہلیّت میں ایک بیمار پر **مَنتر** پُھونکا تھا جس کے مُعاوضے میں آج اس نے یہ **دودھ** دیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ سن کر اپنے حَلْق میں اُنگلی ڈالی اور **دودھ اُگل دیا**۔ اِس کے بعد نہایت عاجزی سے دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کیا، "**یا اللّٰہ!**

عَزَّوَجَلَّ جس پر میں قادِر تھا وہ میں نے کر دیا۔ اس کا تھوڑا بہت حصّہ جو رگوں میں رَہ گیا ہے وہ مُعاف فرمادے۔ (مِنہاجُ العابِدین ص ۹۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کتنے زبردست مُتّقی تھے۔ کُفّار اکثر کُفریہ کلمات پڑھ کر مریضوں پر جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ دَورِ جاہلیّت میں بھی اسی طرح ہوتا تھا، اُس غلام نے چونکہ زمانہ جاہلیّت میں دم کیا تھا، لہٰذا اس خوف کے سبب کہ اس نے کفریہ منتر پڑھ کر دم کیا ہوگا، اُس کی اُجرت کا **دودھ** سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے قے کر کے نکالدیا۔

یقیناً منبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صِدّیقِ اکبر ہیں
نہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

(۹) بُھنی ہوئی بکری:

حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے **بُھنی ہوئی بکری** رکھی تھی، اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو کھانے میں شامل ہونے کی درخواست کی تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کر دیا کہ شہنشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مقال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اِس حال میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی **جَو کی روٹی** بھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ (صحیح بخاری ج۶ ص ۲۰۲ رقم الحدیث ۵٤۱٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

خدایا میں عمدہ غذائیں نہ کھاؤں غمِ مصطفٰے میں بس آنسو بہاؤں

تندوری ران:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا غمِ مصطفٰے تھا کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھوک شریف کو یاد کر کے **بُھنی ہوئی بکری** کھانے سے اِنکار فرما دیا۔ اور آہ! دوسری طرف ہم جیسے نام کے "مُشتاق" ہیں کہ اگر تکّہ وَری بکرا بلکہ **تندوری ران** ہی سامنے آجائے تو عشق و مستی سب بھول کر بھوکے شیر کی طرح اس پر ٹوٹ پڑیں اور دونوں ہاتھ سے نوچ نوچ کر کھانے میں ایسے مشغول ہو جائیں کہ شاید نماز باجماعت کا بھی ہوش نہ رہے آہ! آج کل اکثر دعوتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بُزرگوں کی نیاز کی دعوت جیسا نفلی کام بھی کرتے ہیں تو معاذ اللہ اکثر نمازی کھانے کی حرص کے باعث جماعت تَرک کر دیتے ہیں۔ مَدَنی اِلتجاء ہے کہ جب بھی دعوت کریں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ کوئی نماز بیچ میں نہ آئے، اگر آجائے تو پھر لاکھ مصروفیت ہو فوراً میزبان و مہمان سب کے سب مسجد کا رُخ کریں۔ جب تک شَرعی مجبوری نہ ہو اُس وقت تک مسجد کی جماعتِ اُولیٰ لینا واجب ہے اگر گھر میں جماعت کر بھی لی تو ترکِ واجب کا گناہ سر پر آیگا۔ بلکہ بعض فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کے نزدیک اقامت سے پہلے مسجد میں نہ آنیوالا گنہگار ہے۔

کُفر پر خاتمہ کا خوف:

افطار پارٹیوں، دعوتوں، نیازوں اور نعت خوانیوں وغیرہ کی وجہ سے فرض نمازوں کی مسجد کی جماعتِ اُولیٰ (یعنی پہلی جماعت) تَرک کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، یہاں تک کہ جو لوگ گھر یا ہال یا بنگلہ کے کمپاؤنڈ وغیرہ میں تراویح کی جماعت قائم کرتے ہیں اور قریب مسجد موجود ہے تو اُن پر بھی

واجب ہے کہ پہلے فرض رَکعتیں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ جولوگ بلاعذرِ شَرعی باوُجُودِ قدرت فرض نَماز مسجد میں جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادانہیں کرتے ان کو ڈر جانا چاہئے، کہ سرکارِ مدینہ راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''جس کو یہ پسند ہو کہ کل اللہ تعالیٰ سے مسلمان ہو کر ملے تو وہ ان پانچ نمازوں (کی جماعت) پر وہاں پابندی کرے جہاں اذان دی جاتی ہے کیونکہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے سُنَنِ ھُدیٰ مَشروع کیں اور یہ (باجماعت) نَمازیں بھی سُنَنِ ھُدیٰ سے ہیں اور اگر تم اپنے گھروں میں نَماز پڑھ لیا کرو جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں پڑھ لیتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے اور اگر اپنے نبی کی سنّت چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔'' (مسلم شریف ج ۱ ص ۲۳۲ رقم الحدیث ۲۵۷) اِس حدیثِ مبارک سے اشارہ ملتا ہے کہ جماعتِ اُولیٰ کی پابندی کرنے والے کا **خاتمہ بالخیر** ہوگا اور جو بلا شَرعی مجبوری کے مسجد کی جماعتِ اُولیٰ ترک کرتا ہے اُس کیلئے **معاذاللہ کُفر پر خاتمے کا خوف ہے** ۔جولوگ خوامخواہ سُستی کیوجہ سے پوری جماعت حاصل نہیں کرتے وہ توجّہ فرمائیں کہ میرے آقا اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنّت مولیٰنا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، ''بحر الرائق میں ہے، قنیہ میں ہے، اگر اذان سُن کر دُخُولِ مسجد (یعنی مسجد میں داخل ہونے کیلئے) اقامت کا انتِظار کرتا رہا تو گنہگار رہوگا۔'' (فتاویٰ رضویہ ج۷ ص ۱۰۲، البحر الرائق ج ۱ ص ۶۰۴) فتاویٰ رضویہ شریف کے اُسی صَفْحَہ پر ہے، ''جو شخص اذان سُن کر گھر میں اقامت کا انتِظار کرتا ہے اُس کی شہادت (یعنی گواہی) قَبول نہیں۔''

(البحر الرّائق ج ۱ ص ٤٥١) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اقامت تک مسجد میں نہیں آجاتا بعض فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کے نزدیک وہ گنہگار اور مردودُ الشّھادت یعنی گواہی کیلئے نالائق ہے تو جو بلاعذر گھر میں جماعت قائم کرتا یا بغیر جماعت نَماز پڑھتا یا **مَعاذَاللہ** نَماز ہی نہیں پڑھتا اُس کا کیا حال ہوگا!

یاربِّ مصطفٰے !عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں پانچوں نَمازیں مسجد کی جماعتِ اُولیٰ میں پہلی صَف کے اندر تکبیرِ اُولیٰ کیساتھ ادا کرنے کی ہمیشہ سعادت نصیب فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یا الٰہی عزوجل

(۱۰) رِقّت انگیز خُطبہ:

حضرت سیِّدُنا خالِد بن عُمَیر عَدَوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بصرہ کے حاکِم حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن غَزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر ہمیں اس طرح **خُطبہ** دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا، اَمّا بَعد ! (یعنی اِس کے بعد) بے شک **دُنیا** نے اپنے خاتِمے کا اِعلان کر دیا ہے اور وہ انتہائی تیزی کے ساتھ رُخصت ہو رہی ہے۔ اور (اب) اِس دنیا میں سے اتنی قدر باقی رَہ گیا ہے جتنا کہ برتن کا **تِلْچھٹ** (جو تھوڑا سا پانی برتن میں رہ جائے اُس کو تِلْچھٹ کہتے ہیں) اور اس (برتن) کا مالِک اس (تِلْچھٹ) سے فائدہ حاصِل کر رہا ہے۔ تم اِس دنیا سے اُس گھر کی طرف **مُنْتَقِل** (مُن۔ تَ۔ قِل) ہونے والے ہو جس کو فنا نہیں۔ اِس لیے تمہارے پاس جو سب سے بہتر چیز ہے اُس کو لے کر اُس (اُخروی) گھر کی طرف اِنتِقال کرو۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے، ''**جہنّم** کے کَنارے سے ایک پتّھر پھینکا جائے گا جو کہ **ستّر سال** تک نیچے کی طرف گرتا چلا جائے گا لیکن اِس کے باوُجُود وہ جہنّم کی تہ تک نہیں پہنچے گا۔'' اور خدا کی قسم ! اِس جہنّم کو ضَرور بھرا جائے گا۔ کیا تمہیں اس پر **تعجُّب** ہے؟ اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''**جنّت** کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان **چالیس سال** کی مَسافت ہوگی، اس پر ایک دن ضَرور ایسا آئے گا کہ جب وہ ہُجُوم سے بھر جائیں گے۔'' میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ساتھ سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ہمارے پاس دَرَخت کے **پتّوں** کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ (پتّے کھانے کے سبب) ہمارے ہونٹوں کے کونے زخمی ہو گئے۔ میں نے ایک چادر حاصِل کی اور اسے (بیچ میں سے پھاڑ کر) اپنے اور **سعد** بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے درمیان تقسیم کر دیا، آدھی چادر بطورِ تہ بند میں نے استِعمال کی اور آدھی سعد بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے۔ (ایک تو وہ غُربت کا دور تھا) اور آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا حاکم ہے۔ میں اس بات سے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں تو (خوش فہمی کے باعِث) اپنے آپ کو عظیم سمجھ بیٹھوں لیکن خدا عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک میں بہت حقیر سمجھا جاؤں۔ (مسلم شریف ج۲ ص ٤٠٨ رقم الحدیث ٢٩٦٧)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے دیکھا! صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نے نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے خوب بھوک برداشت کی یہاں تک کہ **دَرَختوں** کے پتّے کھا کر اور خوب سختیاں برداشت کرکے شَجرِ اسلام کی آبیاری فرمائی۔ واقِعی اُس وَقت حالات انتہائی ناگُفتہ بہ تھے۔ جیسا کہ ایک اور روایت سے بھی ظاہر ہے۔ چُنانچِہ

(۱۱) راہِ خدا میں سب سے پہلا تیر چلایا:

عَشْرَۂ مُبَشَّرہ میں سے ایک جنّتی صَحابی حضرتِ سیِّدُنا **سَعد** بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں وہ پہلا عَرَب ہوں جس نے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سب سے **پہلا تیر** چلایا۔ ہم تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، محبوبِ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَعِیَّت (مَ۔عِی۔یَت) میں جِہاد کرتے تھے۔ اور ہمارے پاس کیکر کے (یعنی کانٹے دار) دَرَخت کے پتّوں کے سوا کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا۔ قَضائے حاجت کے وَقْت ہماری اِجابت بکری کی مینگنیوں کی مِثْل ہوتی، جس پر لیسدار مادّے کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔

(صحیح بخاری ج۷ ص ۲۳۱ رقم الحدیث ۶۴۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پھر آسانیاں مل جانے کے بعد بھی ان صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کا جذبہ خَتْم تو کُجا کم بھی نہ ہوا بلکہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مزید بڑھ گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو ہم اپنے آپ کو بُزُرگ تصوُّر کر بیٹھیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو جائے۔ **اللہ** ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے صدقے **نیکی کی دعوت** عام کرنے کی تڑپ اور اس کی خاطر قربانیاں پیش کرنے کا جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمین۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے** اور صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی راہِ خُدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرکے دین و دنیا کی بَرَکتیں حاصل کرے۔ مدنی قافلے کی ایک **بہار** پیشِ خدمت ہے،

(۱۲) ہاتھ کے مَسّے:

ٹنڈوآدم (سندھ، پاکستان کے) ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں تقریباً دو سال سے بازو کے مسّوں کی وجہ سے پریشان تھا۔ علاج پر کافی رقم خرچ کی، ایک بار آپریشن بھی کروایا مگر "مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی" کے مِصداق مسّوں کی تعداد میں برابر اضافہ ہوتا جارہا تھا، دل میں ایک خوف سا بیٹھ گیا تھا کہ ان مسّوں میں شاید **کینسر** ہو جائیگا اور میرا بازو کاٹ دیا جائیگا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کی صوبائی مجلسِ مُشاوَرت (بلوچستان) کو ہر آن سلامت رکھے۔ اٰمین۔ انہوں نے صوبائی سَطح پر **کوئٹہ** میں دو روزہ سنّتوں بھرا اجتماع (۲۷، ۲۸ جُمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ) رکھا۔ قسمت نے یاوری کی اور میں بھی سنّتوں بھرے **اجتماع** میں شریک ہوا، **دعوتِ اسلامی** کے بے شمار **مَدَنی قافلے** دنیا کے مختلف ممالک میں ہر وقت سفر پر رہتے ہیں اور گاؤں گاؤں قریہ قریہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے پھرتے ہیں، میں نے سُن رکھا تھا کہ مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے والوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، میں نے بھی ہمّت کی اور کوئٹہ سے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیت کے **12 روزہ مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا واسطہ پیش کرکے گڑگڑا کر دُعا کی۔ مجھ گناہ گار پر کرم ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **میرے سارے مَسّے جھڑ گئے، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جن مَسّوں کا آپریشن کروایا تھا ان کے نشانات باقی ہیں مگر ۱۲ روزہ مَدَنی قافلے میں جھڑنے والے مَسّوں کے تو نشانات تک غائب ہوگئے!**

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ علٰی اِحْسانِہٖ وَ کَرَمِہٖ

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
زَخم بگڑے بھریں پھوڑے پُھنسی مِٹیں گر ہوں مَسّے جَھڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِبغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نَفْس وشیطان سے جان چُھڑانے کے لئے سالہاسال تک جِدّ وجُہد فرمائی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کیلئے **پچیس سال** تک عراق شریف کے جنگلوں میں تنِ تنہا سختیاں کرتے رہے۔

تُو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شَیدا تیرا

تُو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

(۱۳)سَرد رات میں چالیس بار غُسل:

بَہْجَۃُ الْاَسرار شریف میں ہے، سرکارِبغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کُرخ کے جنگلوں میں برسوں رہا، **دَرَخْت کے پتّوں اور بُوٹیوں پر میرا گزارہ ہوتا۔** مجھے پہننے کے لئے ہر سال ایک شخص صُوف(یعنی اُون) کا ایک جُبّہ لاکر دیتا تھا۔ میں نے دُنیا کی مَحَبَّت سے نَجات حاصل کرنے کیلئے ہزار جَتَن کئے، میں گُمنام رہا۔ **میری خاموشی** کے سبب لوگ مجھے گونگا، اور دیوانہ کہتے، کانٹوں پر ننگے پاؤں چلتا، خوفناک غاروں اور بھیانک وادیوں میں بلا جھجک داخِل ہوجاتا، دُنیا بن سَنور کر میرے سامنے ظاہِر ہوتی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ، میں اُس کی طرف اِلْتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرتا۔ میرا نَفْس کبھی تو میرے آگے عاجزی کرتا کہ آپ کی جو مرضی ہوگی وُہی کروں گا اور کبھی مجھ سے لڑتا۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے اِس پر فَتْح نصیب کرتا۔ میں مُدّتوں "مَدَائِن" کے بیابانوں میں رہا اور اپنے نَفْس کو مُجاہَدات میں لگاتا رہا۔ **ایک سال تک گِری پڑی چیزیں کھاتا اور بالکل پانی نہ پیتا پھر ایک سال صِرْف پانی پر گزارہ کرتا اور گِری پڑی چیز یا کوئی اور غذا نہ کھاتا پھر ایک سال بغیر کچھ کھائے پئے فاقے سے گزارتا۔** مجھ پر سخت آزمائشیں آتیں۔ ایک بار سخت سردی کی رات میں میرا یوں امتحان لیا گیا کہ بار بار آنکھ لگ جاتی اور مجھ پر غُسل فرض ہوجاتا۔ میں فوراً نہر (نَ۔ ہَر) پر آتا اور غُسل کرتا اِس طرح اس ایک سرد رات کی کڑکڑاتی ٹھنڈی میں چالیس بار میں نے ٹھنڈے پانی سے غُسل کیا۔ (بِتَغَیُّرٍ اَز بَہْجَۃُ الْاَسرار ص ١٦٤،١٦٥)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱٤) زمین سے چُن چُن کر ٹکڑے کھانا:

سرکارِبغداد حُضُورِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں شہر میں جب کھانے کے ارادے سے گرے پڑے ٹکڑے یا جنگل کی کوئی گھاس یا پتّی اٹھانا چاہتا اور دیکھتا کہ دوسرے فُقَراء بھی اس کی تلاش میں ہیں تو اپنے اسلامی بھائیوں پر ایثار کرتے ہوئے نہ اٹھاتا بلکہ یونہی چھوڑ دیتا تا کہ وہ اٹھا کرلے جائیں اور خود بھوکا رہتا۔ جب **بھوک** کے سبب کمزوری حد سے بڑھی اور میں قریبُ المرگ ہوگیا تو پھول والے بازار سے ایک کھانے کی چیز جو زمین پر پڑی تھی وہ میں نے اٹھائی اور ایک کونے میں جا کر اسے کھانے کیلئے بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک **عجمی** نوجوان آیا اس کے پاس تازہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت تھا وہ بیٹھ کر کھانے لگا۔ اس کو دیکھ کر میری کھانے کی خواہش ایک دم شدّت اختیار کرگئی۔ جب وہ اپنے کھانے کے لئے لُقمہ اٹھاتا تو بھوک کی بے تابی کی وجہ سے بے اختیار جی چاہتا کہ مُنہ کھول دوں تا کہ وہ میرے مُنہ میں لقمہ ڈال دے۔ آخِر میں نے اپنے نَفْس کو ڈانٹا کہ "بے صبری مت کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میرے ساتھ ہے۔ چاہے کچھ بھی ہوجائے مگر میں اس نوجوان سے مانگ کر ہرگز نہیں کھاؤں گا۔" یکایک وہ نوجوان میری طرف متوجِّہ ہوا اور کہنے لگا، بھائی! آجایئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کھانے میں شریک ہوجایئے، میں نے انکار کیا۔ اس نے اصرار کیا، میرے نَفْس نے مجھے کھانے کیلئے بَہُت اُبھارا لیکن میں نے پھر بھی انکار کیا۔ مگر اُس نوجوان کے مُسْتَقِل اِصرار پر میں نے تھوڑا سا کھانا کھالیا۔ اُس نے مجھ سے پوچھا، کہاں کے رہنے والے ہو؟ میں نے کہا، **جیلان** کا۔ وہ بولا، میں بھی جیلان ہی کا ہوں۔ اچھا یہ بتاؤ تم مشہور عابِد وزاہِد اور ولیُ اللہ حضرت سیِّد **عبدُاللہ صومعی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے **عبدُالقادر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جانتے ہو؟ میں نے کہا، وہ تو میں ہی ہوں۔ یہ سُن کر وہ بے قرار ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں **بغداد** آنے لگا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امّی جان نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینے کے لئے مجھے سونے کی آٹھ اشرفیاں دی تھیں میں یہاں بغداد آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تلاش کرتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کسی نے پتا نہ دیا یہاں تک کہ میری تمام رقم خرچ ہوگئی، میرا تین دن کا فاقہ ہے، میں جب بھوک سے نِڈھال ہوگیا اور جان پر بن گئی تو میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امانت میں سے یہ روٹیاں اور بُھنا ہوا گوشت خریدا۔ حُضُور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ بھی بخوشی اِسے تناوُل فرمائیے کہ یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا مال ہے، پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرے مہمان تھے اور اب میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مہمان ہوں۔ بقیّہ رقم پیش کرتے ہوئے بولا، میں مُعافی کا طلب گار ہوں۔ اِضطراری حالت میں میں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رقم ہی سے کھانا خریدا تھا۔'' میں بہُت خوش ہوا۔ میں نے بچا ہوا کھانا اور مزید کچھ رقم اُس کو پیش کی اُس نے قبول کی اور چلا گیا۔ (طبقاتِ حنابلہ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

طلب کا منہ تو کس قابل ہے یا غوث،
مگر تیرا کرم کامل ہے یا غوث

(حدائقِ بخشش)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس قدر بھوک برداشت کرنے اور جان پر بن جانے کے بعد اپنی ہی رقم مل جانے کے باوُجُود اُس کو ایثار کر دینا یہ واقِعی بہُت بڑی بات ہے اور یہ اولیاء کرام کا ہی حصّہ ہے۔ ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے فاقے صدمرحبا اور آپ کا ایثار صد ہزار مرحبا! کاش ہمارے اندر بھی جذبہ ایثار پیدا ہو جائے۔ ہائے ہائے! ہم تو ٹھونس ٹھونس کر پیٹ بھر لینے کے بعد بچا ہوا کھانا بھی ایثار کرنے کا حوصلہ نہیں رکھتے بلکہ آئندہ کھانے کیلئے اُس کو فرِج میں محفوظ کر لیتے ہیں۔ کاش! ایثار کا عظیم الشان ثواب حاصل کرنے کا ہمارا بھی ذہن بن جاتا۔

(۱۵) دشواری کے بعد آسانی:

حضرت علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبانی ''طبقاتِ کبریٰ'' میں حُضور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں، ابتِداءً مجھ پر بہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتِہا کو پہنچ گئیں تو میں عاجز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی یہ دو آیات جاری ہو گئیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ

(پ ۳۰ الم نشرح آیت ۵،۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیات کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سَروں سے قدم اعلیٰ تیرا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کچھ پانے کیلئے قُربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ ہمارے غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے اپنے ربِّ رحمٰن اور خدائے حنّان ومنّان عَزَّوَجَلَّ کا قُرب اور اپنے نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی خوشی پانے نَفس و شیطان پر غالِب آنے، دنیا کی مَحبَّت سے پیچھا چُھڑانے، گناہوں کے اَمراض سے خود کو بچانے، مخلوقِ خدا عَزَّوَجَلَّ کو راہِ راست پر لانے، مُبلِّغ کا عظیم شَرَف پا کر کثیر ثواب کمانے، نیکی کی دعوت کی دنیا میں دھوم مچانے اور بے شمار کُفّار کو دامنِ اسلام میں داخل فرمانے کے لئے سالہا سال تک جِدّ و جُہد فرمائی۔ خیر ہم حُضُور غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح ریاضتیں تو کرنے سے رہے۔ مگر ہمّت ہارے بغیر تھوڑی بہُت کوشش تو کریں۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جُویا تیرا

(ذوقِ نعت)

سرکارِ بغداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مَحبَّت کا دَم بھرنے والے اسلامی بھائیو! سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پچیس برس **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رضا کے لئے عراق کے جنگلوں میں گزار دیئے۔ اور بے مِثال بھوک و پیاس برداشت کی۔ کاش! ہمیں بھی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کی خاطر گاؤں بہ گاؤں، شہر بہ شہر اور مُلک بہ مُلک سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱۶) روز کی غذا دس مُنَقّے :

حضرت ابو احمد صغیر علیہ رحمۃ اللہِ الکبیر فرماتے ہیں، مجھے حضرتِ سیّدُنا **ابو عبدُاللہ بن خفیف** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا کہ ہر رات ان کی اِفطاری کے لئے **مُنَقّے** کے دس دانے پیش کیا کروں۔ ایک رات ترس کھا کر میں نے دس کی بجائے پندرہ دانے حاضر کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا، تمھیں (پندرہ دانے) لانے کا کس نے حکم دیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صِرف دس کھائے اور باقی (پانچ) کو چھوڑ دیا۔ (رسالۃ القُشَیریّہ ص ۱۴۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

مُنَقّے کے حیرت انگیز فوائد:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیّدُنا ابو عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روزانہ صِرف **دس عدد مُنَقّوں** پر گزارہ فرماتے تھے۔ اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی نَفس مارنے کی ادائیں مرحبا! انہوں نے مُنَقّہ کا خوب انتخاب فرمایا۔ سوکھے ہوئے چھوٹے انگور **کشمش** اور سوکھے ہوئے بڑے انگور **مُنَقّہ** کہلاتے ہیں۔ **اللہ کے محبوب**، دانائے **غُیوب**، **مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب عَزَّوَجَلَّ** وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ حکمت نشان ہے۔ "اسے کھاؤ یہ (مُنَقّی) بہترین کھانا ہے، (مُنَقّہ) اَعصاب (یعنی نَسوں اور پٹھوں) کو مضبوط کرتا، کمزوری کو دور کرتا غصّہ کو ٹھنڈا کرتا، بلغم کو دور کرتا، چہرے کی رنگت نکھارتا اور مُنہ کو خوشبودار کرتا ہے۔"

(کشف الخفاء ج ۲ ص ۴۳۱ رقم الحدیث ۲۸٤)

حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیم کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ (مُنَقّہ) کمزوری دُور کرتا، مِزاج کو خوشگوار بناتا، سانس کو خوشبودار کرتا اور غم کو دُور کرتا ہے۔ (کَنزُ الْعُمّال ج ۱۰ ص ۱۸ رقم الحدیث ۲۸۲۶۱)

کشمش کا پانی پینا سُنّت ہے :

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے لئے کشمش بھگوئی جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اس کا پانی اُس روز، دوسرے روز اور بعض اوقات اس کے بعد والے دن شام تک بھی نوشِ جان فرماتے۔ اسکے بعد اس کے بارے میں حکم فرماتے تو خادمین اسے پی لیتے یا اسے بہا دیا جاتا۔ (کیونکہ بعد میں اُس میں تغیُّر آجاتا اس لئے بہا دیا جاتا) (ابو داوٗد شریف ج ۳ ص ۳۳۷ رقم الحدیث ۳۷۱۳)

مُنَقّہ دواء بھی ہے اور غذا بھی اس کو چاہیں تو یونہی یا چاہیں تو چھلکا اتار کر مناسب مقدار میں کھائیے مشہور مُحَدِّث حضرت سیّدُنا امام زُہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جس کو احادیث مبارکہ حِفظ کرنے کا شوق ہو وہ (مناسب مقدار میں) **مُنَقّہ** کھائے۔ مُنَقّے بیج سمیت بھی کھا سکتے ہیں بلکہ امام زُہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "مُنَقّے کے بیج معدے کی اِصلاح کرتے ہیں۔" مُنَقّے چند گھنٹے پانی میں بھگو کر رکھ دیجئے پھر اس کا چھلکا اُتار کر گُودا نکال لیجئے۔ **مُنَقّہ کا گُودا** پھیپھڑوں کیلئے اِکسیر اور پُرانی کھانسی کیلئے مفید ہے۔ گُردہ اور مثانہ کے درد کو مٹاتا، جگر اور تِلّی کو طاقت دیتا، پیٹ کو نَرم کرتا، معدہ مضبوط کرتا اور ہاضِمہ دُرُست کرتا ہے۔

کھانسی کا علاج:

روزانہ کِشمِش کے **40** دانے (اگر مُوافِق آتے ہوں تو دُگنے کرنے میں بھی حرج نہیں) اور تین عدد بادام لیکر اس پر **11** بار دُرُود شریف پڑھ کر دم کر کے کھا لیجئے اِس کے اوپر دو گھنٹے تک پانی نہ پئیں۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کھانسی میں بہت فائدہ ہوگا۔ بلغم نکلے گا اور مزید نہیں بنے گا۔ (ضَرورتاً کِشمِش کی تعداد بڑھا دیجئے) بہت چھوٹے بچّوں کیلئے حسبِ ضرورت مقدار کچھ کم کر دیجئے۔ تاحُصولِ شِفا علاج جاری رکھئے۔

بینگن کی خواہش:

حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیرِ خدا عَزَّوَجَلَّ وکَرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيم سے مروی ہے، جو روزانہ سُرخ مُنَقّےٰ **21** عدد کھالیا کرے وہ ان تمام امراض سے محفوظ رہے گا جن سے خوفزدہ ہے۔ (ابونُعیم)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱۷) بینگن کی خواہش:

حضرت سیِّدُنا ابونصر تمّار علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الغفّار فرماتے ہیں، "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار رات کے وَقت حضرت سیِّدُنا **بشر حافی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ الکافی ہمارے گھر تشریف لے آئے۔ میں نے ولی کامل کی آمد پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا کیا پھر عرض کیا،" **یا سیّدی** !رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے ہاں خُراسان سے رُوئی آئی تھی اس سے میری بچّی نے جو سُوت کاتا اُس کو بیچ کر گوشت خریدا ہے، برائے کرم! ہمارے یہاں افطار فرمالیجئے۔" فرمایا،" اگر میں نے کسی کے یہاں کھانے کا ارادہ کیا تو پھر اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں کھاؤں گا۔" پھر فرمانے لگے،" کئی سال سے **بینگن کی خواہش** کررہا ہوں مگر ابھی تک کھا نہیں پایا۔" میں نے عرض کیا،" **یا سیّدی** !رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حُسنِ اِتّفاق سے اس گوشت میں حلال کمائی کے بینگن بھی ڈالے ہیں۔" فرمایا،" میں تو اُس وَقت بینگن کھاؤں گا جب کہ اِس کی مَحَبّت میرے دل سے نکل جائے!" (رسالۃُالقُشیریّہ ص ۱٤۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاءُ اللہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تعالیٰ خواہشاتِ نفسانی کی پَیروی سے کس قَدَر پرہیز کرتے ہیں۔ **نفس کے مُطالَبے** کی وجہ سے حضرت سیِّدُنا بشر حافی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الکافی برسوں ہوئے **بینگن** نہیں کھا رہے تھے۔ ان حضرات کا بھی خوب **مَدَنی انداز** ہوتا ہے کہ نَفس کہے کھاؤ، تو نہیں کھاتا اور اگر کہے مت کھاؤ، تو کھالینا۔ اَلْغَرَض نفس کی خواہش کا اُلٹ کرتے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۱۸) خوب کھاؤ اور پیو!

مَنقول ہے کئی سالوں تک حضرت سیِّدُنا بشر حافی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الکافی کا **با قلا**۔ (یعنی سبزی کی بیج والی پَھلیاں جو پکا کر کھائی جاتی ہیں، مَثَلاً مٹر، لوبیا وغیرہ) کھانے کو جی چاہتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے نَفس کو مارتے رہے اور پَھلیاں نہ کھائیں۔ بعدِ وفات کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا،" **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟" جواب دیا،" **اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** نے مغفرت کی بِشارت سنا کر فرمایا،" اَرے وہ انسان! جس نے دنیا میں نہ کھایا نہ پیا اب **خوب کھاؤ اور پیو**۔"

(رسالۃُالقُشیریّہ مُتَرجَم ص ٤۰٦)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

گدا بھی منتظِر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائقِ بخشش شریف)

(۱۹) کھانے کا مقصد:

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خرّاز علیہ رحمۃ اللّٰہِ الغفّار کا بیان ہے،" میرا معمول تھا کہ **تیسرے روز** کھانا کھاتا تھا، ایک دَفعہ دورانِ سفر جنگل سے گزر رہا تھا اور کھائے بغیر دوسرے تین روز شروع ہوچکے تھے، کڑاکے کی بھوک لگی تھی، کمزوری کے سبب نڈھال ہو کر ایک جگہ بیٹھ گیا، اتنے میں

غیب سے آواز آئی، "ابو سعید! نفس کو خوش کرنے کیلئے طعام کے خواہش مند ہو یا بغیر کچھ کھائے پئے کمزوری دور کرنا چاہتے ہو؟" میں نے عرض کی، "یا اللہ! عَزَّوَجَلَّ میں تو صرف قوّت چاہتا ہوں۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ میرے اندر ایسی قوت پیدا ہوگئی کہ اٹھا اور کچھ کھائے پئے بغیر مزید بارہ منزل سفر طے کرلیا۔" (کشف المحجوب مترجم ص ۴۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ والے لذّت کیلئے نہیں بلکہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے کھاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ان پر بہت کرم ہوتا ہے کہ بغیر کھائے پئے اُن کو روحانی قوت حاصل ہوجایا کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدنا ابوسعید خرّاز علیہ رحمۃ اللّٰہِ الغفّار نے بغیر کھائے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ قوت سے مزید بارہ منزل سفر طے کرلیا۔ ایک دن میں جتنا سفر طے ہوتا ہے اُس کو منزل کہتے ہیں، اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے بغیر کھائے پئے مزید ۱۲ دن کا سفر فرمالیا!

نہ ہو کارگر نفس کا مجھ پہ حیلہ
کرم یا الٰہی ! نبی کا وسیلہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲۰) کھانے سے بچنے کیلئے چُھپ گئے :

حضرت سیّدنا ابوسعید خرّاز علیہ رحمۃ اللّٰہِ الغفّار فرماتے ہیں، "ایک بار قافلہ کے ہمراہ سفر میں **فاقہ مستی** کا عالم تھا کہ کھجوروں کا باغ نظر آیا، **نفس** کو کچھ ڈھارس بندھی کہ اب کھجوریں کھاؤں گا۔ مگر میں نفس کی بات کیسے مانوں! اہلِ قافلہ نے تو وہیں پڑاؤ کردیا مگر میں دُور جاکر جنگل (کی ریت) میں چُھپ گیا تاکہ نفس کھجوریں دیکھا دِکھا کر کھانے کا مطالبہ نہ کرتا رہے۔ تھوڑی ہی دیر میں ایک ہم سفر ڈھونڈتا ہوا آپہنچا اور اصرار کرکے اپنے ہمراہ باغ کی طرف لے چلا، میں نے پوچھا: "میں یہاں پر ہوں یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا؟" کہنے لگا: "میں نے غیب سے یہ آواز سُنی، "ہمارا ایک ولی فُلاں جگہ ریت میں چُھپا ہوا ہے اُس کو اپنے ساتھ لے آؤ۔" (تذکرۃ الاولیاء، ج ۲ ص ۳۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے بے شمار ممالک میں سنّتوں کی بہاریں لٹارہی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا و آخرت کی بہتری کی خاطر **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنا یہ ذہن بنالے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**

(۲۱) ولی کی صُحبت کا فیض:

حضرت سیّدنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار میں جنگل میں تھے اچانک ایک شخص آنکلا اور کہنے لگا: "میں آپ کی صُحبت میں رَہنا چاہتا ہوں۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اُس پر نظر کی تو دل میں اُس سے نفرت پیدا ہوگئی۔ اتنے میں وہ کہنے لگا: "میں **نصرانی** راہب ہوں۔ اور **رُوم** سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صُحبت میں رہنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں پیدا ہونے والی نفرت کا راز ظاہر ہوگیا۔ یعنی اُس شخص کے کافر ہونے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے راہِب سے فرمایا، "میرے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں، کہیں ایسا نہ ہو تم تکلیف میں آجاؤ۔" وہ کہنے لگا، "**یا سیّدی!** دنیا میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام کا ڈنکا بج رہا ہے اور آپ ابھی تک کھانے پینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں! اُس کی بات سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تعجُّب ہوا اور اُس کو صُحبت میں رہنے کی اِجازت دیدی۔" سات دن رات بغیر کھائے پئے گزر گئے۔ وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا، "**یا سیّدی!** اب مُعامَلہ میری برداشت سے باہر ہوچکا ہے، کھانے پینے کا کوئی اِنتِظام فرمادیجئے۔" چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سجدہ میں چلے گئے اور بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں

عرض کیا،''**یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اِس کافر نے میرے بارے میں **حُسنِ ظَنّ** قائم کیا ہے۔ میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے مجھے اِس کافر کے سامنے رُسوانہ کرنا۔'' دعاء مانگ کر **جب سَجدہ سے سر اُٹھایا تو ایک خوانچہ** (خان۔چَہ) **موجود تھا جس میں دو روٹیاں اور دو گلاس پانی کے رکھے ہوئے تھے** ۔کھاپی کر دونوں وہاں سے چل پڑے۔مزید سات روز گزرنے کے بعد کہیں رُکے تو اس راہب نے سجدے میں جاکر دعاء مانگی۔ **دیکھتے ہی دیکھتے ایک طَشت نُمودار ہوا جس پر چار روٹیاں اور چار گلاس پانی موجود تھا!** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیرت میں پڑ گئے، اپنا یہ ذہن بنایا کہ اس میں سے کچھ نہیں کھاؤں گا کیوں کہ یہ کھانا ایک کافر کیلئے آیا ہے۔وہ کہنے لگا،''**یاسیِّدی!** کھایئے!اور دو باتوں کی خوشخبری بھی سَماعت فرمایئے،''ایک تو میں اسلام قبول کرتا ہوں یہ کہہ کر اُس نے کلمۂ شہادت پڑھا۔دوسری یہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے یہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بَہُت بڑا مقام ہے۔''میں نے سجدہ میں سر رکھ کر یہ دعاء مانگی تھی، یااللہ! **محمد مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم اگر رسولِ برحق ہیں تو مجھے دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما اور اگر **ابراھیم خواص** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تیرے ولی ہیں تو مزید دو روٹیاں اور دو گلاس پانی عطا فرما۔''دعاء مانگ کر میں نے جُوں ہی سر اُٹھایا تو کھانے کا یہ **طَشت** موجود تھا۔''چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ سننے کے بعد کھانا تناول فرمالیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ نومسلم ولایت کے اعلیٰ دَرَجہ پر فائز ہوا۔

(مُلخص از کَشفُ الْمَحْجُوب ص ۴۳۳ تا ۴۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُاللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کئی کئی دن تک فاقے برداشت کرتے ہیں، ان کی امداد کی جاتی ہے اور ان کیلئے غیب سے دسترخوان (دَس۔تَر۔خان) ظاہر ہوتے ہیں، سیِّدُنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صُحبت میں رَہ کر کافر نے بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے مسلمان ہو کر ولایت کا دَرَجہ پالیا۔ہر ایک کو چاہئے کہ بُری صحبت سے دور رہے اور نیکوں کی صحبت اختیار کرے۔ **حدیث** مبارک میں ہے،''اچھا ہمنشیں وہ ہے کہ اُس کے دیکھنے سے تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ یاد آجائے اور اُس کی باتوں سے تمہارے (نیک) اعمال میں اضافہ ہو اور اُس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔''

(جامع صغیر جزء ثانی ص ۲۴۷ رقم الحدیث ۴۰۶۳)

یک زمانہ صُحبتِ با اَولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(یعنی اولیائے کرام کی لمحہ بھر کی صحبت سو سال کی خالص عبادت سے بہتر ہے)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲۲) اچھی صحبت اچھی موت:

خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رہ کر گلابی ہوجاتا ہے۔اِسی طرح تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **عاشقانِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی صُحبت میں رہنے والا اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی مہربانی سے بے وقعت پتھر بھی اَنمول ہیرا بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے **پیامِ اَجَل** کو **لَبَّیْک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا رشک کی آگ میں جل اُٹھتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے چُنانچہ **ٹنڈو اللہ یار** (سندھ) کے ایک شخص نے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے مُتأثِّر ہو کر عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے پانچوں وقت کی نَماز کی پابندی شروع کردی اور **رَمَضانُ الْمُبارَک** کے آخری عشرہ میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے **سنّتوں بھرے اعتکاف** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ بیٹھ گئے دس دن میں قرآنِ پاک کی چند سورتیں، دعائیں اور سنّتیں یاد کرلیں چہرے پر ایک مُشت داڑھی اور سر پر سبز سبز عمامے کا تاج سجانے کی نیّت کے ساتھ ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مَدَنی قافلوں میں سفر کیلئے بھی نام لکھوایا، اَلغرض زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوگیا۔عاشقانِ رسول کی صُحبت رنگ لائی، گناہوں سے توبہ کرکے سنّتوں بھری زندگی گزارنے لگے۔ایک دن کپڑوں میں آگ لگنے کے سبب بے چارے بُری طرح جُھلس گئے۔اسپتال لے جایا گیا، ڈاکٹروں

نے بتایا کہ ان کا جسم **80%** فیصد جل چکا ہے۔ مگر دیکھنے والے حیرت زدہ تھے کہ تکلیف کا اظہار کرنے کے بجائے وہ **ذِکر و دُرُود** میں مشغول تھے، اعتکاف کے دَوران عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی صحبت میں رہ کر جو سُورتیں اور دُعائیں یاد کی تھیں انہیں وہ پڑھے جا رہے تھے۔ کم وبیش **48** گھنٹے تک وقتاً فوقتاً قرانِ پاک کی سُورتیں اور دعائیں وغیرہ پڑھتے رہے اور صُبح **اذانِ فجر** کے وقت بُلند آواز سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا للّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پڑھا اور ان کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲۳) بُری صُحبت بُری موت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ مرحوم زندگی کی بازی جیت گئے۔ آج کل کی بُری صُحبت اور گھروں کا فِلمی ماحول، **T.V** اور **INTERNET** کے ذَرِیعے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کی منحوس عادتوں کی تباہ کاریوں سے ڈَراتی، خبردار کرتی موت کی ایک لرزہ خیز اور **عبرت انگیز** حِکایت بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔ چُنانچہ ابھی جو حکایت آپ نے سُنی اُس مرحوم کا علاج کرنے والے ڈاکٹروں کا کہنا ہے، عجیب اِتِّفاق ہے کہ اس دعوتِ اسلامی والے نوجوان نے ماشاء اللہ عَزَّوَجَلَّ **قرآنِ پاک** کی تلاوت کرتے اور کَلِمَۂ طَیِّبہ پڑھتے پڑھتے جس وارڈ میں جان دی چند دن پہلے ایک نوجوان (ماڈرن) لڑکی بھی آگ میں جُھلس کر اِسی وارڈ میں پہنچی مگر موت کے وقت اُس لڑکی کی زبان پر (مَعَاذَاللہ) یہ تھا، **گانا سناؤ! گانا سناؤ! ناچ دکھاؤ! ناچ دکھاؤ!** اسطرح کہتے کہتے اُس بدنصیب لڑکی کا اِنتِقال ہوگیا۔ **اگر وہ لڑکی مسلمان تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ بے چاری کی مغفرت فرمائے۔**

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً! ایک نہ ایک دن ہمیں مرنا ہے۔ اے کاش! آخری وقت کَلِمَۂ طَیِّبہ پڑھتے ہوئے، درود وسلام پیش کرتے ہوئے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے جلوؤں میں ہمیں ہماری روح قبض ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرانِ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا کے بے شُمار ممالک میں سنّتوں کی بہاریں لٹا رہی ہے۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا وآخرت کی بہتری کی خاطر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر اپنا یہ ذِہن بنالے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**

(۲۴) بھوکا شیر:

حضرت سیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''میں نے شیخ احمد حمّادی سَرَخسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی سے ان کی **توبہ** کا سبب پوچھا، تو کہنے لگے، ''ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لیکر ''سَرَخس'' سے'' روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل میں ایک **بھوکے شیر** نے میرا ایک اُونٹ زخمی کرکے گرادیا اور پھر بُلند ٹیلے پر چڑھ کر دَہاڑنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بَہُت سارے دَرِندے اِکٹھے ہوگئے۔ شیر نیچے اُترا اور اُس نے اُسی **زخمی اُونٹ** کو چیر اپھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جَمع شُدہ درندے اُونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک **لنگڑی لومڑی** دُور سے آتی دِکھائی دی، شیر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ لومڑی حسبِ ضَرورت کھا کر جب جاچکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، **اچانک شیر نے میرا رُخ کیا اور بزَبانِ فَصیح بولا، '' احمد! ایک لُقمہ کا ایثار تو کُتّوں کا کام ہے مَردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔''** میں نے اِس انوکھے واقِعہ سے مُتَأثِّر (مُتْ۔ ءَ۔ثْ۔ثِرْ) ہوکر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے کَنارہ کَش ہوکر اپنے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سے لَو لگالی۔'' (کَشْفُ الْمَحْجُوب تبحیر مترجم ص ۳۸۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

مرغی کا توکل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **بھوکے شیر** نے اپنا شکار دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ''ایک لقمہ کا ایثار تو کتّوں کا کام ہے مرد کو چاہیے کہ اپنی جان قربان کر دے۔'' مگر آہ! آج کے ہم جیسے بے عمل مسلمان ایک لقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے، جن سے بن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لقمہ چھین لیتے ہیں بلکہ ایک لقمہ کی خاطر بعض اوقات قتل و غارت گری تک سے نہیں چُوکتے۔ ڈھیروں ڈھیر غذائیں موجود ہونے کے باوُجُود ایک ایک ''ٹکڑے'' کی خاطر فساد برپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ''صِرف تین ذی روح ایسے ہیں جو غذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں، (۱) (ہم جیسے گنہگار) انسان (۲) چوہا اور (۳) چیونٹی۔'' ان کے علاوہ کوئی بھی حیوان دوسرے وقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا، آپ نے **مُرغی کا توکُّل** دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا ہے تو پی چکنے کے بعد پیالے کے کنارے پر پاؤں رکھ کر اِس کو اُلٹ دیتی ہے، اسے اپنے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پلائے گا۔ اور لُطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نیک بندوں کا توکُّل بے مثال ہوتا ہے۔ توکُّل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ''صِرف **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی عنایت پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہو جائے۔''

(ملخص از رسالۃُ القُشیرِیہ ص ۱۶۹ باب توکُّل)

اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل تَوَکُّل کرنے والوں کی بھی کیا شان ہوتی ہے، چُنانچہ

(۲۵) مُتَوَکِّل نوجوان:

حضرت سیِّدُنا ابراھیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''ملکِ شام کے راستے میں ایک اللہ والے نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا، ''کیا آپ میری صُحبت میں رہنا پسند فرمائیں گے؟'' میں نے کہا، ''میں تو **بھوکا** رہتا ہوں۔'' کہنے لگے، ''ان شاءَ اللہ میں بھی بھوکا رہ لوں گا۔'' چار دن اسی طرح فاقہ میں گزر گئے۔ اس کے بعد کہیں سے کوئی غذا آگئی، میں نے اُن سے کہا، ''آئیے کھائیے۔'' جواب دیا،'' میں نے عہد کیا ہے کسی کے ذریعے کوئی چیز نہیں لوں گا۔'' میں نے خوش ہو کر کہا، ''مرحبا! آپ نے بَہُت باریک نکتہ بیان فرمایا۔'' یہ سن کر وہ کہنے لگے، ''اے ابراھیم! میری جھوٹی تعریف مت کیجئے کیوں کہ پَرَکھنے والا پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ آپ کے حال اور توکُّل کو خوب جانتا ہے۔'' پھر فرمانے لگے، ''**توکُّل** کا کمترین دَرَجہ یہ ہے کہ فاقہ پر فاقہ آنے کے باوُجُود دل **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے سوا کسی اور کی طرف مُتَوَجِّہ نہ ہو۔''

(رسالۃُ القُشیرِیہ ص۱۶۸ باب توکل)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جُو یا تیرا

(ذوقِ نعت)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ہمیں نفس و شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرما اور بھوک کی عظیم نعمت سے نواز کر اپنا صابر و شاکر بندہ بنا۔

بھوک کی نعمت سے تُو نواز مولیٰ عزوجل
صَبْر کی دولت سے تُو نواز مولیٰ عزوجل

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(۲۶) رِزْق خود ڈھونڈ رہا تھا:

حضرت سیِّدُنا ابو یعقوب اقطع بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''ایک بار میں حرمِ مکّۂ مکرّمہ میں دس دن تک بھوکا رہا، جس سے مجھے کمزوری آگئی اور جنگل کی طرف چل پڑا کہ شاید کچھ غذا مل جائے جو میری کمزوری کو روکے، راستے میں ایک گرا پڑا **شلجم** نظر آیا اُٹھایا تو ''پُرانا

''ہو چکا تھا، مجھے محسوس ہوا گویا کوئی کہہ رہا ہے، ''تم دس دن بھوکے رہے کیا اِس کے بعد بھی ایک سَہم تمہارے لئے رَہ گیا تھا!'' میں نے اُسے واپَس رکھ دیا اور **مسجِدُالحرام شریف** میں حاضِر ہوگیا۔ اتنے میں ایک **عَجمی** (ہر غیرِ عَرَبی کو عَجمی کہتے ہیں) میرے پاس آیا اور ایک صَندُوقچہ پیش کرتے ہوئے کہنے لگا'' یہ آپ کا ہے۔'' میں نے کہا،''میرا کیسے ہوگیا؟'' بولا، ہم دس دن سے سَمُندر میں سفر کر رہے تھے، **طوفان** آ گیا اور ہماری کشتی ڈوبنے کے قریب ہوگئی تھی تو ہم سب نے نِیَّتیں کی تھیں کہ اگر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں نَجات بخشے گا تو ہم خیرات کریں گے۔ میں نے بھی یہ نِیَّت کی تھی کہ **مسجِدُ الحرام شریف** میں مجھے جو پہلا آدمی نظر آئے گا اُس کو یہ پیش کروں گا تو آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جو مجھے ملے ہیں۔'' **میں نے جب صَندوقچہ کھولا تو اُس میں مصری مَیدے کا کیک ، چھلے ہوئے بادام اور قَند سفید** (ایک طرح کی مٹھائی) **کی ڈلیاں تھی** ۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے آپ سے کہا کہ تیرا رِزق دس دن سے تیری طرف آ رہا تھا مگر تو اِس کو جنگل میں تلاش کرنے کیلئے نکل پڑا تھا! میں نے اُس میں سے تھوڑی تھوڑی چیزیں اپنے لئے نکال کر بَقیّہ اُسی کو لوٹاتے ہوئے کہا، ''میں قَبول کر چکا ہوں اب یہ آپ لے جایئے اور میری طرف سے اپنے بچّوں کو تحفہ دے دیجئے۔''

(رِسالۃُالقُشیریّہ ص ۱۶۹،۱۷۰ باب: توکُّل)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیاء کے توکُّل کی بھی کیا نرالی شان ہوتی ہے۔ دس دن کا فاقہ ہونے کے باوُجود جب کھانے کی چیزیں ملیں تب بھی تھوڑی سی قَبول کر کے بقیّہ واپَس دیدیں۔ ایک وَقت کھا لینے کے بعد اِس بات کی انہیں پرواہ ہی نہیں ہوتی تھی کہ بعد میں کیا کھائیں گے! ان حضرات کا ذِہن بنا ہوا تھا کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے جب تک زندہ رکھنا منظور فرمایا ہے اُس وَقت کیلئے رِزق خود ہی فَراہَم کر دے گا۔ جیسا کہ بارھویں پارے کی ابتِداء میں ہے،

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا۔

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

(پ ۱۲ ھود آیت ٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں ایک مَدَنی نکتہ قابلِ غور ہے اور وہ یہ کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے ہر ایک کی روزی اپنے ذِمّہ لی ہے مگر ہر ایک کی مغفِرت کا ذِمّہ نہیں لیا۔ تو وہ مسلمان کس قَدَر نادان ہے جو رِزق کے لئے مارا مارا پھرے مگر مغفِرت کی طلب میں دل نہ جلائے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رسول کے تربیّت کے لئے سفر کرنے والے مَدَنی قافِلوں میں طلبِ آخِرت و مغفِرت کا ذِہن دیا جاتا ہے، چُنانچہ

(۲۷) جوشیلا مُبلِّغ:

عاشقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافلہ** جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں 12 دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کی خاطر پہنچا۔ جس مسجد میں قِیام تھا، اس کے سامنے والے گھر میں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشقِ رسول نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صرف 2 دن ساتھ رہنے کیلئے تیّار ہوئے اور مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے کے میں مصروف ہوگئے۔ صرف دو دن مَدَنی قافِلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں نَمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ گھر کے بااثر فرد تھے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** تقریباً سبھی نے نَماز پڑھنا شروع کردی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی **نیکی کی دعوت** پیش کی۔ گھر والوں کو **T.V.** کی تباہ کاریاں بتا کر اسے گھر سے نکالا دینے کا ذِہن دیا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** باہمی رضامندی سے گھر سے **T.V.** نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صبح کپڑوں پر اِستری کرتے ہوئے اچانک انہیں کرنٹ لگا اور اُسی وقت انہوں نے دم توڑ دیا گھر والوں کا کہنا ہے کہ ہم نے واضح طور پر سُنا کہ بوقتِ وفات اُن کی زَبان پر کَلِمَۂ طَیِّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاری تھا۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

(۲۸) انڈہ روٹی:

حضرت سیِّدُنا ابوتُراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''دورانِ سفر میرے نَفس نے صِرف ایک بار **انڈہ روٹی** کھانے کی خواہش کی، چُنانچہ میں ایک بستی میں پہنچا۔ وہاں ایک شخص یکا یک مجھ سے چمٹ گیا۔ اور چیخ چیخ کر کہنے لگا، ''یہ بھی چوروں کے ساتھ تھا۔'' بِھیڑ ہو گئی اور چوروں کا ساتھی سمجھ کر لوگوں نے مجھے ستّر دُرّے مارے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک آدمی نے مجھے پہچان لیا اور کہا، ''یہ چور نہیں ہو سکتے۔ یہ تو **ابو تُراب نخشبی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ اس پر لوگوں نے بصد ندامت مجھ سے معذِرت چاہی۔ ان میں سے ایک صاحِب مجھے اپنے گھر لے گئے اور خیر خواہی کرتے ہوئے حُسنِ اتِّفاق سے **انڈہ روٹی** کھانے کے لئے پیش کیا۔ میں نے نَفس سے کہا، ''ستّر دُرّے کھانے کے بعد تیرا مطالبہ پورا ہوا اب **انڈہ روٹی** کھالے۔'' (رسالۃ القُشیریّہ ص ۱٤٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۲۹) سفید پیالہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اللہ والوں کا نظام بھی خوب ہوتا ہے، ان کو نفس کی پَیروی سے بچایا جاتا ہے۔ جن کا ابھی واقِعہ بیان کیا گیا وہ حضرت سیِّدُنا ابوتُراب نخشبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باکرامت ولیُّ اللہ تھے۔ چُنانچِہ ایک بار **سفرِ مدینہ** کے دوران لق ودَق صَحرا میں کسی مُرید نے پیاس کی شکایت کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر پاؤں مبارک مارا تو **میٹھے پانی کا چشمہ** اُبل پڑا۔ یہ دیکھ کر دوسرے مُرید نے عرض کیا، ''میں تو آبخورے (یعنی پیالے) میں پیوں گا۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین پر ہاتھ مبارک مارا تو ایک **سفید پیالہ** نُمودار ہو گیا۔ اِس واقِعہ کے راوی حضرتِ شیخ ابوالعبّاس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''وہ **سفید پیالہ مکّۂ مکرَّمہ** تک ہمارے ساتھ رہا۔'' (تذکِرۃُ الاولیاء ج اول ص ۲٦٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

ہوگا سَیراب سرِ کوثر و تسنیم وہی
جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہو گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

وَسوسہ: انڈہ روٹی کھانا کوئی گناہ تو نہیں، پھر آخر ایک ولیُّ اللہ کو اس کی خواہش پر اتنی زبردست سزا کیوں ملی؟

علاج وَسوسہ: اَہلُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی اس طرح تربیّت بھی ہوتی ہے اور آزمائش بھی اور یوں ان کے دَرَجات بُلند کئے جاتے ہیں۔ عام مسلمان بھی توبسا اَوقات بظاہر بے قُصُور ہونے کے باوُجُود آفات وبلیّات کا شکار اور بیمار ہو جاتا ہے! اس کی حکمتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس طرح اُس کے گناہ مٹائے اور دَرَجات بڑھائے جاتے ہیں۔ انبیاء وصَحابہ اور شُہدائے کربلا علیہم السلام ورضی اللہ تعالیٰ عنہم پر بھی تو امتحانات آئے۔ خود ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو بھی کُفّارِ ناہنجار نے طرح طرح سے ستایا۔

شان کے مطابق امتحان:

حضرت سیِّدُنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ نبیِّ کریم، رؤف رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَ التَّسلیم سے دریافت کیا گیا کہ کون لوگ سخت آزمائشوں میں مُبتَلا ہوتے ہیں؟ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، (سب سے پہلے) انبیائے کرام پھر ان کے بعد جو افضل ہیں پھر ان کے بعد جو افضل ہیں یعنی حسبِ مَراتِب (یعنی رُتبوں کے حساب سے)، آدمی کا دین کے ساتھ جیسا تعلُّق ہوتا ہے اسی اعتبار سے (آفت و) بلا میں مبتَلا کیا جاتا ہے۔ اگر دین میں سخت ہے تو بلا بھی اس پر سخت ہوگی۔ اور اگر دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ یہی سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے یہاں تک کہ زمین پر وہ یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

(جامع ترمذی ج٤ ص ۱۷۰ رقم الحدیث ۲٤۰٦)

بَہَر حال یہ سب اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی مَشِیَّت (مَ۔شِی۔یَت) سے ہوتا ہے اور نیک بندے صَبْر کر کے اَجْر کے خزانے سمیٹتے ہوئے زَبانِ حال سے کہتے ہیں ۔

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی

تے میں سُکھ نوں چُلّھے پاواں

(یعنی میرا محبوب جب کہ میرے دُکھی ہونے پرخوش ہے تو پھر میں سُکھ چین کو بھاڑ (چولھے) میں جھونکتا ہوں)

پریشانیوں اور بیماریوں پر خوش رہنے کے ضمن میں ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ فرمایئے چُنانچِہ

(۳۰) بُخار میں سدا بہار:

ایک دن حُضور سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، "مسلمان کے بدن پر جو بھی مصیبت آتی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے سبب اس کے گُناہ مِٹا دیتا ہے۔" یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُ نا اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا مانگی، "**یا اللہ**! عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے اپنی موت تک ایسا **بُخار** طَلَب کرتا ہوں جو مجھے نَماز، روزہ، حج وعمرہ اور تیری راہ میں جِہاد سے نہ روکے۔" آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعا مقبول ہوئی۔ چُنانچِہ راوی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُ نا اُبَیّ بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہر وقت **بُخار** رَہتا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوگئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِس حالت میں بھی مسجِد میں نَماز کے لئے حاضِری دیتے، روزہ رکھتے، حج و عمرہ کرتے اور جہاد کرتے تھے۔" (کنزُالعُمّال ج ۳ ص ۲۹۹ رقم الحدیث ۸۶۳۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بُخار کی فضیلت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بخار کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم عَلَیہِ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے بخار کو بُرا کہا۔ تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، "بخار کو بُرا نہ کہو، اس لیے کہ وہ (مومن کو) گناہوں سے اس طرح پاک کردیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل (زنگ) کو صاف کردیتی ہے۔"

(سنن ابن ماجہ ج ٤ ص ١٠٤، رقم الحدیث ٣٤٦٩)

پھونک دے جو مری خوشیوں کے چمن کو آقا

چاک دل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۱) مَسُور کی دال کی فیس:

حضرت سیِّدُ نا ابراہیم بن شیبان عَلَیہِ رَحمَۃُ الحنّان فرماتے ہیں، "میں نے چالیس سال تک کبھی چھت کے نیچے کوئی رات نہیں گُزاری، مجھے پیٹ بھر کر مَسُور کی دال کھانے کا بَہُت دل کرتا تھا، ایک بار مُلکِ شام میں پکی ہوئی **مَسُور کی دال** کا پیالہ کسی نے دیا، میں نے اُس میں سے کھایا، جب باہَر نکلا تو ایک دُکان پر بوتلیں لٹکی ہوئی نظر آئیں، میں سمجھا یہ سِرکہ ہے اور غور سے دیکھنے لگا، کسی نے کہا، "آپ کیا دیکھ رہے ہیں یہ شراب ہے" اور مٹکوں کی طرف اشارہ کر کے کہا، "ان میں بھی شراب ہے۔" مجھے جوش آگیا اور میں نے دُکان کے اندر سے شراب کے مٹکے باہَر لا کر زمین پر اُنڈیلنے شروع کردیئے، میری بے باکی کے باعِث دکاندار پر میرا رُعب چھا گیا اور وہ مجھے **گَورنمنٹ** کا آدمی سمجھ بیٹھا لھٰذا چُپ چاپ دیکھتا رہا، جب حقیقتِ حال کا اِنکشاف ہوا تو دکاندار نے مجھے حاکمِ مصروشام ابنِ طولُون کے حوالے کر دیا، مجھے دوسو بید مارے گئے اور طویل مدّت کیلئے جَیل میں بند کر دیا گیا۔ رِہائی کی صورت یوں بنی کہ میرے اُستاذِ مُحترم حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبداللہ مغربی علیہ رحمۃ اللہ القوی اُس شہر میں تشریف لے آئے۔ مجھ سے پوچھا، "تم نے کیا جُرم کیا تھا؟" عرض کیا، **پیٹ بھر کر مَسُور کی دال کھائی اور اس کی فیس میں قید کے علاوہ دوسو بید** (ڈنڈے) **بھی کھائے۔ فرمایا، سَستے چھوٹے**۔ اور شراب کے مٹکوں والا قِصّہ بھی بیان کیا۔ اُنہوں نے سِفارش کر کے مجھے آزاد کروایا۔" (رسالۃُ القُشَیریّہ ۱۵۳ باب، نفس کی مخالفت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے نَفس کی پَیروی سے ہردم اِجتناب (یعنی پرہیز) فرماتے ہیں اگر کبھی نَفس کامُطالَبہ پورا کر بیٹھتے ہیں تو بعض اوقات سخت آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اِس سے اُن کے دَرَجات مزید بُلند ہوتے ہیں۔ یہ سب مُحِبّ ومحبوب کے رازو نیاز ہیں ۔

مکتبِ عشق کا دستور نِرالا دیکھا
اُس کو چُھٹّی نہ ملی جس کو سبق یاد رہا

(۳۲) مچھلی کا کانٹا:

حضرت سیِّدُنا ابُوالخیر عَسقلانی قُدِّ سَ سِرُّ ہُ الرَّبّانی کئی سال تک مچھلی کھانے کی خواہش کرتے رہے۔ بالآخِر حلال طریقے سے یہ بات مُیَسّر آگئی مگر جُوں ہی کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو **مَچھلی کا کانٹا** اُنگلی میں چُبھ گیا۔ زَخم اِس قدر بگڑا کہ بالآخِر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ ضائع ہوگیا۔ اِس پر بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ یہ تو اُس شخص کا حال ہے جس نے ایک حلال چیز کی خواہش کی اور اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا، اُس شخص کا کیا بنے گا جو حرام چیز کی خواہش کے ساتھ اُس کی جانب ہاتھ بڑھائے گا“

(رسالۃ القُشیریّہ ص ۱٤۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کے انداز نرالے ہوتے ہیں، یہ تکلیف پہنچنے پر اس کے مُثبَت پہلو نکالتے ہیں اور خوب عاجزی فرماتے ہیں، ہمارا حُسنِ ظن ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالخیر عَسقلانی قُدِّ سَ سِرُّ ہُ الرَّبّانی کو **مچھلی کا کانٹا** بلندیٔ دَرَجات کے لئے لگا تھا، عام آدمی کو بھی مچھلی کھاتے وقت بعض اوقات گلے میں کانٹا اٹک جاتا ہے۔ اگر کبھی ایسا ہو تو **صَبر و تَحمُّل** (تَ۔حَم۔مُل) سے کام لینا چاہئے کہ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اِس سے یا تو اُس کے گناہ مُعاف ہوتے ہیں یا اُس کے دَرَجات بُلند کئے جاتے ہیں چُنانچہ

کانٹا چُبھنے کی فضیلت:

حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رءُوف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلِیم نے فرمایا، کہ مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دُکھ، کوئی فِکر، کوئی تکلیف، کوئی اَذِیَّت اور کوئی غم نہیں پہنچتا یہاں تک کہ **کانٹا** جو اسے چُبھے مگر اللہ تعالیٰ ان کے سبب اُس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔“ (بخاری شریف ج ۷ ص ۳ رقم الحدیث ۵٦٤۱، ۵٦٤۲)

مصیبت کی حکمت:

حضور اکرم، نورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، کہ بندہ کے لئے علمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں جب کوئی مرتبۂ کمال مُقدّر ہوتا ہے اور اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے پھر اس پر صَبر عطا فرماتا یہاں تک اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علمِ الٰہی میں مقدّر ہو چکا ہے۔

(سنن ابو داوٗد ص ۱۲۳ رقم الحدیث ۳۰۹۰)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

(۳۳) گاجر اور شہد:

بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰہُ الْمُبِین نَفْس کی سخت مخالفت فرماتے تھے چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ سَرِی سَقَطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میرا نَفْس تیس یا چالیس سال سے مطالَبہ کر رہا ہے کہ صِرف ایک گاجر شہد میں تَر کرکے کھالوں مگر اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے نَفْس کی بات نہیں مانی۔" (رسالۃالقُشیریّہ ص ۱۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

(۳۴) انجیر اُگل دیا:

حضرت سیِّدُنا جعفر بن نُصیر علیہ رحمۃ القدیر فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا شیخ جُنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے ایک دِرْہم دیکر **وزیری انجیر** لانے کا فرمایا، میں نے حاضر کر دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِفطار کے وقت مُنہ میں **انجیر** رکھا تو فوراً اُگل دیا اور رو پڑے اور فرمایا، **انجیر** یہاں سے اٹھالو۔ میں نے سبب پوچھا تو فرمایا، میرے ضمیر سے آواز آئی، "تجھے شرم نہیں آتی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک خواہش کو ترک کر دینے کے بعد پھر اُس کی تکمیل کرنے لگا ہے۔" (اَیضاً ص ۱۵٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کسی نے بالکل سچ کہا ہے، "اپنی لگام "خواہش" کے ہاتھ میں مت دو یہ تمہیں اندھیرے کی طرف لے جائیگی۔" (ایضاً ص ۱۵٤)

(۳۵) حلوائی نے لقمے کھلائے :

شیخ المُحَقِّقین، خاتَمُ المُحَدِّثِین حضرتِ شیخ عبدالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، "میرے پیرومرشد سیِّدی **شیخ عبدالوَھّاب مُتَّقی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کا ایک دوست ایک بار قَحط کے زمانے میں مسجد کے الگ الگ کونے میں مَحوِ عبادت تھے۔ دونوں نے پہلے ہی سے باہَم طے کر لیا تھا کہ نہ آپس میں بات چیت کریں گے، نہ کسی سے کھانا مانگیں گے اور نہ اپنے ہاتھ سے کچھ کھائیں گے۔ سُواخِر (مُ۔تَ۔واخِر) **بیس روز** اِسی طرح گزر گئے۔ **اِکیسویں دن ایک حَلوائی** نے مسجد میں آکر دونوں کے درمیان کھانا رکھا اور چلا گیا۔ (چُونکہ یہ طے ہوا تھا کہ اپنے ہاتھ سے کچھ نہیں کھائیں گے لہٰذا) ان دونوں نے اِس میں سے کچھ نہ کھایا، **بائیسویں دن وہ** پھر آیا اور کھانا رکھ گیا، اِس مرتبہ بھی دونوں نے کھانے کو ہاتھ نہ لگایا، **تئیسویں دن اُس حلوائی نے آکر خود اپنے ہاتھوں سے نِوالے بنا بنا کر ان دونوں کو کھانا کھلایا۔**" (اَخبار الاخیار ص ۲۷۸ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳٦) گوشت کی ناکارہ ھڈّیاں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالوھّاب مُتَّقی قادری شاذلی علیہ رحمۃ اللہِ الولی بَہُت بڑے فاقہ مست ولیُّ اللہ تھے، ایک بار ریاضتوں، ترکِ سُوال اور بھوک کا تذکِرہ نکلا تو فرمایا، "ایک دَور وہ تھا کہ میں قصّاب کے پاس سے پھینکنے والی **ناکارہ ھڈّیاں** اور گیہوں کے تنکے جو کھیتوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں اُٹھالاتا، دھو کر دیگچی میں اُبال کر اس کے شوربے کا ایک پیالہ پی کر گزارہ کرتا، لوگوں کو جب اِس کی اطِّلاع ہوئی تو وہ طرح طرح کے کھانے لانے لگے۔ یہ حال دیکھ کر میں وہاں سے روانہ ہو گیا اور پھر کسی جگہ تین دن سے زیادہ قِیام نہ کرنے کا معمول بنالیا۔" (اَیضاً ص ۲۷۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

بھوک کی عادت بنے اور اِستِقامت بھی ملے
خاتمہ بالخیر ہو اللہ! جنّت بھی ملے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۷) کھانے سے قبل خوف:

حضرتِ سیِّدُ نا وُہیب بن وَرْد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک ایک یا دو دو یا تین تین دن بھوکے رہنے کے بعد ایک روٹی لیتے اور یوں دعا کرتے، "**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ تُو جانتا ہے کہ میں بغیر اسے کھائے تیری عبادت کی طاقت نہیں رکھتا اور مجھے کمزوری اور **اَلَم** (غم) کا ڈر ہے۔ **یا اللہ!** اگر اس روٹی میں کوئی خرابی یا حرام ہو تو لاعلمی میں میرے پیٹ میں جانے پر مجھے اِس کھانے پر نہ پکڑنا۔" یہ دعا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **روٹی** کو پانی میں بھگوتے اور تناوُل فرمالیتے۔" (منہاج العابدین ص ۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کھا کر رونا چاہیے :

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے فکری کے ساتھ ہر چیز کھائے چلے جانا باعِث تشویش ہے، آخِرت کے حساب سے ہمیں ڈرنا چاہئے، **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **اِحیاءُ الْعُلُوم** میں فرماتے ہیں، کھا کر رونے والا اور کھا کر لَہو ولَعِب (یعنی کھیل کھود یا ہنسی مذاق) میں پڑ جانے والا دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۸) مزید فرماتے ہیں، مُشتَبہ کھانے پر اِستِغفار اور غم کا اِظہار کرے تاکہ اس کے آنسوؤں اور غم کے سبب اس کے حق میں جہنَّم کی آگ بُجھ جائے جو کہ ایسے کھانے کی وجہ سے اگر پیش ہونے والی ہو۔ کیونکہ حُضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، "جو گوشت حرام سے پروان چڑھا آگ اُس کی زِیادہ مستحق ہے۔"

(شُعَبُ الایمان ج ۵ ص۵۶ حدیث ۵۷۶۱)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۸) سوکھی روٹی کا ٹکڑا:

حضرت سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں، ایک روز حضرتِ سیِّدُنا حارِث بن اَسَد مُحاسبی علیہ رَحْمۃُ الرَّبِّی میرے گھر کے قریب سے گزرے، میں نے ان میں **بھوک** کے آثار پائے تو عرض کیا، "چچا جان! تشریف لائیے اور کچھ کھالیجئے۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے، گھر میں اور کچھ تو نہیں تھا، پڑوس میں سے **شادی کا کھانا** آیا ہوا تھا وُہی حاضِر کر دیا۔ اُنہوں نے ایک لُقمہ لیا اور منہ میں کئی بار گھمایا پھر دِہلیز میں جا کر باہَر نکالدیا اور تشریف لے گئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد جب انہیں دوبارہ دیکھا تو میں نے اُس دن نہ کھانے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا، "مجھے بھوک لگ رہی تھی لہٰذا میں نے چاہا کہ تمہارا کھانا کھالوں اور تمہیں خوش کردوں مگر میرے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے درمیان یہ عہد ہے کہ جس کھانے میں "شُبہ" ہو وہ میرے حَلق سے نیچے نہیں اُترے گا، یہی وجہ تھی کہ میں اُس کو نگل نہ سکا۔" میں نے عرض کیا، "وہ کھانا میرے پڑوس کے ہاں سے شادی کا آیا تھا، آج پھر گھر پر قدم رنجہ فرمائیے۔" آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لے آئے۔ میں نے **سوکھی روٹی کا ٹکڑا** پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تناوُل فرمالیا، اور فرمایا، "درویشوں کو ایسا ہی کھانا پیش کیا کرو۔"

(رسالۃ القُشَیرِیہ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۳۹) اُنگلی کی رگ پھڑک اُٹھتی:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! لاکھ بھوک لگی ہو مگر اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی مُشتَبہ (یعنی مَشکوک) کھانے کو تناوُل نہیں فرماتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا حارث مُحاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوعلی دقاق علیہ

رحمۃ الرَّزّاق سے منقول ہے، "جب بھی حضرت سیّدُنا حارث مُحاسبی علیہ رَحْمَۃُ الرَّبِّی کسی مُشتَبہ کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک اُنگلی کی رَگ پھڑک اُٹھتی اورآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ کھانا نہ کھاتے۔" (اَیضاً ص ٤٢٩) کئی اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ سے اس طرح کی کرامات منسوب ہیں کہ ان کو حرام ومشکوک کھانے کا عِلْم ہو جایا کرتا تھا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(٤٠) عابد اور اَنار کا دَرَخت:

نَقْل ہے، ایک عابِد کسی پہاڑ میں رَہتا تھا۔ وہاں **اَنار کا دَرَخت** تھا، ہر روز **تین انار** اس میں آتے، انہیں کھاتا اور عبادت کرتا۔ حق عَزَّوَجَلَّ کو **امتحان** منظور ہوا۔ ایک روز انار نہ لگے۔ صبر کیا دو روز اور یہی ماجرا گزرا۔ تیسرے دن (بھوک سے) گھبرا کر پہاڑ سے نیچے اترا۔ اُس کے نیچے ایک نصرانی (یعنی عیسائی) رہا کرتا تھا۔ اُس سے سُوال کیا، نصرانی نے **چار روٹیاں** دیں۔ اس (نصرانی) کا کُتّا بھونکنے لگا، عابِد نے ایک روٹی ڈال دی۔ کُتّے نے کھا کر پھر پیچھا کیا، دوسری روٹی ڈال دی، کُتّے نے وہ بھی کھالی مگر پیچھا نہ چھوڑا۔ جب چاروں کھالیں اور بھونکنے سے باز نہ آیا، عابِد نے کہا، "اے حریص ناحق کوش! (یعنی ناحق کوشش کرنے والے لالچی!) تجھے شرم نہیں آتی کہ میں تیرے گھر سے بھیک مانگ کر روٹیاں لایا اور تُو نے مجھ سے سب چھین لیں، اب بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔" **کُتّے** نے کہا، "میں تجھ سے زیادہ بے شرم نہیں کہ جس مالِک نے برسوں بے محنت ومشقّت ایسا نفیس رِزق تجھے کھلایا، (ذراسا امتحان لینے اور) تین روز نہ دینے پر (بھوک سے) اتنا گھبرا گیا کہ اس کے دشمن (نصرانی) کے گھر بھیک مانگنے آیا۔"

(اَحسنُ الوِعا ص ١٤٤، مکتبۃُ المدینۃ)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے یہ درس ملا کہ جو **اللہ عَزَّوَجَلَّ** ہمیں اس قَدَر نعمتوں سے نوازتا ہے اگر کبھی اُسی کی طرف سے امتحان کی صورت بن جائے تو بے صبری کا مُظاہَرہ اور شکوہ کرنے کے بجائے صبر واستقلال سے کام لینا چاہیے۔ اس بات کو اِس حکایت سے سمجھئے:۔

(٤١) محمود و ایاز اور ککڑی کی قاش:

منقول ہے، مشہور عاشقِ رسول بادشاہ، سلطان محمود غزنوی علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القوی کے پاس کوئی شخص کَکڑی لے کر حاضر ہوا۔ سُلطان نے **ککڑی** قُبول فرمالی اور پیش کرنے والے کو انعام دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے کَکڑی کی ایک **قاش** تراش کر اپنے منظورِ نظر غلام **ایاز** کو عطا فرمائی۔ ایاز مزے لے لے کر کھا گیا۔ پھر سلطان نے دوسری پھانک کاٹی اور خود کھانے لگے تو وہ اس قدر کڑوی تھی کہ زبان پر رکھنا مشکل تھا۔ سلطان نے حیرت سے ایاز کی طرف دیکھا اور فرمایا، "**ایاز**! اتنی کڑوی پھانک تُو کیسے کھا گیا؟ واہ! تیرے چہرے پر تو ذرّہ برابر ناگواری کے اثرات بھی نُمودار نہ ہوئے؟" ایاز نے عرض کیا، "عالی جاہ! کَکڑی واقعی بہت کڑوی تھی۔ مُنہ میں ڈالی تو **عقل** نے کہا، "تھوک دے۔" مگر **عشق** بول اُٹھا، "ایاز خبردار! یہ وُہی ہاتھ ہیں جن سے روزانہ میٹھی اَشیاء کھاتا رہا ہے، اگر ایک دن کڑوی چیز مل گئی تو کیا ہوا! اس کو تھوک دینا آدابِ مَحَبَّت کے خلاف ہے لٰہذا عشق کی رہنمائی پر میں کَکڑی کی کڑوی قاش کھا گیا۔" (رہبرِ زندگی ص ١٦٧)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہی شان بَحَیثیتِ مسلمان ہماری بھی ہونی چاہیے کہ جس ربُّ العِباد جَلَّ جَلالُہٗ نے ہم پر لاتعداد اِحسانات فرمائے ہیں، اگر کبھی اُس کی طرف سے کوئی مصیبت واُفتاد بھی آجائے، تو اُسے خندہ پیشانی سے قُبول کرلیں۔ باکمال وہ نہیں جو محبوب کی طرف سے مَحَبَّت وپیار ملنے کے سبب وفادار رہے۔ باکمال تو وہ ہے کہ محبوب کی طرف سے دُھتکار ملنے کے باوُجود بھی اس کا وفادار وجاں نثار

رہے۔ ؎

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پاسکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

(۴۲) عیسائی راہب کا قبول اسلام:

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک **عیسائی راہب** پرانفرادی کوشش فرماتے ہوئے اس کو اسلام کی دعوت دی، بَہُت بَحث ومُباحَثہ کے بعداُس نے کہا،"حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کامُعجِزہ تھا کہ **40** دن تک کچھ نہیں کھاتے تھے اور یہ کمال صِرف نبی علیہ السلام یاصِدّیق ہی کوحاصِل ہوسکتا ہے۔" اُس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا،"اگر میں **50** دن تک بھوکا رَہ جاؤں تو کیاتم کُفر چھوڑ کرمسلمان ہوجاؤ گے؟" اوراس بات کوجان لوگے کہ اسلام ہی حق ہے اورتم باطِل کے پیروکار ہو؟" اُس نے جواب دیا،" ہاں۔" چُنانچہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُسی کے یہاں ٹھہر گئے اور **50** دن تک کچھ نہ کھایا، پھر مزید **10** دن بڑھا کر **60** دن تک کا فاقہ کیا۔ وہ راہب یہ **کرامت** دیکھ کرمسلمان ہوگیا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۹۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہرگز کوئی یہ نہ سمجھے کہ وہ بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے بڑھ گئے۔ اسلام کا یہ مُسلَّمہ **عقیدہ** ہے کہ کسی بھی نبی علیہ السلام سے کوئی غیرِ نبی افضل ہوہی نہیں سکتا۔ اور جوغیرِ نبی کو نبی علیہ السلام سے افضل مانے وہ **کافِر** ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ اسلام آوری سے قبل وہ **راہب** یہ سمجھتا تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعداب کوئی غلامِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **40** دن کا فاقہ کرہی نہیں سکتا۔ اِس لئے اُس بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے **کرامت** دِکھا کراُس کی غَلَط فَہمی دور کردی کہ **40** دن کا فاقہ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ علیہ السلام کا خاصہ نہیں، غلامانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم **40** دن کُجا **60** دن بھی بھوکے رہنے کے باوُجُود جی سکتے ہیں۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالَم کیا ہو گا

(۴۳) مچھلی چاول:

ایک بصری بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے، بیس برس تک ان کانَفس **مچھلی چاول** اورروٹی کا مطالَبہ کرتا رہا مگر وہ اپنے نَفس کو مارتے رہے اور یہ چیزیں نہیں کھائیں۔ وفات کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا تو پوچھا،"**مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** ؟ یعنی **اللہ عَزَّوَجَلَّ** نے آپ کے ساتھ کیامُعامَلہ فرمایا؟" جواب دیا،" **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے فضل وکرم سے مجھے جو کچھ نعمتیں مَرحَمت کی گئیں وہ بیان سے باہَر ہیں۔ سب سے پہلے **مچھلی چاول** اورروٹی دیکر کہا گیا، آج جس قَدَر دل چاہے کھاؤ۔(اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اَنفُس کی پیروی نہ کرنے والوں کا کس قَدَر اعلیٰ مقام ہوتا ہے۔ جو خوش نصیب لوگ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کی رضا کی خاطرنَفس کو مارتے ہوئے دنیا کی نعمتوں سے پرہیز کرتے ہوئے بھوک برداشت کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں اُن کو مبارک ہوکہ مرنے کے بعدان کوجنّت کی اعلیٰ نعمتیں عنایت ہوں گی۔ چُنانچہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** سورۃُ الحَاقّۃ کی آیت نمبر ۲۴ میں ارشادفرماتا ہے:۔

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓــًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ۝ ترجَمۂ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صِلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔
(پ ۲۹ الحآقّۃ آیت ۲۴)

(۴۴) دل کیلئے نَفع بخش:

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں، ''نفس کی کسی خواہش کوتَرک کردینا دل کیلئے ایک سال کے روزے اور شب بیداری سے بھی زیادہ نفع بخش ہے۔(اَیضاً ج ۳ ص ۱۰۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۴۵) جنّت کا ولیمہ:

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''راہِ آخرت پر گامزن بُزُرگانِ دین علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الْمُبین خواہشاتِ نَفْس کی تکمیل سے بچتے تھے کیوں کہ انسان اگر حسبِ خواہش لذیذ چیزیں کھاتا رہے تو اِس سے اُس کے نَفْس میں اکڑ (یعنی مغروری) پیدا ہوجاتی اور اس کا دل سخت ہوجاتا ہے، نیز وہ دُنیا کی لذیذ چیزوں سے اس قَدَر مانوس ہوجاتا ہے کہ لذائذِ دنیا کی مَحَبَّت اس کے دل میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ربِّ کائنات جَلَّ جَلالُہٗ کی ملاقات اور اُس کی بارگاہِ عالی میں حاضری کو بھول جاتا ہے۔ اس کے حق میں دنیا جنّت اور موت قید خانہ بن جاتی ہے۔ جو اپنے نَفْس پر سختی ڈالے اور اس کو لذّتوں سے محروم رکھے تو دنیا اُس کیلئے قید خانہ بن جاتی ہے اور اِس میں وہ گھُٹن محسوس کرتا ہے، اب اِس کا نَفْس دنیا سے کوچ کرنا اور موت کے ذریعہ زندگی کی قید سے آزاد ہوجانا پسند کرتا ہے۔ اِسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیِّدُنا یَحْیٰی مُعاذ رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، اے صِدِّیقین کے گروہ! جنّت کا ولیمہ کھانے کیلئے اپنے آپ کو بھوکا رکھو کیوں کہ نَفْس کو جس قَدَر بھوکا رکھا جائے اُسی قَدَر کھانے کی خواہش بڑھتی ہے۔ (یعنی جب شدّت سے بھوک لگی ہوتی ہے اُس وقت کھانا کھانے میں زیادہ لُطف آتا ہے، اس کا تجربہ (تَجْ۔رِبہ) عُموماً ہر روزہ دار کو ہوتا ہے، لٰہذا دنیا میں خوب بھوکے رہو تا کہ جنّت کی اعلیٰ نعمتوں سے خوب لذّت یاب ہوسکو۔) (ایضاً ص ۹۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۴۶) دھوپ کا سوکھا ہوا آٹا:

حضرت سیِّدُنا عُتْبَۃُ الْغُلام علیہ رحمۃ ربّ الانام آٹا گوندھ کر دھوپ میں سُکھا کر تناوُل فرمالیتے اور فرمایا کرتے ''ایک روٹی کے ٹکڑے اور نمک پر گزارہ کرلینا چاہئے۔ تا کہ بروزِ قیامت بُھنا ہوا گوشت اور اچھا اچھا کھانا ملے۔'' (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ۳ ص ۱۰۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۴۷) 40 سال تک دُودھ نہ پیا:

حضرت سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الجبّار کے بارے میں منقول ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نَفْس 40 برس تک دودھ کی خواہش کرتا رہا مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہ پیا۔ ایک دن نذرانہ میں کسی نے کھجوریں دیں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاگردوں کو عنایت کرتے ہوئے فرمایا، آپ لوگ کھایئے میں نے 40 سال سے کھجور (کھانا تو دور کی بات ہے) چکھی تک نہیں۔

(اَیضاً ص ۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۴۸) گوشت روٹی:

حضرت سیِّدُ نا **عُتبَۃُ الْغُلام** علیہ رحمۃ ربّ الانام سات برس تک **گوشت** کی خواہش کو ٹالتے رہے پھر ایک دن روٹی اور گوشت کی ایک بوٹی خرید فرمائی۔ بوٹی بھون کر روٹی پر رکھی، اتنے میں ایک **یتیم** بچّہ آگیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو روٹی اور بوٹی عنایت فرمادی۔ پھر رو پڑے اور پارہ ۲۹ سورۃُ الدّھر کی آٹھویں آیتِ کریمہ تلاوت کرنے لگے:۔

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ○

ترجَمۂ کنزالایمان : اور کھانا کھلاتے ہیں اُس کی مَحَبَّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر (یعنی قیدی) کو۔

(پ ۲۹ الدّھر آیت ۸)

حضرت سیِّدُ نا **عُتبَۃُ الْغُلام** علیہ رحمۃُ ربّ الانام نے اس کے بعد کبھی بھی روٹی اور بُھنا ہوا گوشت نہ چکھا۔ (اَیضاً ص ۲۱۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۴۹) خوفناک آندھی:

حضرت سیِّدُ نا **عُتبَۃُ الْغُلام** علیہ رحمۃ ربّ الانام فرماتے ہیں، کئی برس تک نَفْس کھجور کی خواہش کرتا رہا، میں نے ایک دن کچھ کھجوریں خرید کر اِفطاری کیلئے رکھیں، اتنے میں اس قدر **خوفناک آندھی** چلی کہ ہر طرف تاریکی چھاگئی اور لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے آپ سے کہا، یہ تیری جُرأت اور (نَفْس کی پیروی کیلئے) کھجوریں خریدنے کے سبب ہوا اور تیرے گناہوں کے باعث لوگ اِس آندھی میں مبتَلا ہوئے۔ پھر عہد کیا، اب اِسے نہیں چکھوں گا۔ (اَیضاً ص ۲۱۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُ نا **عُتبَۃُ الْغُلام** علیہ رحمۃ ربّ الانام کی عاجزی تھی کہ آندھی آئی تو اِس پر اپنے آپ کو مُوردِ الزام ٹھہرایا! بُزرگوں کی بَرَکت سے مُصیبتیں آتی نہیں ٹل جاتی ہیں۔ کیا بعید کہ **زلزلہ** آنے والا ہوا ور وہ ان کی بَرَکت سے **آندھی** سے بدل گیا ہو! منقول ہے، ''نیک لوگوں کے تذکرہ کے وقت رَحمت نازِل ہوتی ہے۔'' (کشف الخفاء ج۲ ص ۹۱ رقم الحدیث ۱۷۷۲) جب صِرف تذکِرہ پر نُزولِ رَحمت کی بِشارت ہے تو جہاں ولیُّ اللہ کا وُجودِ مسعود موجود ہو وہاں رَحمتوں کا کیا عالَم ہوتا ہوگا!

جو ولیوں کے مَزاروں پہ مسلماں آتے جاتے ہیں
خدا کی رَحمتوں سے حصّۂ وافِر وہ پاتے ہیں

(۵۰) سبز پیالہ:

حضرت سیِّدُ نا شقیق بن ابراہیم علیہ رحمۃ الکریم فرماتے ہیں، ''میں **مکّۂ مکرّمہ** زادھا اللّٰہ شرفًا میں سرکار **مکّۂ مکرّمہ**، سردارِ مدینۂ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی **ولادت گاہ شریف** کے قریب حضرتِ سیِّدُ نا **ابراھیم** بن اَدھم علیہ رحمۃ اللّٰہِ ربِّ الْاَعظم سے ملا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راستے کے کَنارے پر بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور پوچھا، ''اے ابواِسحٰق! (یہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کُنیت تھی) یہ رونا کیسا؟'' ارشاد فرمایا، ''خیر ہے۔'' میں نے اپنی بات کو دو تین مرتبہ اِصرار کے ساتھ کہا

تو ارشاد فرمایا، ''اے شقیق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ! میرا پردہ رکھنا'' میں نے کہا، ''جو جی میں آئے فرما دیجئے!'' فرمایا، ''میرا نفس تیس سال سے **سکباج** (سرکہ، گوشت اور خوشبودار مصالحہ سے تیار کردہ سالن) کی خواہش میں بے چین تھا مگر میں اسے منع کرتا رہا۔ گزشتہ رات جبکہ میں بیٹھا ہوا تھا مجھے نیند نے آگھیرا۔ ایک نوجوان کو ہاتھ میں **سبز پیالہ** لئے دیکھا جس سے **سکباج** کی خوشبودار بھاپ اٹھ رہی تھی۔ میں ہمت مجتمع کر کے اُس سے دُور ہٹا تو اس (نوجوان) نے وہ پیالہ میری طرف بڑھا کر کہا، ''اے ابرہیم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کھائیے!'' میں نے جواب دیا، '' میں نہیں کھاتا، میں اسے **اللہ عزّوجلّ** کے لئے چھوڑ چکا ہوں'' کہا، ''**اللہ عزّوجلّ** نے ہی آپ کو نوازا ہے، کھائیے!'' میرے پاس کوئی جواب نہ بچا میں رو دیا۔ تو کہا، '' کھائیے، **اللہ عزّوجلّ** آپ پر رحم فرمائے۔'' میں نے کہا، ''ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ جب تک یقین نہ ہو کہاں سے آیا ہے اپنے پیٹوں میں نہ ڈالیں۔'' کہنے لگا، '' کھائیے! **اللہ عزّوجلّ** آپ کو عافیت بخشے، مجھے یہ کھانا دے کر کہا گیا کہ **اے خضر** (علیہ السلام)! **اسے** لے جاؤ اور ابراہیم بن اَدھم علیہ رحمۃ اللہِ ربِّ الاکرم کے نفس کو کھلاؤ کہ **اللہ عزّوجلّ** نے اس کو (سکباج سے) روکے رکھنے پر اس طویل صبر کے سبب اس پر رحم فرمادیا، اے ابرہیم (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) ! میں نے فرشتوں کو کہتے ہوئے سنا، ''جسے عطاء کیا جائے اور وہ نہ لے تو پھر طلب کرنے بھی پر اسے نہ دیا جائیگا۔'' میں نے کہا، ''اگر ایسا معاملہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کے سبب آپ کے سامنے ایسا ہی ہوں (یعنی نہ کھاؤں گا)'' پھر میں پلٹا تو ایک نوجوان نے انہیں کوئی چیز دیتے ہوئے کہا،'' **اے خضر** (علیہ السلام)! انہیں خود کھلائیے۔'' چنانچہ آپ علیہ السّلام مجھے لُقمے دیتے رہے یہاں تک کہ میری آنکھ کُھل گئی۔ میں اٹھا تو منہ میں اسکا ذائقہ موجود تھا۔'' سیِّدُنا شقیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''میں نے عرض کیا، ''اپنا ہاتھ دکھائیے!'' میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ تھاما اور اسے چوم لیا۔'' الخ

(اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۱۰۰، ۱۰۱)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ایمان پر خاتمہ کا عمل:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم بن اَدھم علیہ رحمۃ اللہِ ربِّ الاکرم خواہشاتِ نفسانی کو کس طرح کچلتے تھے۔ **تیس برس** سے **سکباج** کھانے کی خواہش کو مار رکھا تھا۔ **اللہ عزّوجلّ** کی رَحمت سے حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے تشریف لا کر انہیں اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے **سکباج** کھلایا۔ حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام **اللہ عزّوجلّ** کے نبی ہیں جو کہ ابھی تک ظاہری حیات سے مُتَّصِف (مُت۔ تَ۔ صِف) ہیں۔ آپ کی بَرَکت کا ایک مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں اس کو اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں ضرور سجا لیجئے چنانچہ تفسیرِ صاوی شریف میں ہے، جو کوئی حضرتِ **سیِّدُنا خضر** عَلیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کا نام مع **کُنیَت** و وَلدِیّت و لقب یاد رکھے گا، اِن شاءَ اللہ عزّوجلّ اُس کا **ایمان پر خاتمہ** ہوگا۔ آپ کا نام مع کُنیت و وَلدِیّت و لقب اِس طرح ہے: **ابو العباس بلیا بن ملکان الخضر** ۔ (تفسیرِ صاوی ج ۲ ص ۱۲۰۷)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۵۱) نفس کے ساتھ گفتگو:

حضرت سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا حماد علیہ رحمۃ الجواد فرماتے ہیں، ''میں حضرتِ سیِّدُنا داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا، گھر کے اندر سے آواز آرہی تھی'' اے نفس! تُو نے **گاجر** کی خواہش کی میں نے کھلادیا پھر تُو نے **کھجور** کا مطالبہ شروع کر دیا! خدا کی قسم! تجھے کبھی بھی کھجور نہیں کھلاؤں گا۔ میں سلام کر کے اندر داخل ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنہا تھے۔ (یعنی آپ یہ باتیں اپنے نفس کے ساتھ کر رہے تھے۔)'' (ایضاً ص ۱۰۱)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(۵۲) سبزی نہیں کھاؤں گا:

حضرت سیِّدُنا مالک بن ضَیْغَم علیہ رحمۃ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں، ایک بار میں بصرے کے بازار سے گزرا تو ایک تَرکاری پر نظر پڑی نَفس نے مطالبہ کیا کہ آج رات یہ سبزی کھلا دو۔ میں نے قسم کھائی کہ چالیس راتوں تک یہ **سبزی** نہیں کھاؤں گا۔" (ایضاً ص ۱۰۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"مجھے دعوت اسلامی سے پیار ہے" کے بائیس حروف کی نسبت سے درسِ فیضانِ سُنّت کے ۲۲ مدنی پھول

(۱) فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم: جو شخص میری اُمّت تک کوئی اِسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذھبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم الحدیث ۱۴۴۶۶ طبعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۲) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ اسکو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔"

(جامع ترمذی ج ۴ ص ۲۹۸ رقم الحدیث ۲۶۶۶ طبعہ دارالفکر بیروت)

(۳) **حضرت** سیِّدُنا ادریس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نام مبارک کی ایک حِکمت یہ بھی ہے کہ آپ علیہ السلام **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے عطا کردہ صحیفے لوگوں کو کثرت سے سُنایا کرتے تھے۔ لہٰذا آپ علیہ السلام کا نام ہی **ادریس** (یعنی درس دینے والا) ہوگیا۔

(تفسیر بَغَوِی ج ۳ ص ۱۹۹ طبعہ ملتان۔ تفسیر جمل ج ۵ ص ۳۰ طبعہ قدیمی کتب خانہ۔ خزائن العرفان ص ۵۰۶ ضیاء القران پبلی کیشنز)

(۴) **حُضور** غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْباً (یعنی میں عِلم کا **دَرس** دیتا رہا یہاں تک کے مقامِ قُطبیّت پر فائز ہوگیا) (قصیدۂ غوثیہ)

(۵) **فیضانِ سُنّت** سے **دَرس** دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرّر کر کے روزانہ **دَرس** کے ذَریعے خوب خوب سُنّتوں کے **مدنی پھول** لُٹایئے اور ڈھیروں ثواب کمایئے۔

(۶) **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو دَرس** دینے یا سننے کی سعادت حاصل کیجئے۔

پارہ ۲۸ سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔) اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذَریعہ **فیضانِ سُنّت** کا **دَرس** بھی ہے۔ (دَرس کے علاوہ سنّتوں بھرے بیان یا مَدَنی مذاکرہ کا روزانہ ایک کیسیٹ بھی گھر والوں کو سنایئے)

(۸) ذِمّہ دار گھڑی کا وقت مقرّر کر کے روزانہ **چوک دَرس** کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے **مدینہ چوک** (ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر **چوک دَرس** کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حُقوقِ عامّہ تلف نہ ہوں مثلاً کسی مسلمان یا جانور وغیرہ کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)۔

(۹) دَرس کیلئے وہ نَماز مُنْتخب کیجئے جسمیں زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی شریک ہوسکیں۔

(۱۰) **دَرس** والی نَماز اُسی مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمایئے۔

(۱۱) مِحراب سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دَرس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نَمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔ ذَیلی نگران کو چاہئیے کہ اپنی مسجد میں دو **خیر خواہ** مقرّر کرے جو دَرس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

(۱۳) **پردے میں پردہ** کیے دوزانو بیٹھ کر **دَرس** دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ

نمازیوں وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

(۱۴) آواز زیادہ بُلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتّی الامکان اتنی آواز سے **درس** دیجئے کہ صِرف حاضِرین سُن سکیں۔ بہر صورت نمازیوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔

(۱۵) **درس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

(۱۶) جو کچھ **درس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مطالعہ کر لیجئے تاکہ غَلَطِیاں نہ ہوں۔

(۱۷) فیضانِ سنّت کے مُعَرَّب الفاظ اَعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **تَلَفُّظ** کی دُرُست ادائیگی کی عادت بنے گی۔

(۱۸) حمد صلوٰۃ، دُرُود وسلام کے چاروں صیغے، آیتِ دُرُود اور اِختتامی آیات وغیرہ کسی سُنّی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اسی طرح عَرَبی دُعائیں وغیرہ جب تک عُلَمائے اہلسنّت کو نہ سنالیں اکیلے میں اپنے طور پر بھی نہ پڑھا کریں۔

(۱۹) **فیضانِ سُنّت** کے علاوہ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے **مدنی رسائل** سے بھی **درس** دے سکتے ہیں۔

(۲۰) **درس** مَع اِختتامی دعاء سات مِنَٹ کے اندر اندر مکمّل کر لیجئے۔

(۲۱) ہر مبلّغ کو چاہیے کہ وہ **درس کا طریقہ**، بعد کی **ترغیب** اور **اختتامی دعا** زَبانی یاد کر لے۔

(۲۲) **درس** کے طریقہ میں اسلامی بہنیں حسبِ ضَرورت ترمیم کر لیں۔

فیضانِ سنّت سے دَرس دینے کا طریقہ:

تین باراسطرح اعلان فرمایئے: قریب قریب تشریف لایئے۔ پردے میں پردہ کیے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتِداء کیجئے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ. فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اس کے بعد اِس طرح درود وسلام پڑھایئے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا رسولَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یا حبیبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یا نورَ اللّٰہ

اگر مسجد میں ہیں تو اسطرح اعتکاف کی نیت کروایئے۔

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

پھر اسطرح کہئے! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے توجّہ کے ساتھ فیضانِ سُنت کا **درس** سننے کہ لاپرواہی کیساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اسی انداز میں ترغیب دلایئے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنّت** سے دیکھ کر دُرود شریف کی ایک فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے،

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وُہی پڑھ کر سنایئے۔ آیات وعَرَبی عبارات کا صِرف ترجَمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خُلاصہ مت کیجئے کہ ایسا کرنا حرام ہے۔

درس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلایئے:

(ہر مبلّغ کو چاہیے کہ زبانی یاد کرلے اور درس و بیان کے آخر میں بلا کمی وبیشی اسی طرح ترغیب دلایا کرے۔)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ (اپنے یہاں کے ہفتہ وار اجتماع کا اعلان اس طرح کیجئے مثلاً باب المدینہ کراچی والے کہیں) ہر جُمعرات کو فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا کارڈ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ

کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ مَدَنی ذِہن بنائے کہ **مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔** اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو

آخر میں بخشوع وخضوع (خشوع یعنی بدن کی عاجزی اور خضوع یعنی دل ودماغ کی حاضری) کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کمی وبیشی اس طرح دعا مانگئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ.

یارَبِّ مصطفٰے! عَزَّوَجَلَّ وَصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم بطفیلِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ درس کی غلطیاں اور تمام گناہ مُعاف فرما، عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیز گار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنا اور اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا مُخلِص عاشق بنا۔ ہمیں گناھوں کی بیماریوں سے شِفا عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور اِنفرادی کوشش کے ذَرِیعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہر مسلمان کو بیماری، قرضداری، بے رُوزگاری، بے اولادی، بے جا مقدمہ بازی اور ہر طرح کی پریشانی سے نَجات عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسلام کا بول بالا کر اور دُشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں شہادت، جنّتُ البقیع میں مدفن اور جنّتُ الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا پڑوس نصیب فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسِطہ ہماری تمام جائز دُعائیں قبول فرما۔

جس کسی نے بھی دُعا کے واسطے یا ربّ کہا
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

شعر کے بعد یہ آیتِ دُرود اور دُعا کی اختتامی آیات پڑھیے:۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَ يُّهَا الَّذِيْنَاٰمَنُوْا صَلُّوْا
عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo

سب درود شریف پڑھ لیں پھر پڑھیے:۔

درس کی کمائی پانے کے لیے (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) **بیٹھ** کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے مُلاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھالیجئے اور **انفرادی کوشش** کے ذَرِیعے اُنھیں **مَدَنی انعامات** اور **مَدَنی قافلوں** کی بَرَکتیں سمجھایئے۔

تمہیں اے مُبلِّغ یہ میری دعا ہے
کیے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ

دعائے عطّار:۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنّت** سے روزانہ کم از کم **دو درس** مسجد، گھر، چوک، اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفرت فرما اور ہمیں حُسنِ اَخلاق کا پیکر بنا۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

مجھے درسِ فیضانِ سنّت کی توفیق ملے دن میں دو مرتبہ یا الٰہی عزوجل